سرتور فقیر

(جنگِ ملاکنڈ 1897ء کا عظیم مردِ مجاہد)

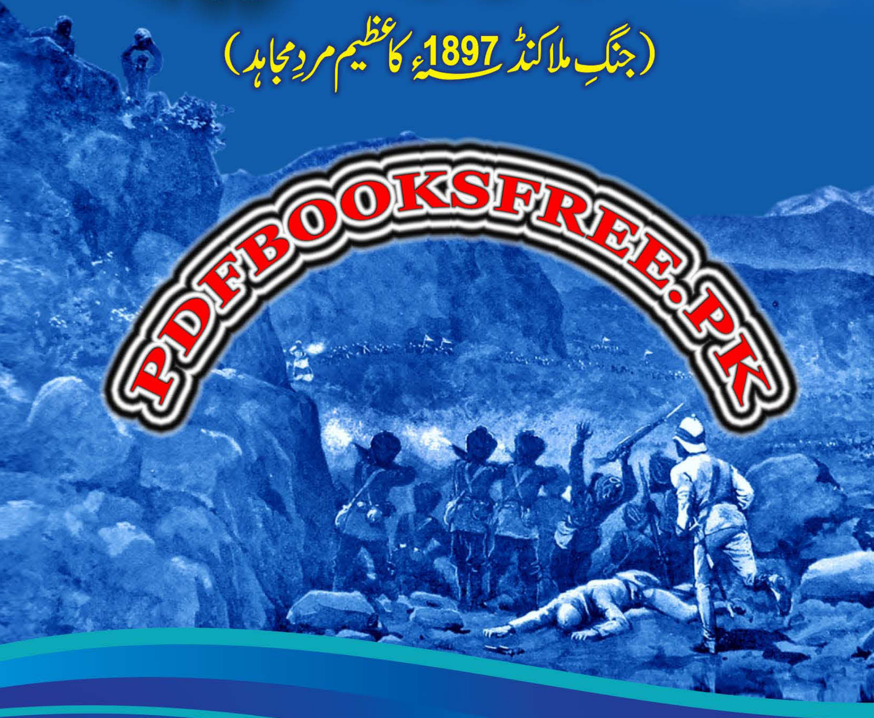

PDFBOOKSFREE.PK

محقق: امجد علی اتمار خیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امجد علی اتمان خیل

PDFBOOKSFREE.PK

ظفر گرافکس نیواڈہ مردان
0300-5722588

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتور فقیر

(جنگِ ملاکنڈ 1897ء کا عظیم مردِ مجاہد)

مُحقّق: امجدعلی اُتمان خیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق محقق محفوظ ہیں

کتاب کا نام : سرتور فقیر (جنگِ ملاکنڈ 1897ء کا عظیم مردِ مجاہد)

محقق : امجد علی اُتمان خیل

ایڈیشن : اول

سال : جنوری 2019

تعداد : 500

قیمت : 500

کمپوزنگ : ظفر کمپیوٹرز شاہ پلازہ درگئی
عجب خان موبائل: 0333-9505546

پرنٹنگ : ظفر گرافکس شالیمار مارکیٹ نیواڈہ، مردان
موبائل: 0300-5722588

ملنے کا پتہ

۱ سلیم بک شاپ ملاکنڈ یونیورسٹی چکدرہ (Mob: 0341-5714233)

۲ سلیم بک شاپ افتخار مارکیٹ درگئی بازار

۳ یاسین بک سیلرز اینڈ سپورٹس سنٹر نادر مارکیٹ درگئی بازار

۴ عمران نواز بک سنٹر ہریانکوٹ ملاکنڈ ایجنسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انتساب

میں امجد علی اُتمان خیل یہ کتاب اپنے بیٹے مُحمَّد باسِل امجد

اور

بیٹی اِفزاء نُور جِینا شِہنِیلا کے نام منسوب کرتا ہوں۔

امجد علی اُتمان خیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درمان علی خیل کے تاثرات

ایک کتاب پر تاثرات لکھنا نامور لکھاریوں کا کام ہوتا ہے اور اس حوالے سے میں اپنے آپ کو اس میدان میں ایک طالب علم سمجھتا ہوں پتہ نہیں کہ دوست امجد علی کی مجھ سے کیا اُمید وابستہ ہے کہ اتنا مشکل کام میرے حوالے کیا۔ میں اسے انکار بھی نہیں کرسکتا کیونکہ اُسکا چہرہ مجھے خلوص کا مرقع نظر آتا ہے اس لئے اُسکی خواہش کا احترام رکھنا اپنے آپ پر لازمی سمجھتا ہوں۔ کتاب کا مختصر جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ کتاب امجد علی کی زیرک مطالعے کی منظّم روداد اور اہم تاریخ ہے۔

ہمارے لئے بڑا المیہ ہے کہ تاریخ کے ساتھ محبت رکھنے والے بہت کم ہے اور پھر تو تاریخ لکھنے والے ایسے ہیں جیسے انجیر کے پھول ایسے وقت میں محترم امجد علی کی تاریخ کے حوالے سے اس کام کو جتنا سراہا جائے تو کم ہے۔ اس کتاب میں جمع شدہ تاریخ ہماری اپنی ہے یہ تاریخ ایسی بھی نہیں کہ تاریکی میں فناہ ہے لیکن ایسی منظّم اور ترتیب کے ساتھ یہ تاریخ پہلی بار میرے سامنے آئی ہے۔ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس جیسی کتاب کی طرح تاریخی حالات و واقعات پر مبنی کتب اپنی قوم کے لئے مرتب کرنے چاہئیں۔ اس سے ایک تو ہماری تاریخ محفوظ ہوگی اور دوسری طرف تاریخ کے طلباء کے لئے یہ آسانی پیدا ہوگی کہ اُنکوں بے شمار کتابوں اور رپورٹوں کا مطالعہ کرنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بجائے اس جیسی کتاب سے مطلوبہ معلومات آسانی سے ملے گی۔

محترم امجد علی کی یہ کوشش ایک طرف اگر عوام کے لئے مطالعے کا اہم باب ہے تو دوسری طرف انشاء اللہ اس کو حوالے کی کتاب کا درجہ بھی حاصل ہوگا۔ کیونکہ جدید ریسرچ کے مطابق جتنا ہوسکتا تھا موصوف نے اپنی کوشش کی ہے۔

محترم امجد علی گہرے مطالعہ کا شوقین ہے اور اپنی مٹی کی تاریخ سے بے پناہ محبت رکھتا ہے۔ فیس بک، سوشل میڈیا کے ذریعے اُسکی پیج (Hidden Stories of Malakand in the Eyes of Amjad Ali) اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ وہ اپنے قوم کی تاریخ سے کتنا لگاؤ رکھتے ہیں۔

فیس بک کے ذریعے تاریخی حوالوں سے معلومات (Share) کرنا ہمارے درمیان دوستی کا سبب بنا۔ میں فیس بک پر اُسکا (Follower) ہوں۔

اور اُسکی ہر پوسٹ کو (Share) کرتا ہوں۔ کبھی کبھی تو وہ مجھے اپنے ساتھ لیکر ملاکنڈ کے مختلف تاریخی مقامات پر لے جا کر تاریخی معلومات اکھٹی کرتا ہے اور فیس بک کے پیج پر (Share) کرتا ہے۔ میں سوچتا رہتا ہوں کہ اس مصروف ترین زندگی میں بھی موصوف اپنی قوم کے لئے دریائے سوات کے دونوں جانب تاریخ کی چھان بین کر کے معلومات اکھٹا کرتا رہتا ہے جو قابل ستائش ہے۔

اور یہ کتاب اس بات کا ثبوت ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہاں رحمان بابا کا ایک شعر یاد آرہا ہے۔

جو دانه هومره يو لال پكښې پيدا شي
جهان هسې هم د تورو كانړو غر دے

رحمان بابا کے اس شعر کے مصداق امجد علی بمثلِ لعل ہے۔

ژوند ته د كوه كن په ستر كه كورم
څه زړه چاوے كار دے خو بس خوښ مې دے
اباسين يوسفزئ

موصوف کی یہ محنت ہمیشہ قابل ستائش رہے گی۔اس کتاب کی منظر عام پر آنے پر محترم امجد علی کو ایک نوجوان مورخ اور محقق کی حیثیت سے عزت دی جائے گی۔

درمان علی خیل
پی۔ایچ۔ڈی۔سکالر
پښتو څانګه پیښور پوهنتون
تاریخ 20/12/2018

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاوشِ امجد

خطہ ملاکنڈ کی زمین تاریخ کا ایک ایسا خزینہ ہے۔ جس کے سینہ میں ہزاروں سال کی تاریخ دفن ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں کے باسیوں کا اس سے بہت سی ایسی یادیں وابستہ ہیں کہ وہ بھولنا چاہیں پھر بھی بھول نہیں سکتے۔ ہر ایک نے اس کی طرف اپنی زاویہ نگاہ سے دیکھا ہے اپنی ہی خیال کے مطابق نتائج اخذ کیے ہیں اور اُنھیں صفحہ قرطاس کے حوالے کر کے دنیا میں نشر کیے ہیں۔

وقتاً فوقتاً محققین اسی جانب اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ تاریخ کو کُرید کُرید کر حقائق تک پہنچنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اور نئے نئے حقائق سامنے لے آتے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی اپنی رجحانات ہیں کوئی کسی فریق کا مخالف ہے۔ تو دوسرا اُس کا عقیدتمند، بہر حال تحقیق، تحقیق ہے۔ عقیدت اور عداوت دونوں سے مُبرا ہے۔ حقائق سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ حقائق ہمیشہ تلخ ہوا کرتے ہیں۔

جناب امجد علی صاحب نے خطہ ملاکنڈ سے متعلق تقریباً تمام مطبوعہ مواد کی جان پٹک کر کے حقائق تک پہنچنے کا جو کھم اُٹھایا ہے جو قابل تعریف ہے۔

محقق نے اپنی ماضی الضمیر اور مافی التواریخ کو اتنی شائستہ اور کمال کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زبان بخشی ہے کہ ہر درجے کے قاری کے لئے تاریخ کو دلچسپ بنایا ہے یہ کتاب نہ صرف مبتدی کے لئے بہتر ہے بلکہ تاریخ سے تعلق رکھنے والے ہر ایک کے لئے دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی قلم کو برکت بخشے تاکہ اس خطے سے متعلق جو بہت سے موضوعات ماضی کے دھندلکوں میں ہماری نگاہوں سے مستور ہیں، کو بھی واضح کر کے آسانی سے بیان کر سکے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

شہباز محمد

تھانہ ملاکنڈ

27 نومبر 2018ء

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیباچہ

محترم قارئین:

تاریخ کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے میرا مشاہدہ یہ ہے کہ تاریخ کسی جامد چیز کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بہتی دھارا ہے جو رواں دواں ہے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔اس تناظر میں عہد حاضر میں ماضی کے نامور شخصیتوں کی تلاش اہل دانش کا شیوہ ہے ایسے عظیم جنگجوؤں اور جانبازوں کی زندگیوں کے اوراق سے پردہ کشائی کرنا جنہوں نے تاریخ پر انمٹ نشان چھوڑے جدید زمانے کو آئینہ دکھانے کے مصداق ہے۔

تاریخ پر کسی ایک شخص کی اجارہ داری قائم نہیں بلکہ یہ تمام انسانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے۔تاریخ ذات پات، رنگ، نسل، عقائد، خیالات، احساسات سے ہٹ کر نیکی اور بدی کے درمیان ایک رشتہ خود بناتی ہے۔میرے لئے خوشی کی بات ہے کہ میں نے اپنے علاقے ملاکنڈ ایجنسی میں برطانوی سامراج کی آمد اور یہاں پشتون قبائلی عوام کی برٹش سامراج کے ساتھ لڑائیوں کی تفصیل اپنی اس کتاب میں آپکے سامنے پیش کی ہے۔اور مجھے اُمید ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں اس کتاب سے استفادہ حاصل کرے گی۔اس کتاب کو لکھنے کا اصل مقصد اُس عظیم جنگجو بہادر غازی جو تاریخ کے اوراق میں سرتورفقیر کے نام سے مشہور ہے اور انگریزوں نے اپنی تحریروں میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Mad Mullah کے نام سے یاد کیا کی زندگی کی مکمل داستان آپ سب کے سامنے پیش کرنا ہے۔ تاریخ نویسی میں سب سے بڑا انداز تاریخ کے صحیح صحیح ماخذ کی کھوج لگانا ہے کیونکہ ہر مورخ کی اپنی سوچ ہوتی ہے۔ تاریخ کی اہمیت روزِ اول سے ہے۔ کنفیوشس کے مطابق Study The past if you would define the future .

ہر انسان اپنا ماضی جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ایک سلسلے کی کڑیاں دوسرے سلسلے سے ملانے کی جستجو میں رہتا ہے۔

مایا انجیلو کے مطابق The more you know of your history, the more liberated you are . آج کی دنیا میں تاریخ کے مضمون کو دنیائے علوم کی ماں کا درجہ حاصل ہے۔ تاریخ کا سلسلہ نہ ختم ہونے والا ہے۔ آج کا مورخ جدید تاریخ لکھ رہا ہے جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوگی۔ میری تاریخ کے حوالے سے یہ پہلی کتاب ہے۔ جو اب آپ کے ہاتھ میں ہے ملاکنڈ ایجنسی کی تاریخ کے حوالے سے اور بھی بہت سے مورخین نے اپنے اپنے انداز میں کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن میری کوشش ایک الگ انداز میں ہے میں نے اپنی کتاب میں ملاکنڈ، دیر، سوات، چترال میں پیش آنے والے حالات و واقعات کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اُن نایاب تصاویر کو بھی اپنے کتاب کا حصہ بنایا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جن کے ساتھ ہماری تاریخ وابستہ ہے۔ میں نے اس کتاب کو ترتیب دیتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ اس میں مشکل الفاظ سے گریز کیا جائے، تاکہ تاریخ کے طلباء کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آخر میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر میری اس کوشش میں کوئی کسر رہ گئی ہوں۔ تو مجھے مطلع فرمائیں اگر کہی غلطی ہوں تو نشاندہی ضرور کریں تاکہ میری اصلاح ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے محترم دوستوں سکندر درمان علی خیل، علی نواز مدے خیل، سردار خان شانگلہ، محمد شیرین سوات بریکوٹ، فضل زمان شلمان، اعجاز الحق اعجاز اور شہباز محمد کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس کتاب کی لکھنے میں میری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی۔

شکریہ۔

امجد علی اُتمان خیل ولد ملک منہاج الدین

سکنہ وڈاکخانہ ہریان کوٹ

تحصیل درگئی ڈسٹرکٹ ملاکنڈ

موبائل نمبر: 0333-9080768
0344-1124026

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امجد علی اُتمان خیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	سرتورفقیر (جنگِ ملاکنڈ 1897ء کا عظیم مردِ مجاہد)	1
2	ملاکنڈ میں انگریزوں کی آمد	8
3	خان عُمرا خان (جندولی)	25
4	جنگِ ملاکنڈ 1895ء	51
5	خان عُمرا خان کا جلاوطن ہونا	63
6	ملاکنڈ ایجنسی کا قیام	69
7	سرتورفقیر	72
8	جنگِ ملاکنڈ 1897ء	86
9	ملاکنڈ پر حملے کی کہانی	97
10	چکدرہ قلعہ کا محاصرہ	110
11	سگنل ٹاور پر حملے کی کہانی	121
12	لنڈاکی کی لڑائی	138
13	نواب دیر کے خلاف جنگ	155
14	لنڈاکی کی دوسری لڑائی	163
15	سرتورفقیر کی وفات کی کہانی	164
16	د خپلواکۍ اتل "سرتور فقیر"(نظم)	172
17	سرتورفقیر گریٹ مجاہد (نظم)	176
18	گوراقبرستان ملاکنڈ	177
19	مسلم قبرستان ملاکنڈ	183

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتورفقیر

جنگِ ملاکنڈ 1897ء کا عظیم مردِ مجاہد

SARTOR FAQIR

یہ کتاب اُس عظیم مردِ مجاہد کی زندگی کے بارے میں ہے جس نے 1897ء میں ملاکنڈ کے عظیم معرکہ میں برطانوی سامراج کے سامنے آ ہنی دیوار بن کرٹکر لی۔ملاکنڈ کے اس عظیم معرکہ میں سرتورفقیر کے ساتھ پشتون قبائل سوات، باجوڑ، بونیر، ملاکنڈ سے شامل ہوئے،ان پشتوں قبائل میں اُتمان خیل،خوزہ زئ، بائیزئ،نیکپی خیل، خادکزئ، دوشہ خیل،موسیٰ خیل، آبازئ، ملیزی وغیرہ سرفہرست ہیں جنہوں نے سرتورفقیر کے ساتھ ملاکنڈ کا یہ عظیم معرکہ لڑا۔اس عظیم معرکہ میں پشتون قبائل نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برطانوی سامراج کو تگنی کا ناچ نچایا۔ یہاں تک کہ برطانیہ کے سابق وزیرِاعظم ونسٹن چرچل نے اپنی یاداشتوں میں جنگ ملاکنڈ کو **(Malakand Storm)** کے نام سے یاد کیا ہے۔ونسٹن چرچل نے ملاکنڈ فورٹ میں قیام کے دوران یہاں **1897**ء میں لڑی جانے والی جنگ کے حالات وواقعات اپنی کتاب **(Story of the Malakand Field Force)** میں قلمبند کئے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ونسٹن چرچل 1897ء میں یہاں ملاکنڈ میں برطانوی فوج کے ساتھ ایک اخباری نمائندہ War Correspondent کی حیثیت سے شامل رہے۔ اور دو اخباروں آلہ آباد پوائینئر اور لندن ڈیلی ٹیلی گراف کے لئے ملاکنڈ کے عظیم معرکہ کی (Stories) لکھا کرتے تھے۔

آپ کو ایک Story کے عوض 5 ڈالر ملتے تھے۔اس جنگ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس جنگ میں برطانوی حکومت نے بہادری کے جوہر دکھانے پر 4 وکٹوریہ کراس (جو برٹش آرمی کے لئے سب سے بڑا اعزازی تمغہ ہے) اُن برٹش انڈین رجمنٹس کے آفسروں کو دیا، جنہوں نے اس جنگ میں بہادری دِکھائی ۔ ملاکنڈ کا یہ عظیم معرکہ 26 جولائی 1897ء کو شروع ہوا اور 2 اگست 1897ء کو اختتام پزیر ہوا۔اگرچہ پشتون قبائلی بڑی بہادری سے لڑے لیکن اپنوں کی غداری اور جدید اسلحہ و جنگی تربیت کی کمی کی وجہ سے ناکامی سے دوچار ہوئے اس کتاب میں ہم اُن تمام حالات وواقعات کا احاطہ کر چکے ہیں، جو ملاکنڈ میں انگریزوں کی آمد اور یہاں پشتون قبائلی عوام کے ساتھ جنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔شمال مغربی سرحدی صوبہ (خیبر پختونخوا) میں برٹش سامراج نے باقاعدہ جنگی مہمات کا آغاز 1897ء میں کیا۔ یہ سلسلہ 10 جون 1897 سے شروع ہوتا ہے جب ٹوچی وادی کے میزر نامی علاقے میں پہلے پہل مدہ خیل گاؤں کے لوگوں نے برٹش رجمنٹس کے ایک دستے پر حملہ کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس حملے کو جواز بنا کر برٹش سامراج نے 98-1897ء میں پشتونوں کے خلاف مہمات کا آغاز تیراہ کے ٹوچی وادی میں آفریدیوں کے خلاف کیا جو پھر تیراہ سے سوات، ملاکنڈ، مہمند کے علاقوں تک پھیل گیا۔ اُس وقت برٹش انڈین حکومت نے کئی عوامل کی نشاندہی کی جو تیراہ، ملاکنڈ، سوات اور مہمند میں پشتون قبائلی عوام کی انگریز سامراج کے خلاف تلوار اُٹھانے میں پیش پیش تھی۔ امیر افغانستان نے 1880ء کی دہائی میں جہاد کی ترغیب دینے کیلئے ایک کتاب (توقیم الدین کی اشاعت کی) جس میں مسلمانوں کو جہاد میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی گئی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ امیر افغانستان نے تمام مذہبی علماء کو اکھٹا کیا اور اُنہوں نے پھر اپنے اپنے علاقوں میں جہاد کی ترغیب دینے کا آغاز کیا۔ اسی طرح سرتور فقیر نے بھی سوات زیریں پہنچ کر یہاں سے انگریز سامراج کے خلاف جنگ کا آغاز کیا برٹش سامراج نے اس مُلا کو **(Mad Mullah)** کے نام سے یاد کیا ہے۔

اس کتاب کو لکھنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ آپ سب کو ان سوالوں کے جواب مل جائے

۱۔ ملاکنڈ ایجنسی میں پہلے انگریزوں نے قدم کب رکھے؟

۲۔ وہ کونسی وجوہات تھی جس کی بناء پر انگریزوں نے اپنی ساری توجہ ملاکنڈ ایجنسی کی طرف مرکوز کی؟

۳۔ برٹش سامراج کو ملاکنڈ ایجنسی بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مالاکنڈ یا ملاکنڈ ایک ہی علاقہ ہے اسکے جنوب میں درگئی اور سخاکوٹ کے علاقے ہیں اور شمال کی طرف بٹ خیلہ، تھانہ واقع ہیں۔ملاکنڈ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اسی کے نام کی وجہ سے یہ پورا علاقہ منسوب ہے۔ملاکنڈ نام کی وضاحت کچھ یوں ہے۔شمس الرحمٰن شمس لکھتے ہیں۔

قدیم تاریخ میں ملاکنڈ کا نام مالا کُنڈ یا مُلا کنڈاؤ سے ماخوذ ہے۔وہ یہ تاثر دیتے ہے، کہ ملاکنڈ نام فارسی زبان کے دو الفاظ "مالا" اور "کُنڈ" سے ماخوذ ہے۔مالا کے معنی (امیل) کے ہے۔جبکہ (کُنڈ) کے معنی پانی کے ہے اسکی وضاحت یوں ہے۔کہ جب کوئی درہ ملاکنڈ پار کرکے دریائے سوات پر نظر ڈالتا ہے تو دریائے سوات کا پانی (مالا یعنی امیل کی شکل میں بہتا ہوا نظر آتا ہے۔دوسرا تاثر ملاکنڈ نام کی یوں دیتے ہے کہ یہ مُلا کنڈاؤ سے ماخوذ ہے۔کچھ لوگ یہ تاثر بھی دیتے ہیں کہ ملاکنڈ نام اصل میں (ملا کنڈاؤ) سے ماخوذ ہے جسکی معنی ریڑھ کی ہڈی کی طرح **(Curved)** شکل میں نظر آنا(1)۔ ملاکنڈ نام کی وضاحت سنسکرت زبان کی گرائمر کے موجد پانینی یوں لکھتے ہیں

کہ زمانہ قدیم میں علاقہ سمہ میں تین قومیں آباد تھیں۔ان میں سے ایک قوم بھیگا تھی اس بھیگا قوم کی مناسبت سے چھوٹا لاہور اور ہُنڈ کے قریب ایک مقام کا نام بھی ہے۔جبکہ دوسری قوم بھالا تھی اور تخت بھائی اور مردان کے درمیان اسی بھالا سے منسوب ایک مقام سری بالول ہے جو بھالا قوم کی طرف اشارہ کرتی ہے تیسری قوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پانینی نے مالالکھا ہے اور اس قوم سے منسوب یہی وہ مقام مالاکنڈ ہے۔ پس مالاکنڈ اسی مالاقوم کی سکونت گاہ ہونے کی بناء پر ملاکنڈ سے موسوم ہے۔ (2)

ملاکنڈ میں دو بڑی قومیں آباد ہیں اُتمانخیل اور رانیزئی۔

ملاکنڈ کے ایک حصہ میں اُتمان خیل قوم آباد ہے، درہ ملاکنڈ کے جنوب کی طرف سمہ رانیزی کا علاقہ ہے۔ 1853 میں برٹش سامراج نے اُتمان خیل قوم کے خلاف لشکر کشی کی تو اُس وقت پڑانگ غار کے مقام پر انگریزوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے رانیزئی کے لوگ بھی آئے۔ پڑانگ غار کے مقام پر انگریزوں نے اُن کو شکست دیکر نہ صرف سمہ رانیزئی کے علاقوں پر حملے کئے بلکہ یہاں کے لوگوں پر 5 ہزار روپے جرمانہ بھی لگایا۔ اور اسکے ساتھ ساتھ یہاں کے ملکان و مشران کے ساتھ اپنی مرضی کے شرائط پر معاہدے کئے اُسکے بعد انگریز آرام سے بیٹھے رہے۔ اب وہ کسی اور ایسے موقع کی تلاش میں تھے۔ کہ سمہ رانیزئ کے علاقوں پر حملہ کرے اور ملاکنڈ درہ پر قابض ہو جائے۔

1853 ہی کے اواخر میں انگریزوں نے سر کولن کیمپبل کی کمان میں رانیزئ کے علاقوں پر حملہ کیا اُس وقت انگریزوں کی ساری توجہ بونیر کی طرف تھی کیونکہ اُس وقت ہندی مہاجرین اور امیر الجہاد سید اکبر شاہ کی طاقت روز بروز بڑھتی جا رہی تھی اور حسن زئی قبیلے کے لوگ بھی شورش برپا کر چکے تھے۔ اور انگریزوں کو سب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے بڑا خطرہ اُن سے تھا۔اسلئے انگریزوں نے اپنی پوری فوج مردان اور کالوخان میں جمع کی۔ **1877**ء میں پھر جب سوات کے اخوند عبدالغفور وفات پا گئے تو دیر اور سوات کے لوگوں کے درمیان کشمکش پیدا ہوئی۔انگریز کے کچھ مخالفین نے سمہ رانیزئی کے علاقے میں پہنچ کر درہ شاہ کوٹ پر قبضہ کیا۔ پھر **1878** میں انگریز فوج نے سرکولن کیمپبل (لارڈ کلائیڈ) کی کمان میں پلئی شیر خانہ کے راستے حملہ کیا لیکن رانیزئی کے لوگ اُنکا مقابلہ نہ کر سکے اور بعد میں انگریزوں کے تمام شرائط ماننے پر تیار ہوئے۔

اس طرح پھر جب اپریل **1895**ء میں انگریز فوج میجر سررابرٹ لو، کی کمان میں خان عمرا خان جندولی کے خلاف مارچ کرنے لگی اور سول افسر کے حیثیت سے شہزادہ ابراہیم خان چغتائی اُنکے ساتھ تھا۔اور جب پہلے یہ درگئی خارکئی کے مقامات پر خیمہ زن ہوئے تو اُنہوں نے رانیزئی کے مشران کو جرگوں کے ذریعے خاموش کرایا۔

پھر جب ملاکنڈ میں جنگ شروع ہوئی اور اپر سوات، دیر، باجوڑ، اُتمان خیل کے غازی پہنچے۔تو سوات رانیزئی کے بہادر پشتونو نے بڑی بہادری دکھائی اور جب جنگ ختم ہوئی تو **16** ستمبر **1895** کو انگریزوں نے سوات اور سمہ رانیزئی کے لوگوں سے معاہدے کیئے۔سوات، سمہ، دیر، ملاکنڈ، چترال، بونیر کے خوانین کو اپنا ہم نوا بنایا اور اُنکو خان بہادری، نوابی کے خطابات دینے کے ساتھ ساتھ اُنکے لئے وظائف بھی مقرر کیئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاکنڈ میں انگریزوں کی آمد

تاریخی اور روایتی لحاظ سے صوبہ سرحد خیبر پختونخواہ کے قبائلی علاقے بیرونی حکومتوں سے آزاد رہ چکے ہیں۔ مغل اور سکھ حکومتوں نے بھی ان علاقوں پر اپنا تسلط قائم کرنے کی کوششیں کی لیکن ناکام رہے۔

1823ء میں جب سکھ اٹک کے علاقے تک آئے اور دریائے سندھ پار کرنے کی کوشش کی تو اُس وقت یوسفزئی قبیلے کے لوگ بارکزو کے ساتھ سکھوں کے خلاف متحد ہوگئے۔ شیدو کے مقام پر جنگ میں شرکت کے لئے ملاکنڈ سے بھی یوسفزئی قبیلے کے لوگ روانہ ہوئے۔ اُس جنگ میں 20 ہزار کے قریب یوسفزئی قبیلے کے لوگوں نے شرکت کی میجر راورٹی کے مطابق دس ہزار کی تعداد میں یوسفزئی قبائلی شہید ہوئے۔ بعد میں جب سید احمد بریلوی سکھوں کے خلاف تلوار اُٹھانے لگے تو اُسکی نظر میں یہی پشتون تھے جو سکھوں کے خلاف جہاد میں پیش پیش تھے۔ ملاکنڈ میں اپنی آمد کے دوران سید احمد بریلوی نے آلہ ڈھنڈ کے خان عنایت اللہ خان کے ساتھ قیام کیا تاکہ یہاں کے لوگوں کو سکھوں کے خلاف جہاد کے لئے تیار کرے۔

سید احمد بریلوی فروری 1828ء میں خار بٹ خیلہ آئے۔ اُس وقت آپکے ساتھ عبدالحئ نامی مجاہد بھی تھے۔ بعد میں عبدالحئ یہاں خار میں وفات پا کر یہی مدفون ہوئے۔ (3)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(عبدالحیٔ کا مزار شریف خار گاؤں ملاکنڈ میں)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سید احمد بریلوی کے ساتھ کئی جنگوں مں ملاکنڈ کے غازی شریک ہوئے ۔ اور اپنی بہادری دکھائی ۔6 مئی 1831ء میں سید احمد بریلوی کی شہادت کے بعد امیر افغانستان نے 1835ء میں سکھوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ اُس وقت ملاکنڈ سوات سے بہت سے پشتون غازی اخوند عبدالغفور کی سرکردگی میں جہاد میں شریک ہوئے۔

1841ء میں جب پہلی اینگلو افغان جنگ شروع ہوئی تو 1842ء میں باجوڑ کے فیض طلب خان نے جلال آباد کے مقام پر انگریزوں کے ساتھ لڑائی لڑی۔ پھر جب 1847ء میں انگریز آفیسر میجر جارج لارنس پر لوندخوڑ تحصیل بابوزئی میں کسی نے فائرنگ کی تو اس حملے کو جواز بنا کر انگریزوں نے بابوزو اور پلئی کے گاؤں جلا دیئے

29 مارچ 1849ء میں برطانوی سامراج نے پنجاب اور صوبہ سرحد میں سکھوں کی حکومت ختم کرنے کے بعد قبائلی علاقوں کی طرف مختلف ادوار میں مہمیں بھیجی۔ نیچے اُن تمام مہمات کی تفصیل اختصار کے ساتھ دی جارہی ہے۔ جو انگریزوں نے پشتون قبائلی عوام کے خلاف سرانجام دیئے۔

ا۔ 1846ء میں انگریزوں نے جرنل لمسڈن کی کمان میں خدوخیل قبیلے کے خلاف مُغ درہ کے مقام پر پہلی مہم جوئی کی۔

۲۔ 1846ء ہی میں برٹش انڈین سپاہیوں نے کرنل ڈالن کی کمان میں گمبتئی کے مقام پر وزیروں، بنوچی، اور مروت قبائل کے خلاف مہم جوئی کی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۳۔ 1847ء میں کرنل سر ہنری لارنس کی کمان میں ضلع مردان کے قریب بابوزئی گاؤں پر حملہ کیا۔ یہ علاقہ اُتمان خیل اور یوسفزئی قبائل کے سرحدی علاقے کے قریب واقع ہے۔

۴۔ 1849ء میں کرنل سر ہنری لارنس کی کمان میں ضلع مردان کے سنگاہو گاؤں مردان پر حملہ کیا گیا۔

۵۔ 1850ء میں بریگیڈیئر سر کولن کیمپبل کی کمان میں درہ کوہاٹ میں آفریدیوں پر حملہ کیا گیا۔

۶۔ 1851ء میں جنرل لمس ڈن کی کمان میں گجر گھڑی میں کمال زئی قبیلے پر حملہ کیا گیا۔

۷۔ 1851ء ہی میں کپٹن جیکاک کی کمان میں میرانوں پر حملہ کیا گیا۔

۸۔ 1851ء ہی میں بریگیڈیئر سر کولن کیمپبل کی کمان میں مہمند پر حملہ کیا گیا۔

۹۔ 1852ء میں بریگیڈیئر سر کولن کیمپبل کی کمان میں مہمند پر دوسرا حملہ کیا گیا۔

۱۰۔ 1852ء ہی میں بریگیڈیئر سر کولن کیمپبل کی کمان میں رانیزئی پر حملہ کیا گیا۔

۱۱۔ 1852ء میں سر کولن کیمپبل کی کمان میں اُتمان خیل قوم پر حملہ کیا گیا۔

۱۲۔ 1852ء میں پھر میجر جی نیکلسن کی کمان میں درویش خیل وزیروں پر حملہ کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۳۔ 1852ء میں میجر جی نیکلسن کی کمان میں وزیروں کے عمرزئی قبیلے پر حملہ کیا گیا۔

۱۴۔ 1852ء میں میجر کاک کی کمان میں وزیروں اور خٹکوں پر حملہ کیا گیا۔

۱۵۔ 1853ء میں کرنل میکسن کی کمان میں اباسین کے کنارے حسن زئی قبیلے پرحملہ کیا گیا۔

۱۶۔ 1853ء میں کرنل میکسن کی کمان میں ہندی مجاہدین پرحملہ کیا گیا۔

۱۷۔ 1853ء میں کرنل بیلیو کی کمان میں آدم خیل، آفریدیوں پرحملہ کیا گیا۔

۱۸۔ 1854ء میں کرنل کاٹن کی کمان میں مہمند پرحملہ کیا گیا۔

۱۹۔ 1855ء میں کپٹن کریجی کی کمان میں اکاخیلوں، آفریدیوں پرحملہ کیا گیا۔

۲۰۔ 1855ء میں بریگیڈیئر چیمبرلین کی کمان میں میرانزوں پرحملہ کیا گیا۔

۲۱۔ 1855ء میں بریگیڈیئر چیمبرلین کی کمان میں رابیہ خیلوں، اورکزئیوں پرحملہ کیا گیا۔

۲۲۔ 1856ء میں بریگیڈیئر چیمبرلین کی کمان میں توری قبیلے پرحملہ کیا گیا۔

۲۳۔ 1857ء میں میجر واگن کی کمان میں یوسفزئیوں پرحملہ کیا گیا۔

۲۴۔ 1859ء میں بریگیڈیئر چیمبرلین کی کمان میں درویش خیل، وزیروں، احمدزئی اور مسعودو پرحملہ کیا گیا۔

۲۵۔ 1863ء میں جنرل گاروک کی کمان میں مہابن کے خدوخیلوں اور ہندی مجاہدین پرحملہ کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲۶۔ 1863ء میں بریگیڈیئر چیمبرلین کی کمان میں امبیلہ (بونیر) میں مہم جوئی کی گئی۔

۲۷۔ 1863ء میں کرنل میکڈونلڈ کی کمان میں مہمندوں پر حملہ کیا گیا۔

۲۸۔ 1868ء میں میجر جونس کی کمان میں اورکزئیوں پر حملہ کیا گیا۔

۲۹۔ 1868ء ہی میں جنرل وائڈ کی کمان میں تورغر کے علاقے پر حملہ کیا گیا۔

۳۰۔ 1869ء میں کرنل کینر کی کمان میں اورکزئیوں پر حملہ کیا گیا۔

۳۱۔ 1869ء میں کرنل کینر کی کمان میں کُرم علاقے میں کابل خیل قبیلے پر حملہ کیا گیا۔

۳۲۔ 1872ء میں کرنل کینر کی کمان میں داوڑ پر حملہ کیا گیا۔

۳۳۔ 1877ء میں کرنل میکٹا کی کمان میں آفریدیوں پر حملہ کیا گیا۔

۳۴۔ 1877ء میں کرنل کیزوراس کی کمان میں آفریدیوں پر حملہ کیا گیا۔

۳۵۔ 1878ء میں کپٹن بے۔ٹی کی کمان میں اُتمان خیلوں پر حملہ کیا گیا۔

۳۶۔ 1878ء میں میجر کیمبل کی کمان میں رانیزئی پر حملہ کیا گیا۔

۳۷۔ 1878ء میں کرنل جینگنس کی کمان میں اُتمان خیلوں پر حملہ کیا گیا۔

۳۹۔ 1878ء ہی میں جنرل میڈ کی کمان میں زخہ خیل پر حملہ کیا گیا۔

۴۰۔ 1879ء ہی میں جنرل میڈ کی کمان میں زخہ خیلوں، آفریدیوں پر حملہ کیا گیا۔

۴۱۔ 1879ء میں جنرل ٹیٹلر کی کمان میں اورکزئیوں میں زومشت قبیلے پر حملہ کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۴۲۔ 1879ء میں جنرل چیمبر لین کی کمان میں ٹانک پر حملہ کیا گیا۔

۴۳۔ 1879ء ہی میں کیپٹن کریک اور میجر ڈائس کی کمان میں مہمندوں پر حملہ کیا گیا۔

۴۴۔ 1879ء ہی میں جنرل ڈوون کی کمان میں مہمندوں پر حملہ کیا گیا۔

۴۵۔ 1880ء میں کرنل رائینڈ کی کمان میں بیٹنوں پر حملہ کیا گیا۔

۴۶۔ 1880ء ہی میں جنرل گارڈن کی کمان میں درویش خیلوں، وزیروں پر حملہ کیا گیا۔

۴۷۔ 1880ء ہی میں جنرل گارڈن اور کینڈی کی کمان میں وزیروں، مسعودوں پر حملہ کیا گیا۔

۴۸۔ 1887ء میں کرنل بروم کی کمان میں بونیر میں یوسفزئیوں پر حملہ کیا گیا۔

۴۹۔ 1888ء میں جنرل ایم۔سی کی کمان میں تورغر کے علاقے پر حملہ کیا گیا۔

۵۰۔ 1891ء میں جنرل ایلس کی کمان میں پھر تورغر کے علاقے پر حملہ کیا گیا۔

۵۱۔ 1891ء ہی میں سر لوک ہارٹ کی کمان میں اور کزوئیوں پر حملہ کیا گیا۔

۵۲۔ 1892ء میں کرنل ڈونگ کی کمان میں ٹوچی کے علاقے پر حملہ کیا گیا۔

۵۳۔ 1894ء میں بریگیڈیئر ٹونر اور لوک ہارٹ کی کمان میں درویش خیلوں، وزیروں پر حملہ کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۵۴۔ 1894ء ہی میں کرنل فولر کی کمان میں درویش چترال پر حملہ کیا گیا۔

۵۵۔ 1895ء میں سر رابرٹ لو کی کمان میں چترال پر حملہ کیا گیا۔

۵۶۔ 1895ء ہی میں کرنل کیلے کی کمان میں ملاکنڈ پر حملہ کیا گیا۔

۵۷۔ 1897 میں میجر کاربرڈ کی کمان میں درویش خیلوں، وزیروں پر حملہ کیا گیا

۵۸۔ 1897ء ہی میں کرنل بانی کی کمان میں مدہ خیلوں وزیروں پر حملہ کیا گیا۔

۵۹۔ 1897ء ہی میں کرنل مائیکل جان اور میجر جنرل بنڈن بلڈ کی کمان میں سوات اکوزو پر حملہ کیا گیا۔

۶۰۔ 1897ء ہی میں جنرل ای ایلس کی کمان میں مہمندو پر حملہ کیا گیا۔

۶۱۔ 1897ء ہی میں میجر بلڈ کی کمان میں اکوزو اور باجوڑ پر حملہ کیا گیا۔

۶۲۔ 1897ء ہی میں کرنل ریڈ کی کمان میں اُتمان خیلوں پر حملہ کیا گیا۔

۶۳۔ 1897ء ہی میں جنرل ایلٹ مین کی کمان میں اورکزئیوں پر حملہ کیا گیا۔

۶۴۔ 1897ء ہی میں جنرل لوک ہارٹ کی کمان میں آفریدیوں پر حملہ کیا گیا۔

۶۵۔ 1897ء ہی میں بریگیڈیئر گیسلے اور کرنل ہل کی کمان میں کُرم پر حملہ کیا گیا۔

۶۶۔ 1897ء ہی میں میجر بلڈ کی کمان میں بونیر میں یوسفزئیوں کے خلاف مہم جوئی کی گئی

۶۷۔ 1899ء میں کپٹن روز کیمبل کی کمان میں کرم کے علاقے پر حملہ کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۶۸۔ 1900ء میں جنرل ڈیننگ کی کمان میں وزیروں، مسعودوں پر حملہ کیا گیا۔

۶۹۔ 1901ء میں میجر ایجرٹن کی کمان میں درویش خیلوں، وزیروں پر حملہ کیا گیا۔

۷۰۔ 1908ء میں جنرل ویلکاک کی کمان میں زخہ خیلوں، آفریدیوں پر حملہ کیا گیا۔

۷۱۔ 1911ء میں کرنل ڈالن کی کمان میں وزیروں، مسعودوں پر حملہ کیا گیا۔

۷۲۔ 1924ء میں جنرل کرسوٹ کی کمان میں وزیروں، مسعودوں پر حملہ کیا گیا(4)۔

یہاں آپ کو بتائے کہ مندرجہ بالا درج شدہ مہمات کی تفصیل کے بارے میں عبدالحلیم اثر افغانی نے کوئی حوالہ نہیں دیا تھا لیکن اس کتاب کے محقق امجد علی نے ان مہمات کی تفصیل جاننے کے لئے اس لینک سے مدد لی ہے۔

(1911 Encyclopedia Britannica/Afridi/Mohmand)

اگر چہ پہلے پہل وہ ان قبائلی علاقوں میں مکمل طور پر اپنا اثر رسوخ قائم نہ کر سکے۔لیکن صرف اس قابل ہوئے کہ 1879ء میں اُنہوں نے خیبر ایجنسی قائم کی جسکا مقصد برطانوی سامراج کو افغانستان کی طرف سے اپنے آپ کو محفوظ کرنا تھا۔ اسطرح دوسری اینگلو افغان جنگ (1878-1880) کے دوران پشتون قبائل اس بہادری سے لڑے کہ برطانوی سامراج کو ایک خاص علاقے تک محدود رکھا۔اُس وقت امیر افغانستان شیر علی خان تھے ۔ اُسکی جگہ جب اسکا بیٹا یعقوب خان امیر افغانستان بنا تو اس نے 1879ء میں انگریزوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جو معاہدہ گندمک کے نام سے مشہور ہے۔

نوٹ:1893ء میں وزیرستان ایجنسی، 1951ء میں مہمند ایجنسی اور 1973ء میں باجوڑ اور اورکزئی ایجنسی وجود میں آئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس معاہدے کی رُو سے امیر افغانستان قبائلی علاقوں، کرُم، خیبر، بلوچستان میں پشین، سبی، لورالائی سے دستبردار ہوا۔

امیر افغانستان محمد یعقوب خان اور سر لیوئس کیو گنری معاہدہ گندمک کے دوران

اسکے بعد برطانوی سامراج نے 1892ء میں کُرم ایجنسی کی بنیاد رکھی۔ 1893ء میں انگریزوں نے اُس وقت کے امیر افغانستان عبدالرحمٰن کے ساتھ ایک اور تاریخی معاہدہ کیا جو ڈیورنڈ لائن (سر مورٹیمر ڈیورنڈ) کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدے کی رو سے امیر عبدالرحمٰن نے مندرجہ ذیل علاقے واخان، کافرستان، اسمار، لالپورہ، مہمند اور پیربل، افغانستان کی سلطنت میں شامل کیئے اور اسکے نتیجے میں امیر عبدالرحمٰن نے مندرجہ ذیل علاقوں چمن، چاغی، بلند خیل، کرم، آفریدی، باجوڑ، سوات، بونیر، دیر، چلاس اور چترال پر اپنا تسلط ختم کردیا۔ (5)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امیر عبدالرحمٰن

سر مورٹیمر ڈیورنڈ

ڈیورنڈ لائن معاہدے کے مطابق جو علاقے برطانوی سامراج کے زیر تسلط آئے۔ وہاں اب انگریزوں نے فوجی چھاؤنیاں بنانا شروع کی اور جن علاقوں تک برطانوی سامراج نہیں پہنچی تھی وہاں اب انگریز سامراج اپنی مکمل رسائی چاہتے تھے۔ ملاکنڈ اس لحاظ سے برطانوی سامراج کیلئے اہمیت کا حامل علاقہ تھا۔ کیونکہ انگریزوں کو اس طرف سے روس کے حملہ کرنے کا ڈر تھا۔

جبکہ دوسری اہم وجہ خان عمرا خان جندولی کی روز بروز بڑھتی ہوئی اثر ورسوخ کی خبریں بھی انگریزوں تک پہنچ رہی تھی۔ انگریزوں کو ڈر تھا کہ کہیں خان عمرا خان آف جندول پشاور تک کے علاقے پر قبضہ نہ کریں۔ اسلئے برطانوی سامراج نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ضروری سمجھا کہ ملاکنڈ پر قبضہ کیا جائے اگلے باب میں ہم آپ کو خان عمرا خان آف جندول کی زندگی کے بارے میں تفصیل بتاتے ہیں۔ جو انگریزوں کی ملاکنڈ میں آمد اور یہاں ایک خونریز جنگ کی عکاسی کرتی ہے۔

اپریل 1895ء میں انگریزوں نے ملاکنڈ پر جو حملہ کیا تھا۔اور درہ ملاکنڈ پار کر کے دیر باجوڑ، چترال تک جا پہنچے تھے۔تاریخ میں یہ جنگ، جنگ چترال کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس جنگ کی شروعات چترال سے ہوئی تھی اور اس جنگ کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اُس زمانے میں ملاکنڈ ، دیر، باجوڑ، اُتمان خیل، مہمند، بونیر، کونڑ، کافرستان اور آدھے چترال پر جس خان عمران خان کی حکومت تھی اُسکو انگریز ختم کرنا چاہتے تھے۔اس سے پہلے کہ خان عمران خان کی حالات زندگی پر بحث کریں پہلے ہم اُن حالات وواقعات کو بیان کریں گے۔کہ انگریزوں کا اِن علاقوں پر قابض ہونے کا اصل مقصد کیا تھا؟

1841ء تا 1843ء میں انگریزوں نے کابل میں بڑی خونریزی کی اس طرح بعد میں دوسری اینگلو افغان جنگ کے دوران بھی انگریزوں نے کابل میں جو کچھ کیا اُسکا اثر یہ پڑا کہ روس نے اپنی نظریں ایران اور افغانستان پر مرکوز کیں اب برطانوی حکومت کا اصل مقصد یہ تھا کہ روس کو برطانوی ہند سے الگ تھلگ رکھے۔

اس سلسلے میں چترال کی اہمیت بھی اپنی جگہ تھی۔کیونکہ اس وقت چترال کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدود روسی ترکستان کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔اور روسی فوجیں چترال کے سرحد تک پہنچ گئی تھی ۔ پس برطانوی سامراج نے چترال میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی خاطر پہلے پہل اس علاقے میں اپنے جاسوس بھیجے۔ جن کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے۔

جسطرح کابل میں برطانوی سفیر کو رہنے کی اجازت ملی تھی اور اسکے لئے اُنہونے ہر چال چلی، اس طرح اُنہوں نے چترال کو اپنے جاسوس بھیجنے کا فیصلہ کیا جسکی تفصیل کچھ یوں ہے۔

گائیڈز کی کہانی

پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ انگریز سامراج کی کوشش تھی کہ کابل میں انگریز سفیر کو رہنے کی اجازت دی جائے اس طرح اُنہوں نے چترال میں بھی اپنے سفیر کو مہتر چترال کے پاس دربار میں رہنے کیلئے خواہش کا اظہار کیا اُس وقت چترال الگ ریاست تھی اور مہتر امان الملک ریاست چترال کا حکمران تھا۔

انگریزوں نے جب ان علاقوں کی طرف اپنی توجہ دی تو اُس وقت امان الملک کے دربار میں مہاراجہ کشمیر اور امیر کابل کے سفیر بھی موجود تھے۔انگریزوں کی پہلی ترجیح یہ رہی کہ ان علاقوں کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے۔اور وہ چاہتے تھے کہ ایک سفیر کو مہتر چترال کے دربار میں بٹھائے جو اُنکو پل پل کی خبر دیتا رہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چنانچہ پہلے پہل انگریز سامراج نے 1869ء میں چترال کو جاسوس بھیجنے کا ارادہ کیا جو اُن کو چترال کے حالات سے باخبر رکھنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے نقشے بھی ساتھ لائے۔

میجر جنرل ینگ ہز بنڈ لکھتے ہیں۔

1869ء میں برٹش گورنمنٹ کو ایک خاص کام سرانجام دینے کے لئے ایک خاص شخص کی ضرورت تھی جو نہایت چالباز ، بہادر اور جفاکش ہو کیونکہ اُس کو ایک ایسا کام سرانجام دینا تھا جسکے لئے بڑا خطرہ مول لینا تھا۔اس کام کے لئے جہانگیری گاؤں تحصیل صوابی کے ایک شخص دلاور خان کو منتخب کیا گیا۔ (6)

Dilawar Khan (The Man Seated in the Middle with a Rifle.)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ینگ ہز بنڈ لکھتے ہیں۔

دلاور خان جو صوابی اور رستم کے علاقوں میں ایک ڈاکو کے طور پر مشہور تھا وہ قافلوں کو لوٹتا اور دور دراز کے شہروں سے ہندو بنیوں کو تاوان کے لئے اغوا کرتا تھا۔ برطانوی حکومت نے اُس کے سر کی قیمت لگا رکھی تھی ۔ جنرل لمسڈن (گائیڈز کارپس کی بنیاد رکھنے والا) نے ایک دن دلاور خان کو پیغام بھیجا۔ کہ یہ ڈاکے اور اغوا برائے تاوان کی کاروائیاں چھوڑ کر گائیڈز کارپس میں بمع اپنے جُھتے کے شامل ہو جاؤ۔ کچھ سوچ و بچار کے بعد دلاور خان نے اپنے ساتھیوں سمیت ہتھیار ڈال دیئے اور اُنہیں گائیڈز میں بھرتی کیا۔ دلاور خان عیسائی افسروں کے درمیان رہتے ہوئے عیسائی مذہب سے متاثر ہوا۔

اور 1857ء کی جنگ آزادی شروع ہونے سے پہلے ہی مرتد ہو کر عیسائی بن گیا۔ جنگ آزادی کے دوران مردان سے گائیڈز کی پہلی کُمک میں صوبیدار دلاور خان کو دہلی کے محاذ پر بھیجا گیا۔ جنگ سے فاتح لوٹنے کے بعد پشاور میں دلاور خان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور بالاخر اُسے چرچ میں مئی 1858ء کو بپتسمہ دیا گیا اور اُسکا نیا نام دلاور مسیح رکھا گیا ۔ جنگ آزادی میں کارہائے نمایا سرانجام دینے کے بعد 1869ء میں دلاور مسیح کو چترال جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ اُسکے ساتھ ایک اور شخص احمد جان بھی چترال جاسوسی کرنے کے لئے جانے پر تیار ہوا۔ بڑی تکالیف

Ref: The Story of the Guides By: Col, G.J. Younghusband.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور مشکلات جھیلنے کے بعد یہ دونوں چترال پہنچ گئے۔ اور انکوں جو کام حوالہ کیا گیا تھا وہ مکمل کرلیا جب وہ چترال سے واپس آنے لگے تو راستے میں ایک جگہ آرام کرنے کی غرض سے رُکے۔ اِسی دوران مہتر چترال امان الملک کے سپاہیوں نے ان کو پکڑا۔ دلاور خان کے پاس چترال کے بارے میں جو خفیہ دستاویزات تھی۔ آپ نے اُس کو دریائے چترال میں پھینک دیا۔ دلاور خان کو احساس ہو چکا تھا کہ وہ اب گرفتار ہو چکا ہے۔ آپ کو سخت پہرے میں مہتر چترال کے سامنے پیش کیا گیا۔ مہتر چترال نے دلاور خان سے پوچھا کہ تم کون ہو اور یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ دلاور خان نے جواب دیا کہ وہ مُلا دلاور ہے اور بخارا سخی صاحب کی زیارت کے لئے جا رہا ہے۔

مہتر چترال نے جواب دیا تم جھوٹ بول رہے ہو تم برٹش سرکار کی طرف سے یہاں جاسوسی کرنے آئے ہو اور تم گائیڈز پلاٹون میں صوبیدار ہوں تم ملحد ہو کافر ہو۔ دلاور خان نے پھر جواب دیا کہ ہاں میں گائیڈز پلاٹون میں صوبیدار تھا لیکن اب میں نہیں ہو، اب میں مُلا ہو۔ مہتر چترال نے کہا جھوٹ مت بولو اب بھی تم انگریز کے جاسوس ہوں اگر تم ہم کو سچ سچ بتادو اور انگریزوں کے راز فاش کرو تو ہم آپکو آزاد کریں گے۔

دلاور خان نے کہا کہ مجھے کوئی راز معلوم نہیں مہربانی کر کے مجھے آزاد کریں تو میں وطن واپس جا کر کا کا صاحب کے مزار پر آپکی طرف سے چادر چڑھاؤ گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہتر چترال نے کہا کہ اتنی آسانی سے آپ کو جانے نہیں دیا جائے گا۔ ہم جانتے ہیں۔ پہلے انگریز ایک ملک میں سیاح کے طور پر داخل ہوتے ہیں پھر وہاں اپنے جاسوس بھیجتا ہے پھر اس ملک کے نقشے چراتا ہے اور پھر فوج بھیج کر اُس ملک پر قبضہ کرتا ہے۔ پس عقلمندی کی بات یہ ہے کہ جس ملک میں جو پہلا انگریز داخل ہو جائے اُسے اُسی وقت قتل کرنا چاہئے۔ مہتر چترال نے یہ بھی کہا کہ میں مغل نسل سے ہوں۔ اور دہلی میں میرے مغل بھائیوں کی بادشاہت تھی اگر اُنہوں نے انگریز پر اعتبار نہ کیا ہوتا تو آج اُنکی بادشاہت نہ جاتی۔

اس بیان کے بعد مہتر چترال نے اپنے عالموں سے پوچھا کہ دلاور خان کو کیا سزا دینی چاہئے تمام علماء نے یہ فتویٰ دیا کہ دلاور خان کو قتل کیا جائے، اس حکم کے بعد دلاور خان کو قید خانے میں لے جایا گیا۔ لیکن رات کو وہ قید خانے سے بھاگ کر افغانستان واخان کی طرف روانہ ہوا لیکن راستے میں برف باری کے طوفان نے آگھیرا اور مر گیا۔ گائیڈز کی کہانی سے ماخوذ اس واقعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انگریز ہر حال میں چترال تک پہنچنا چاہتے تھے لیکن حالات مناسب نہ تھے اسی دوران **1881** میں باجوڑ وادی جندول میں ترکلانی قوم کے عیسیٰ خیل قبیلے کے مست خیل خاندان میں ایک شخص جندول کا خان بنا جسکا نام عُمرا خان تھا۔

نوٹ: انگریزوں نے اپنی رپورٹوں میں خان عمرا خان کو افغان نپولین کے نام سے یاد کیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خان عمرا خان (جندولی)

خان عمرا خان آف جندول کی پیدائش خان امان خان کے ہاں 1860ء میں ہوئی آپ کے والد امان خان اُس وقت جندول پر حکمرانی کر رہے تھے۔

1879 میں باپ کی وفات پر عمرا خان کا اپنے بھائی محمد زمان خان کے ساتھ اقتدار پر رسہ کشی شروع ہوئی آخر کار بڑے بھائی محمد زمان خان نے جندول کی حکمرانی حاصل کر کے اپنے بھائیوں عمرا خان اور محمد شاہ خان کو جندول سے جلاوطن کر دیا۔ پہلے پہل یہ دونوں بھائی علاقہ اُتما خیل میں رہائش پزیر ہوئے اور پھر سوات جا کر پجگیرام نامی گاؤں میں رہنے لگے۔

نوٹ: منشی عزیزالدین نے عمرا خان کی تاریخ پیدائش 1858ء لکھی ہے۔ اور اُس کے بھائی کا نام حیدر خان لکھا ہے۔ (تاریخ چترال)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرا خان یہاں سے آلہ ڈنڈ کے پیر سید اکبر شاہ کی مجلس میں شامل ہوئے۔ اور 1880ء میں اُنکے ساتھ حج پر چلے گئے وہاں شاولی اللہ تحریک کے مولانا محمود الحسن اور مولانا رشید گنگوہی سے ملاقات ہوئی اُنکی تعلیمات نے آپکے ذہن کو مکمل طور پر تبدیل کیا، حج سے واپسی پر سوات آکر آپ نے اپنے بھائی خان زمان خان آف باڑوہ (جندول) سے حکمرانی حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا اور ایک دن موقع پا کر اپنے بھائی کو قتل کیا اور خودنوابی کا تاج اپنے سر پر رکھ دیا اور ساتھ ہی باڑوہ گاؤں کو اپنا دارالخلافہ بنایا (7)۔ آپ 1881ء میں خان بنے آپ نے پہلی جنگ کافرستان میں لڑی اور کٹار گنبیر سے کافرستان تک کے علاقوں پر قبضہ کیا۔ موجودہ افغانستان کے مشرق میں واقع کونڑ کے علاقے پر بھی قبضہ کیا اور اسکے ساتھ ساتھ اسمار، دم کلی، چُغہ سرائے وغیرہ کے علاقوں میں قلعے تعمیر کئے۔ موجودہ مہمند کا علاقہ، ملاکنڈ ایجنسی، دیر، سوات، بونیر تک کے علاقوں پر اپنی جانبداری قائم کی۔ ملاکنڈ ایجنسی میں سخا کوٹ اور پلئی شیر خانہ اور پشاور میں چارسدہ کے تنگی علاقے تک اپنے حدود قائم کئے پھر جب افغانستان میں امیر عبدالرحمٰن برسراقتدار آئے تو آسمار کے علاقے میں اُس سے جنگ کی اس جنگ کے نتیجے میں آسمار پر خان عُمرا خان کا قبضہ ہوا۔ اور سردار غلام حیدر خان چرخی کو شکست دی چترال کے وہ علاقے جو کافرستان کے سرحد پر واقع تھے جیسے ساؤ، ناڑئی، دالگام، نرصات، بیلم وغیرہ کے علاقوں پر خان عُمرا خان نے قبضہ کیا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باجوڑ کے خان دلاور خان کو بھی شکست دی اور وہ خاندان سمیت پشاور آگئے دیر کے خان شریف خان سے جنگ کی اور اُسے شکست دیکر دیر پر قابض ہو گئے۔

(دیر پر خان عُمرا خان کے حملوں کی تفصیل آپ آگے پڑھیں گے)

اور خان شریف خان دیر سے معزول ہو کر سوات مینگورہ آ گئے اور پھر وہاں سے کابل اور پھر مردان واپس آ کر وہاں خان شاد محمد خان کے ساتھ رہنے لگے۔ کونڑ کا سید محمود باچا صاحب جو امیر عبدالرحمٰن کا دشمن تھا۔ خان عُمرا خان نے اُسکو جندول میں کامبٹ کے مقام پر جگہ دی اور امیر عبدالرحمٰن کی دشمنی کی پرواہ بھی نہیں کی اُسکے بعد خان عُمرا خان نے چترال کی طرف اپنی نظریں مرکوز کیں۔ اور مہتر چترال آمان الملک سے کہا کہ جس طرح کشمیر اور کابل کے سفیر آپکے دربار میں ہیں اس طرح میرا سفیر بھی آپکے دربار میں ہوگا۔ اور اسکے ساتھ ہی خان عمرا خان نے سید عبدالکریم کو چترال میں اپنا پہلا سفیر مقرر کیا (8)۔ (خان عُمرا خان کی چترال کی جنگ کے واقعات آپ آگے پڑھیں گے)۔

عمرا خان نے ابتداء میں انگریزوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی خان عمرا خان نے پشاور انگریز کمشنر کے ہاں وفد بھیجا تاکہ انکے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کریں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرا خان کا اس دوستی سے اصل مطلب اپنی فوجی و معاشی طاقت کو بڑھانا تھا انگریز نے اس اقدام کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور برطانوی حکومت نے جندول کی ریاست کو تسلیم کیا اس دوستی کے نتیجے میں جندول اور برطانوی حکومت کے درمیان جنگلات کی کٹائی کے علاوہ دیر تا چترال سڑک پر انگریزوں کی نقل وحمل کیلئے معاہدہ ہوا۔اور اسکے ساتھ ہی خان عمرا خان نے اپنی ریاست کو وسعت دینے کیلئے مختلف ادوار میں ریاست دیر پر حملے شروع کیئے جنکی مختصر تفصیل یوں ہیں۔

خان عمرا خان نے ریاست دیر پر پہلا حملہ 1882ء میں کیا جب ریاست دیر کا خان رحمت اللہ خان تھا، دوسرا حملہ ریاست دیر پر 1883ء میں کیا جو جنگِ تلاش کے نام سے مشہور ہے، ریاست سوات پر 1877ء تک سیدو بابا (عبدالغفور) گدی نشین رہے اُس وقت ریاست دیر اور سوات کے درمیان کوئی جنگ نہیں لڑی گئی۔ سیدو بابا کے وفات کے بعد اسکا بڑا بیٹا میاں گل عبدالحنان اقتدار کیلئے سرگرم رہے اس نے ریاست دیر سے مقبوضہ علاقے آزاد کرانے کے لئے دیر کے خان پر دو ناکام حملے کیئے۔

1883ء کے اوائل میں میاں گل عبدالحنان جندول آیا اور خان عمرا خان سے خانِ دیر کے خلاف فوجی قوت مانگی اس پر خان عمرا خان کے لشکر اور میاں گل عبدالحنان کے لشکر نے مشترکہ ادینزی پہنچ کر خانِ دیر کے قلعوں پر حملہ کیا اور ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خونریز جنگ چھڑ گئی پہلے خان دیر کو فتح نصیب ہوئی لیکن خان عمرا خان نے اپنے بھائی محمد شاہ خان کی مدد سے خان دیر کو شکست دیکر یہ علاقے قبضہ کر لئے۔

1883ء ہی میں جنگ تلاش کے تین مہینے بعد عمرا خان نے وادی میدان پر تیسرا حملہ گوڑ گاؤں پر کیا اس وقت میدان وادی کا خان سردار خان تھا جو (بانڈئی خان) کے نام سے مشہور تھا اور خان دیر کا ماتحت تھا ایک خونریز جنگ ہوئی جس میں خان عمرا خان کو شکست ہوئی۔ وادی میدان پر ناکام حملے کے بعد خان عمرا خان نے ریاست دیر پر چوتھا حملہ شجادئی قلعہ (کُہنہ ڈھیر) پر کرنے کا ارادہ کیا بڑی خونریز جنگ لڑی گئی جو معرکہ شہزادی (جنگ شجادئی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ خان عمرا خان کا ریاست دیر پر چوتھا حملہ تھا۔

1884ء کے اوائل میں میاں گل عبدالحنان نے جندول آ کر خان عمرا خان سے تالاش، ادینزئی اور شموزئی کے علاقے حوالہ کرنے کی درخواست کی چونکہ یہ علاقے جندولی لشکر نے دیر خان سے قبضے کئے تھے اس لئے عمرا خان نے یہ علاقے میاں گل عبدالحنان کو حوالہ کرنے سے انکار کیا۔ عمرا خان کے انکار کے بعد میاں گل عبدالحنان دیر خان کے پاس گیا اور دونوں نے ادینزئی میں جندول لشکر پر حملہ کر کے شوہ، تینوڈاگ، اور ادین زئی تک علاقے واپس لے لئے۔ لیکن عمرا خان نے دوبارہ لشکر کشی کر کے یہ علاقے پھر فتح کئے اور ساتھ ہی میاں گل عبدالحنان کو گرفتار کر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جندول لایا گیا۔

اسی دوران خان دیر کے لشکر نے کئی مواقع پر عمرا خان پر حملے کئے جن میں شہزادی قلعہ سے دیر کے لشکر نے 3 کلومیٹر دور جنوب میں واقع کہنہ ڈھیر قلعے کو فتح کیا اور ساتھ ہی بلامبٹ قلعہ میں بھی جندول کی فوج سلطان خیل اور پائندہ خیل کی یلغار کے سامنے نہ ٹھہر سکی لیکن بعد میں عمرا خان کے لشکر نے نہ صرف بلامبٹ اور کہنہ ڈھیر قلعوں کو فتح کیا بلکہ شہزادی قلعہ، تیمر گرہ اور رباط کے قلعے بھی خان دیر سے قبضہ کر لئے۔ اسکے بعد عمرا خان نے وادی میدان کا الحاق جندول سے کرایا۔ اور ساتھ ہی سردار خان (بانڈئی خان) کو میدان کا حاکم تسلیم کر لیا اسکے بعد خان دیر کی لشکری قوت دن بدن کمزور ہوتی گئی کچھ دنوں بعد عمرا خان نے میاں گل عبدالحنان کو بھی آزاد کر دیا۔

1884ء میں خان دیر رحمت اللہ خان وفات پا گئے تو آپکا بیٹا شریف خان جو اس وقت شیرینگل میں رہ رہا تھا اس نے دیر کی ریاست پر قبضہ کر لیا خان شریف خان پر آپکے دوسرے بھائیوں نے زور ڈالنا شروع کیا کہ عمرا خان سے مقبوضہ علاقے آزاد کرائے جس پر خان شریف خان نے عمرا خان کے پاس وفد بھیجا کہ وہ ولئی کنڈاؤ نامی مقام کو دیرا اور جندول ریاستوں کی سرحد قبول کر لے۔

لیکن خان عمرا خان نے اس پر سخت برہمی کا اظہار کیا یہاں آپ کو یہ بتائیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ خان محمد شریف خان 1884ء تا 1890ء دیر کے خان رہے اور 1895ء تا 1904ء نواب دیر رہے۔(9)

نواب اول خان محمد شریف خان

اُسکے بعد عمرا خان نے ضروری سمجھا کہ خان دیر پر حملہ کیا جائے اسلئے 1888ء میں ریاست دیر پر حملوں کا نیا آغاز رباط قلعے سے کیا۔ جندولی لشکر کی دیر پر قبضہ کے مہم کے دوران بارون نامی گاؤں تک جھڑپیں ہوئی یہاں ہم آپکو بتائیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ اس وقت اقوام سلطان خیل اور پائندہ خیل خان دیر کے لشکر کے ساتھ شانہ بشانہ عمرا خان کے خلاف لڑ رہی تھیں۔ جسکی وجہ سے عمرا خان کو اُس محاذ پر شکست کا سامنا کرنا پڑا اِسی دوران باجوڑ میں ناوگئی خان صفدر خان اور پشد کے خان سمیع اللہ خان کے درمیان کسی مسئلے پر لڑائی ہوئی جس میں ناوگئی خان نے پشد کے علاقے پر حملہ کرکے اسے فتح کرلیا۔

جسکے نتیجے میں پشد خان اپنے علاقے سے جلاوطن ہوکر عمرا خان کے پاس آگئے اور پھر عمرا خان نے پشد خان کی مدد کے لئے اپنا لشکر دیکر باجوڑ پر حملہ کیا راغہ کے مقام پر ناوگئی خان اور عمرا خان کے لشکر کے درمیان ایک خونریز جنگ ہوئی جس میں ناوگئی خان نے جندولی لشکر کو بدترین شکست سے دوچار کیا اس شکست نے عمرا خان کو اس حد تک جوش دلایا کہ دوبارہ ناوگئی خان پر کچھ دنوں بعد حملہ کرکے اپنی شکست کا بدلہ لیا اور ناوگئی خان کو شکست دے کر باجوڑ کے کئی علاقے سلطنت جندول میں شامل کیئے۔

پہلی جنگ میں عمرا خان کا سپہ سالار سیف اللہ خان مارا گیا تھا۔ اس تاریخی جنگ کے بعد ناوگئی اور جندول کے راستے ہمیشہ کیلئے جدا ہوگئے۔ ناوگئی جنگ کے گیارہ ماہ بعد 1889ء میں خان دیر محمد شریف خان نے عمرا خان کو انکے نوکروں کے ذریعے زہر دینے کی ناکام کوشش کی جس پر عمرا خان نے دیر ریاست پر قبضہ کرنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیلئے اس بار سلطان خیل اور پائندہ خیل اقوام کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے کامیابی سے جرگے کیئے اسکے علاوہ عمرا خان نے خان دیر شریف خان کے ایک اور بھائی اشرف خان کو بھی اپنے ساتھ ملایا اور دیر ریاست فتح کرنے کی صورت میں اقتدار اُسکو دینے کا وعدہ کیا لیکن بعد میں عمرا خان اپنے وعدے سے مُکر گیا یاد رہے کہ دیر پر حملہ کرنے سے پہلے عمرا خان ریاست چترال کے مہتر امان الملک کے داماد بن گئے تھے۔ تا کہ دیر پر حملے کی صورت میں چترال کی طرف سے خان دیر کو امداد نہ مل سکے۔

1890ء کے ابتدائی ایام میں خان عمرا خان نے خان محمد شریف خان پر دو اطراف سے حملہ کرنے کا پروگرام بنایا ایک حصہ لشکر عمرا خان اور میدان کے سردار خان کی سرکردگی میں جندول سے شاہی پاس کے راستے درہ براول میں داخل ہوا اور دوسرا حصہ لشکر کا محمد شاہ خان کی سرکردگی میں ولئ کنڈاؤ کے راستے دیر پر حملہ آور ہوا۔

ایک خونریز جنگ ہوئی جس میں ریاست دیر کے خان محمد شریف خان کو عمرا خان نے شکست دیکر اپنے بھائی محمد شاہ خان کو دیر کا گورنر مقرر کیا اور خان دیر محمد شریف خان دیر سے معزول ہو کر سوات کے خان چھم نامی گاؤں میں ملک تاج الرحمٰن کے ہاں رہنے لگے۔

1891ء کے اوائل میں معزول خان محمد شریف خان اپنے ساتھ کوہستان دیر کے چالیس قبائلی سرداروں کے ساتھ امیر افغانستان عبدالرحمٰن کے پاس چلے گئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اس سے خان عمرا خان کے خلاف شکایت کی چونکہ خان عمرا خان کی بہن امیر عبدالرحمٰن کی بہوتھی اس رشتے کے تناظر میں امیر عبدالرحمٰن نے خان محمد شریف خان کی مدد کرنے سے معذرت کی اسکے بعد معزول خان محمد شریف خان ہر جگہ سے مایوس ہوکر پلئی شیر خانہ ملاکنڈ کے راستے دوبارہ سوات آکر جلاوطنی کی زندگی گزارنے لگے (10)۔ جلاوطنی کے دوران ایک دن مسٹر ڈین نے خان شریف خان کے پاس عمائدین کا ایک جرگہ بھیجا۔ جن میں میاں رحیم شاہ، یار محمد بدرشی مردان کے خان بہادر شامل تھے جس وقت چترال ریلیف فورس ملاکنڈ پہنچی تو اُس وقت یہ معزول خان شریف خان اُنہیں خوش آمدید کہنے درگئی آئے۔ درگئی کے مقام پر خان شریف خان نے انگریزوں کے ساتھ مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ایک معاہدہ کیا۔

۱۔ پشاور تا چترال سڑک کی حفاظت کرنا۔

۲۔ ٹیلی گراف کی حفاظت کرنا۔

۳۔ دیر، چترال سڑک پر موجود برطانوی فوجیوں کی چوکیوں کی حفاظت کرنا۔

۴۔ سڑکوں اور قلعوں کی تعمیر کے لئے مزدور فراہم کرنا۔

۵۔ ڈاک پہنچانے کا انتظام کرنا۔

خان شریف خان سے اس معاہدے پر دستخط لینے کے بعد اُس کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا کہ خان عُمرا خان کو شکست دینے کے بعد دیر کی سلطنت اُسے حوالہ کی جائے گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی دوران خان عمرا خان نے اپنی ریاست کو اور وسعت دینے کیلئے 1891ء کے وسط میں سوات رانیزئی ملاکنڈ پر حملے کا ارادہ کیا اس وقت رانیزئی کے علاقے میں دو بااثر خان ایک شریف خان اور ایک سعادت خان تھے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے سخت حریف تھے شریف خان دیر کے جلاوطن خان محمد شریف خان کا حمایتی تھا۔ جبکہ سعادت خان عمرا خان جندولی کا بہنوئی تھا۔ ایک دفعہ جائداد کے تنازعہ پر ان دونوں خوانین کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں سعادت خان شکست کھا کر چکدرہ آئے اور اُسکی جائداد پر شریف خان نے قبضہ کیا اس بات کی خبر جب خان عمرا خان کو پہنچی تو آپ نے شریف خان کو سعادت خان کی جائداد واپس کرنے کا حکم دیا۔ لیکن شریف خان نے انکار کیا جس پر خان عمرا خان کی جندولی لشکر نے شریف خان پر حملہ کیا۔

ملاکنڈ کے تاریخی گاؤں آلہ ڈنڈ میں ایک خونریز جنگ چھڑ گئی۔ جس میں جندولی لشکر نے فتح حاصل کرنے کے بعد آلہ ڈنڈ کے گاؤں کو جلا کر راکھ کر دیا۔

اسکے بعد عمرا خان نے اپنے بہنوئی سعادت خان کو پورے رانیزئی کا حکمران بنا دیا اور ساتھ ہی عمرا خان نے سخاکوٹ تک علاقے اپنے تصرف میں لائے (11)۔ سخاکوٹ سے آگے جب جندولی لشکر نے اپنی پیش قدمی جاری رکھی تو پشاور سے ملاکنڈ تک یوسفزئی قبائل نے جندولی لشکر کے خلاف مزاحمت کی۔ یہاں آپکوں بتائیں۔ سمہ رانیزئی کے گاؤں خارکئ میں جندولی لشکر کے ساتھ یہاں کے اُتمان خیل قبیلے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوگوں نے بہادری سے جنگ لڑی اور لڑائی کے دوران ہریانکوٹ گاؤں کے نورزئی بابا نے خان عُمرا خان سے تلوار چھینی جو بعد میں صلح کے نتیجے میں نورزئی بابا نے واپس کردی۔ یہاں آپ کو بتائیں۔ آلہ ڈنڈ کے درمان علی خیل اور تھانہ کے شہباز محمد کے مطابق خان عمرا خان نے ملاکنڈ ایجنسی پر مکمل حکمرانی نہیں کی۔ یہ سوال قابل غور ہے؟

سلیمان شاہد لکھتے ہیں۔

کہ 1895ء میں سلطنت جندول کے زوال کے وقت بھی سخاکوٹ اسکی آخری حد تھی

میک میھن لکھتے ہیں۔

تھانہ کے خان خیل، آلہ ڈنڈ کے خان اور عُمرا خان کے ساتھ ہماری ایسی دوستی بڑھی۔ کہ پہلی بار سوات زیریں اور دیر سے چترال ڈاک لے جانے کے لئے راستہ کھول دیا گیا۔ اور حکومت اس بات پر راضی ہوئی کہ خوانین کو سالانہ کے حساب سے الاؤنسز ادا کریں۔ جنکی تفصیل یوں ہے۔ تھانہ کے اسلام خان اور عنایت خان اور آلہ ڈنڈ کے خان سعادت خان کو 2400 روپے فی کس دیے جائے گے۔ اسکے علاوہ ڈاک لے جانے والے شخص کو 302 روپے سالانہ دیئے جائے گے۔ پلئی کے سربلند خان کو 500 روپے سالانہ دیئے جائینگے۔

1895ء تک اس سڑک کی حفاظت خان عُمرا خان کرتے رہے۔ اور اس دوران ڈاک کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔ مارچ کے مہینے میں سپہ سالار غلام حیدر نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آسمار پر قبضہ کیا اور پھر جون کے مہینے میں شورتن پر یلغار کی لیکن ماموند اور خان عُمرا خان نے اُنکا مقابلہ کیا اور افغانوں کو یہاں سے نکال دیا۔ (12)

اسکے بعد عمرا خان نے ریاست چترال کا سلطنت جندول میں ادغام کرنے کیلئے حملے شروع کیے۔

1892ء میں ریاست چترال کے مہتر امان الملک نے اپنے بیٹے امیر الملک کو بغاوت کے جرم میں جلاوطن کردیا۔ وہ سیدھا جندول آیا۔ اور خان عمرا خان سے اپنے باپ کے خلاف لشکر کشی کیلئے مدد مانگی یہاں آپکو بتائیں کہ عمرا خان مہتر امان الملک کا داماد بھی تھا اور 1890ء میں جب خان عمرا خان نے خان دیر پر حملہ کرنے کے لئے مہتر امان الملک سے مدد مانگی تھی تو اس وقت مہتر امان الملک نے انکار کیا تھا۔

مہتر آمان الملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس کی وجہ سے خان عمرا خان کے مہتر امان الملک کے ساتھ اختلافات چلے آرہے تھے اسلئے عمرا خان نے امیر الملک کو لشکر دیکر ریاست چترال پر حملہ کیا جس میں جندولی لشکر نے چترال کے بعض علاقے فتح کر لئے۔ اسی دوران مہتر امان الملک نے برطانوی سرکار کو ایک خط لکھا کہ عمرا خان جندولی پر اعتماد نہ کریں اور اسکے خلاف کاروائی کریں گلگت کے پولیٹکل ایجنٹ نے عمرا خان کو خط لکھا کہ چترال کو چھوڑ دو ورنہ تمہیں ہندوستان سے نکالا جائے گا۔لیکن اس جواب کا عمرا خان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

30 اگست 1892ء میں مہتر امان الملک کی وفات کے بعد اسکے دوسرے بیٹے افضل الملک نے اپنے تین بھائیوں شہزادہ شاہ ملک، بہرام ملک اور وزیر الملک کو قتل کرنے کے بعد اقتدار پر قبضہ کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن افضل الملک چترال پر دو مہینے تک حکومت کرنے کے بعد اپنے چچا شیر افضل کے ہاتھوں 8 نومبر 1892ء کو قتل ہوئیں۔اور خود شیر افضل مہتر چترال بنا۔

شیر افضل اپنے ساتھیوں کے ساتھ

2 دسمبر 1892ء کو شیر افضل پھر چترال کی مہتری چھوڑ کر اپنے اہل وعیال کے ساتھ اسمار چلا گیا۔اور شیر افضل کی جگہ اس کا بھتیجا نظام الملک مہتر چترال بنا۔

نظام الملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن نظام الملک کو پھر یکم جنوری 1895ء کو اُس کے سوتیلے بھائی امیر الملک نے قتل کیا۔اور وہ خود مہتر چترال بنا۔(13)

کہا جاتا ہے کہ امیر الملک کو مہتر چترال بنانے میں خان عمرا خان اور شیر افضل کا ہاتھ تھا۔اسی دوران عمرا خان کے لشکر نے وادی چترال میں اپنی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا امیر الملک کے بھی عمرا خان کے ساتھ چپقلش بڑھتی گئی۔

اسی دوران امیر الملک کا چچا شیر افضل افغانستان سے آیا۔عمرا خان نے اسکے ساتھ ساز باز کر کے دروش کا اقتدار اُسے سونپا جسکی وجہ سے آدھی ریاست چترال جندول کے قبضے میں آ گئی۔اس خبر کو سنتے ہی برطانوی سرکار حرکت میں آ گئی کہ اب عمرا خان جندولی کے خلاف قدم اُٹھانا چاہیئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب سے پہلے چترال کے شاہی قلعے کی حفاظت کیلئے گلگت سے کیپٹن کیمبل کی کمان میں انگریزی فوج کا 320 فوجیوں پر مشتمل دستہ بھیجا گیا۔ یہ جنوری 1895ء کا ذکر ہے۔ انگریز فوج نے چترال پہنچ کر غیرات (گیرت) نامی مقام پر پڑاؤ ڈالا۔

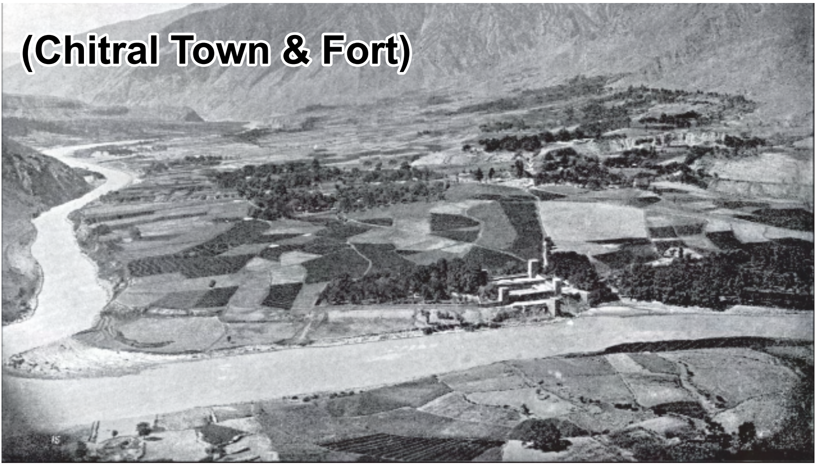

اُس وقت سر رابرٹ سن نے عمرا خان کو خط لکھا۔

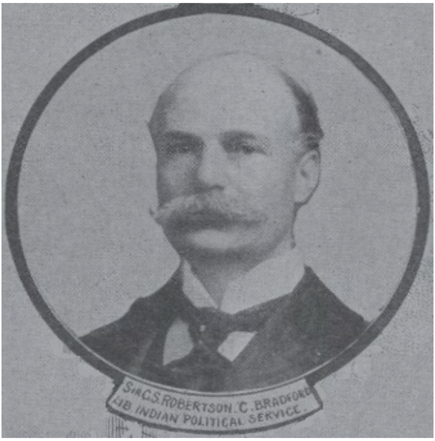

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

If he did not leave Chitral Territory, the British would throw him out.

(Reference: The Chitral Campaign by H-C Thomson P. No, 16

لیکن عمرا خان کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔گلگت کے پولیٹکل ایجنٹ سررابرٹ سن کی کمان میں انگریزوں نے چترال کے شاہی قلعہ پر قبضہ کیا۔اور ساتھ ہی سر رابرٹ سن نے عمرا خان کو دروش کا قلعہ خالی کرنے کا حکم دیا۔

3مارچ 1895ء کو جندولی لشکر اور انگریز فوج کے درمیان جھڑپیں شروع ہوئی

Lieutinant Harley's sikhs storming the Chitrali Tunnel.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Highlanders Attacking

جس میں انگریزوں کے 22 نان کمیشنڈ آفیسر کے علاوہ کپتان (Baird) جنرل باج سنگھ، میجر بیکھم مارے گئے اور کپتان کیمبل اور 28 سپاہی زخمی ہوئے اس جھڑپ کے بعد انگریز فوج شاہی قلعے میں محصور ہو کر رہ گئی۔ (14)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس حملے کی خبر ایک مقامی تیراک نے دریائے چترال میں شناز کے ذریعے سفر کر کے پشاور میں کمشنر ایچ۔اے۔ڈین کو دی۔

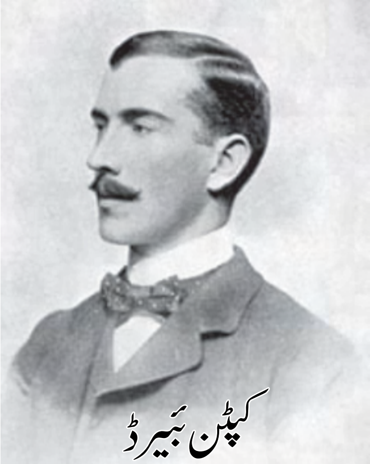

کپٹن بئیرڈ

3 مارچ سے اب جندولی لشکر نے چترال کے شاہی قلعے میں محصور انگریز فوج پر حملوں کی شروعات کی۔

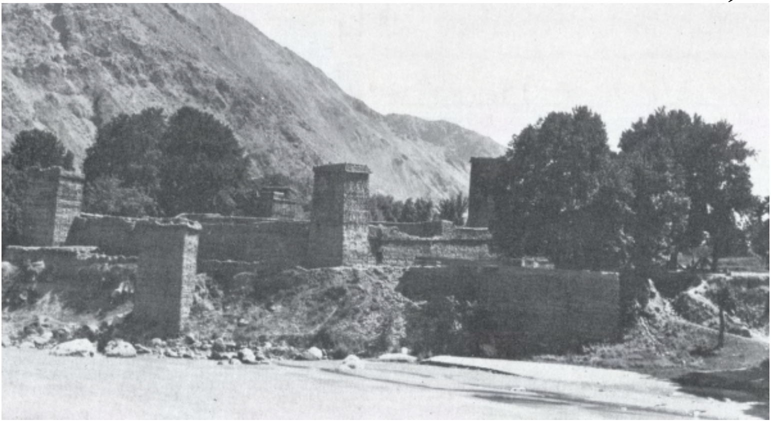

Chitral fort: Across the Kunar River.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Chitral fort: Siege and Relief of Chitral.

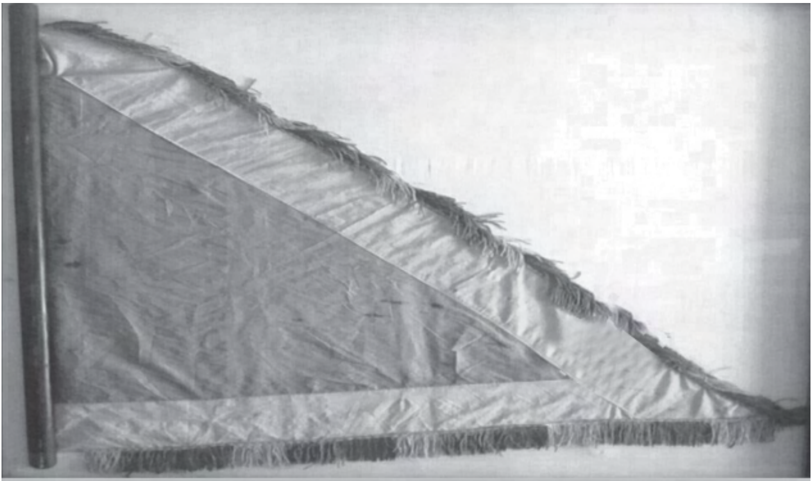

PERSONAL BANNER OF UMARA KHAN OF JANDOL USED DURING SIEGE OF CHITRAL FORT 1895

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

3مارچ کے حملے میں کپٹن ٹاؤن شیڈ سمیت 3 سپاہی زخمی ہوئے۔ جبکہ جندولی لشکر کے 8 سپاہی شہید ہوئے۔

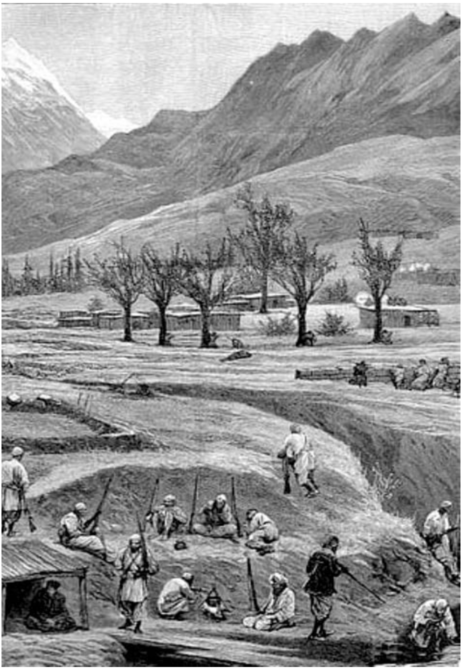

جندولی لشکر

کپٹن چارلس ٹاؤن شیڈ

5مارچ کو عمرا خان نے سررابرٹسن کو خط لکھا کہ شیر افضل کو مہتر چترال تسلیم کیا جائے لیکن سررابرٹ سن نے انکار کیا۔ 7مارچ تک سررابرٹ سن نے چترال کی صورت حال کے بارے میں تفصیلی خط دہلی میں برطانوی سرکار تک پہنچایا جس میں جلد سے جلد برطانوی حکومت سے مدد مانگی گئی۔ چونکہ چترال کے شاہی قلعے میں انگریز لشکر محصور تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور باہر سے جندولی لشکر نے محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اور دونوں اطراف سے ایک دوسرے پر گولہ باری کررہے تھے۔اس لئے صورت حال بہت خراب تھی۔

15 مارچ کو ریشون کے مقام پر ایک چھڑپ میں لیفٹیننٹ ایڈورڈ اور لیفٹیننٹ پاؤلر کو جندولی لشکر نے گرفتار کیا اور انکوں دروش قلعہ میں عمرا خان کے سامنے پیش کیا گیا اور بعد میں ان انگریز افسروں کو جندول ریاست کے صدر مقام باڑوہ (Barwa) لایا گیا۔

Fowler and Edwardes, with biddy after Their Capture.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب انگریز سرکار کو دہلی میں فکر لاحق ہوئی کہ عمرا خان کے خلاف ایک بڑی کارروائی کرنی چاہیئے۔ اسلئے یکم اپریل 1895ء کو برطانوی حکومت نے اجازت دی کہ پشاور سے ملاکنڈ تک کوچ کر کے عمرا خان کے خلاف کاروائی کر کے اُسکی ریاست کا خاتمہ کیا جائے 3 بریگیڈ پر مشتمل ایک فوج ترتیب دی گئی جسکو چترال ریلیف فورس کا نام دیا گیا۔ اپریل 1895ء کو نوشہرہ سے براستہ مردان برطانوی فوج روانہ ہوئی اس وقت گائیڈ پلاٹون بھی اس میں شامل تھا اور دیر کا جلاوطن خان محمد شریف خان بھی انکے ساتھ روانہ ہوا۔ مردان سے روانگی کے وقت برطانوی فوج 3 بریگیڈ پر مشتمل تھی آدھی فوج برطانوی سپاہیوں پر اور آدھی انڈین سپاہیوں پر مشتمل تھی۔

1st King's Royal Riffle Corps.

دو گھڑ سوار رسالے، چار پہاڑی توپ خانے اور پوائنیر ز اور سپر مائیز ز رجمنٹس اس میں شامل تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسکی کمان سر رابرٹ لو کر رہے تھے۔ اور اسکے ساتھ پانچ اور برطانوی افسر تھے۔

Major General Sir Robert Low, Commander of the Chitral Relief Force.

جس میں بریگیڈیئر جنرل بنڈن بلڈ، بریگیڈیئر جنرل اے کے کینوسی، بریگیڈیئر جنرل جی ایچ واٹر، بریگیڈیئر جنرل ڈبلیو کے گاڈفری اور اے جی ہیمنڈ شامل تھے۔ جبکہ گائیڈ پلاٹون میں کپتان ایڈمز، لیفٹیننٹ کرنل بالڈن، لیفٹیننٹ کرنل بے ٹی، جرنل فریڈرک کیمبل جبکہ سپر مائنرز پلاٹون کی کمان لیفٹیننٹ کرنل ایلمر کر رہے تھے۔(15)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور جب دریائے پنجکوڑہ کے قریب خزانہ گاؤں میں کرنل بے ٹی قتل ہوئے تو پھر گائیڈ پلاٹون کی کمان جنرل فریڈرک کیمبل کو حوالے کی گئی اسکے علاوہ پوائنرز رجمنٹ کی کمان کرنل کیلی کر رہے تھے۔ اور توپ خانے کی کمان کپٹن پیبلز کر رہے تھے۔ جو خود بھی بعد میں کمرانی سر کے مقام پر قتل ہوئے۔

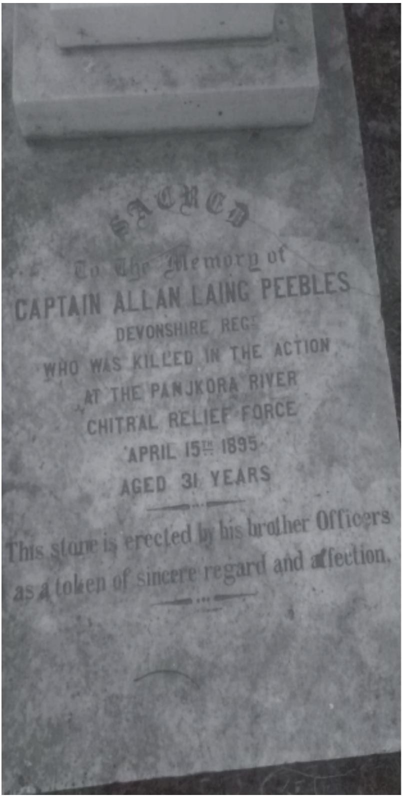

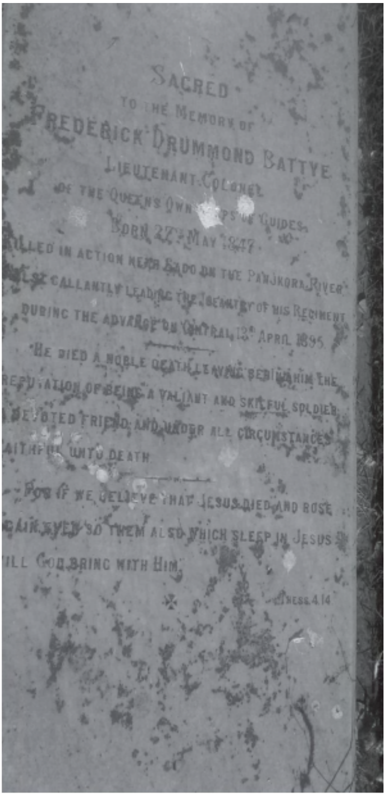

Graves of Captain Peebles & Colonel Battye

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنگ ملاکنڈ 1895ء

چترال کے اندرونی حالات شیر افضل کا چترال پر قبضہ، عمرا خان جندولی کی روز بروز بڑھتی ہوئی طاقت اور دو انگریز افسروں کو قید کرنا ان سب حالات نے انگریز سرکار کو ملاکنڈ پر قبضہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اُس وقت ریاست دیر کا خان محمد شریف خان جو سوات میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا مینگورہ سے تھانہ آگئے اور خوانین تھانہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن مذہبی علماء نے انکی بات نہ سنی اور یہ جلالہ، مسٹر ڈین (H.A.Dean) کے پاس آگئے۔

Major. H.A.Dean

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اُنکو اپنی خدمات پیش کیں خان محمد شریف خان کا ان خدمات سے اپنے اغراض ومقاصد وابستہ تھے تا کہ انگریز خان عمرا خان کی ریاست پر قبضہ کریں اور واپس اسکو دیر ریاست مل جائے اس وقت مسٹر ڈین نے سوات رانیزئی کے خوانین کو اعتماد میں لیا کہ انگریز فوج کو راستہ فراہم کرنے میں وہ مدد فراہم کریں گے۔ اور ساتھ ہی کچھ مذہبی علماء جن میں (مانکی ملا) سرفہرست تھا اسکو بھی خاموش کرایا گیا اسکے علاوہ سمہ رانیزی کا ایک جرگہ بھی مردان گیا اور وہاں انگریز سامراج سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ انگریز فوج کو اپنے علاقے میں محفوظ راستہ دیں گے۔

اسکے علاوہ انگریز سرکار نے مانکی ملا اور نجم الدین ہڈے دو مذہبی ملاؤں کی آپس میں مذہبی اختلاف کو مدنظر رکھا جس کی وجہ سے دونوں مذہبی مُلاؤں کے مُریدوں نے بھی آپس ایک ساتھ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا روا نہ سمجھا جو کہ انگریزوں کی ملاکنڈ پر قبضہ کرنے میں اہم محرک ثابت ہوا۔ اسکے علاوہ ملاکنڈ کے محاذ پر انگریزوں کے ساتھ آلہ ڈنڈ کے محمد شریف خان، درگئی کے غلام حیدر، لونڈ خوڑ کے خادی خان شیر گڑھ کے باز محمد، سخاکوٹ کے صحبت خان موجود تھے۔ (16)

ملاکنڈ سے دیر سوات جانے کیلئے تین راستے (درے) استعمال ہوتے ہیں ایک درہ ملاکنڈ، دوسرا درہ شاہ کوٹ جو پلئی نامی گاؤں سے آلہ ڈنڈ ڈھیری جاتا ہے، تیسرا درہ مورہ جو پلئی گاؤں سے تھانہ جاتا ہے۔ اُس وقت پشتون قبائلی جن کی مدد کیلئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوات دیر باجوڑ سے اُتمانخیل بھی آئے اور سب سے پہلے ان تینوں دروں پر مورچہ بندی کی، اُس وقت پشتون قبائل کی سرکردگی ملاکنڈ کے محاذ پر پیر آف مانکی کا ایک مرید شیخ یمین کر رہا تھا۔ جبکہ انگریز فوج کی کمان لیفٹننیٹ جنرل سررابرٹ لو کر رہے تھے۔

جس وقت خان عمرا خان پر حملہ کرنے کیلئے مردان سے فوج روانہ ہوئی تو اُسکو تقسیم کردیا گیا ایک حصہ فوج درہ مورہ کی طرف روانہ ہوا اور ایک حصہ فوج پلئی شیر خانہ کے راستے شاہ کوٹ درہ پر اور تیسرا حصہ فوج درگئی خرکئی کے راستے ملاکنڈ پر حملہ آور ہوا۔

11th Bengal Lancers attacking across the swat River.

اپریل 1895ء میں چترال ریلیف فورس لیفٹینٹ جنرل سررابرٹ لُو کی کمان میں ملاکنڈ کی طرف خان عمرا خان جندولی کے خلاف تین بریگیڈ فوج کے ساتھ

بحوالہ شہباز محمد: شیخ یمین کی مکمل کہانی آپ (Diaries of the chief political officer chitral Relief force 1895, by H.A Dean) میں پڑھ سکتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روانہ ہوئی۔اس وقت انگریز فوج کے ساتھ شہزادہ ابراہیم چغتائی نامی ایک سول افسر بھی تھا۔سب سے پہلے انگریز فوج درگئی اور خرکئی کے مقامات پر خیمہ زن ہوئی

انگریز فوج نے درہ ملاکنڈ سے جانے کا منصوبہ بنایا جبکہ درہ مورہ اور درہ شاہ کوٹ پر پہلے سے موجود پشتون قبائلی لشکر کو دھوکہ دینے کیلئے کچھ انگریز فوجی گھڑسوار روانہ ہوئے یہ 3 اپریل 1895ء کا دن تھا۔جب برطانوی سامراج نے ملاکنڈ پر یلغار کی۔سخت جنگ چڑھ گئی اس وقت پشتون قبائلی 12 ہزار کی تعداد میں تھے۔جن میں 3 ہزار کے ساتھ پٹاخہ دار بندوقیں تھیں اور باقی تلواروں،کلہاڑیوں اور نیزوں سے مسلح تھے۔

جب لڑائی شروع ہوئی اور پشتون قبائلی اور انگریز ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے تو پھر ہر طرف انسانوں اور گھوڑوں کی جسموں سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے جدید اسلحہ سے لیس انگریزی فوج اور توپخانہ کے مقابلے میں پٹاخہ دار بندوقوں اور تلواروں سے مسلح قبائل تہی دست نظر آ رہے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

1st Gordon Highlanders storming the Malakand Pass

ینگ ہسبنڈ لکھتے ہیں۔

پشتون قبائلی جب جنگ میں کود پڑے تو اس وقت ایک ڈھول بجانے والا (محمد شاہ) اس قدر جہاد کے جذبے سے سرشار تھا کہ کئی گولیاں لگنے کے باوجود نہایت جوش سے ڈھول بجا رہا تھا اور آخر میں ایک گولی کا نشانہ بنا اور اُونچی پہاڑی سے نیچے گر کر شہید ہوا۔

اس لڑائی میں ہارون خان سالارزئی نامی مجاہد نے بڑی بہادری دکھائی, برطانوی افواج کے توپخانے سختی سے گولہ باری کررہے تھے اس نے اپنی تلوار سے کئی برطانوی انڈین سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اُتارا۔

نوٹ: شہباز محمد کے مطابق ڈھول بجانے والے محمد شاہ کی کہانی (پریشان خٹک نے اپنی کتاب "پشتون کون؟" میں صفحہ نمبر 151 پر درج کی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک شاعر نے ہارون خان سلارزئی کی بہادری کا ذکر پشتو (ٹپہ) میں اسطرح کیا ہے۔

ے

پہ ملاکنڈ تورہ تیارہ شوہ
ھارونہ تورہ ځلوہ چی رنہا شی نہ (17)

ملاکنڈ کی اس تاریخی لڑائی میں ایک اور مجاہد سکندر شاہ بابا المعروف سپین شہید نے بڑی بہادری سے مجاہدین کی حوصلہ افزائی کی ،سکندر شاہ بابا کی بہادری کی کہانی ایک انگریز یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ نو گولیاں لگنے کے باوجود بھی یہ بہادر انسان ہماری طرف بڑھ رہا تھا جو بعد میں شہادت کے رُتبے پر فائز ہوئے (سکندر شاہ بابا کا مزار ملاکنڈ شاہراہ پر سبز گنبد والی چھوٹی سے مسجد میں موجود ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

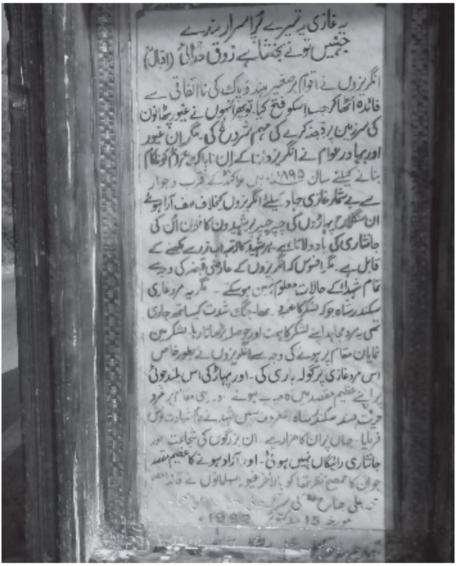

امجد علی اُتمان خیل سکندر شاہ بابا کے مزار پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاکنڈ کے محاذ پر لڑی جانے والی جنگ کے دو واقعات ہمیشہ یاد رہیں گے۔ایک یہ کہ اس جنگ میں سولہ سو کی تعداد میں دینی طلباء جامِ شہادت نوش کر گئے اسکے علاوہ باجوڑ کے ایک غازی کے چھ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوئے یہ بہادر غازی جو قوم سے ماموند تھا پھر خود بھی شہید ہوا۔اور اسکا مزار ملاکنڈ خاص میں موجود ہے۔

مجاہدین نے شوق جہاد کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں اور قریب تھا کہ ملاکنڈ کے محاذ پر انگریزوں کو شکست ہوتی لیکن بعض مفاد پرست خوانین اور دوسرے لوگوں نے غازیوں کے ساتھ دھوکہ کیا۔جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور مجاہدین کی فتح کو شکست میں تبدیل کیا پھر بھی مجاہدین نے بڑی بہادری کے کارنامے دکھائے بٹ خیلہ کے میرا عظم نے بہت سے دشمنوں کے سر قلم کیئے۔

میرا عظم کا دوسرا ساتھی ڈھیری کا سعد اللہ خان تھا جو بہادری سے لڑا۔ بٹ خیلہ ہی کے حاجی پیر نے مردانہ وار ملاکنڈ کی اس جنگ میں جگہ جگہ دشمن سامراج کے چھکے چھڑائے۔ بٹ خیلہ ہی کے ایک اور مرد مجاہد ملک سعادت بے خوفی سے ملاکنڈ کے محاذ پر لڑے۔ڈھیری کی معصومہ نام کی خاتون نے مردانہ وار لڑائی لڑی اسکے ساتھ 60 جوان اور تھے جو شہادت کے جذبے سے سرشار تھے۔ ایک پشتو چاربیتہ میں معصومہ بی بی کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معصومه زنانه وه

په جنګ کښې مردانه وه

شپیتهٔ کسه ځوانان وو ورسره مست ووبې بنګو

کړې قتل د فیرنګو

معصومې جنګ آغاز کړو

دارنګ به ئې آواز کړو

مړهٔ به شهیدان پاتی به هر سړے غازي شي

خاوند به ترې راضي شي

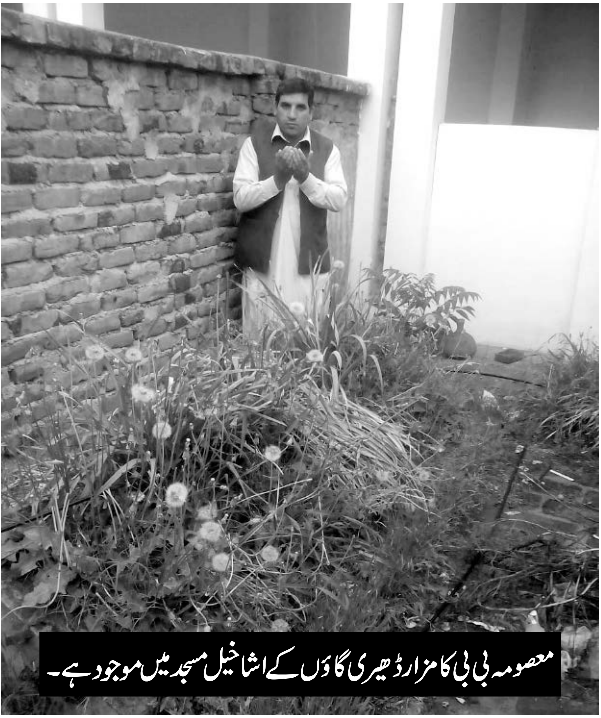

معصومہ بی بی کا مزار ڈھیری گاؤں کے اشا خیل مسجد میں موجود ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

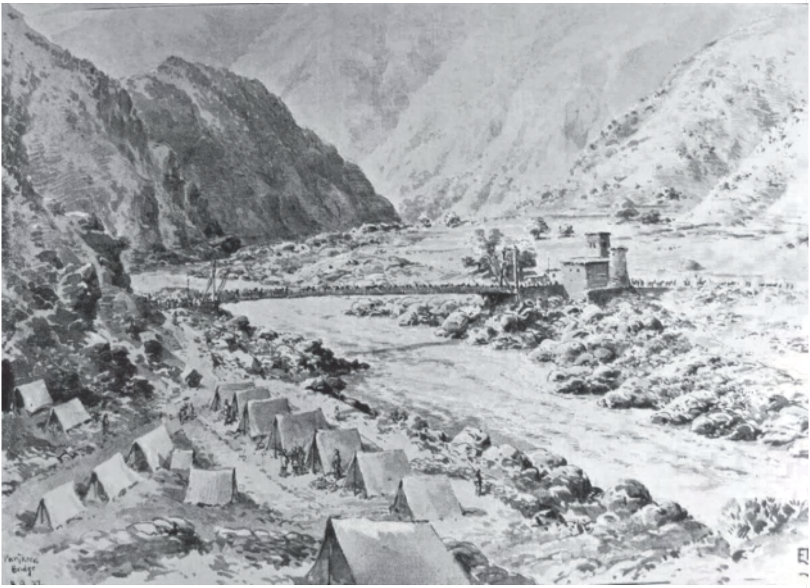

British Regiment Encampment Near River Swat.

کرنے کیلئے لکڑی تھانہ گاؤں کے لوگوں سے خریدی گئی اور کچھ لکڑی خار گاؤں سے یہ دونوں گاؤں پھر 4 اپریل کی لڑائی میں حصہ لینے کی سبب جرمانہ کئے گئے اور خار گاؤں کو تباہی کا سامنا کرنا پڑا پھر انگریز فوج چکدرہ سے گزر کر سدو نامی علاقے کے قریب پہنچی یہ 11 اپریل 1895ء کا ذکر ہے۔

یہاں سے عمرا خان کا قلعہ منڈا کم وبیش 13 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا یہاں انگریز فوج نے دریائے پنجکوڑہ پر ایک اور پل باندھنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں کا مرانی سر سے مجاہدین کے لشکر نے انگریزوں پر حملہ کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

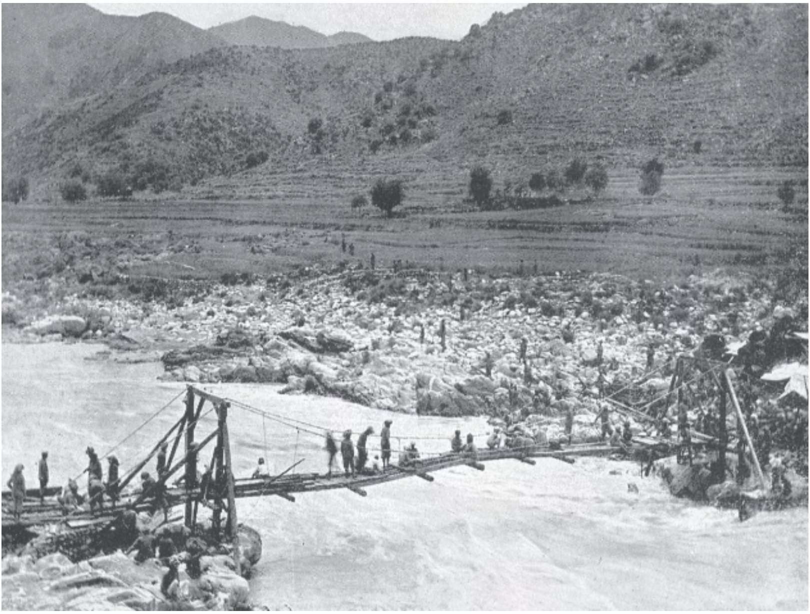

Suspension Bridge built over the Panjkora River by Major Aylmer VC

تھامس لکھتے ہیں۔

اس حملے میں ہمارا کافی نقصان ہوا۔لیکن لیفٹیننٹ لوک ہارٹ کی توپوں کی گولہ باری نے مجاہدین کو ہم پر فتح حاصل کرنے سے روکے رکھا، تھامس لکھتے ہیں کہ قبائلیوں کے لشکر میں چونکہ 1857ء کے باغی انگریز سپاہی بھی تھے اسلئے وہ ہر چال کو سمجھتے تھے اس لڑائی میں 500 سے زیادہ مجاہدین شہید ہوئے جبکہ برطانوی فوج کے کرنل کالبوت، کرنل بی ٹے، کرنل پیبل سمیت 30 سپاہی مارے گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

17 اپریل کو برطانوی فوج کے دونوں بریگیڈ مُنڈا کی طرف روانہ ہونے لگے گوسم کے مقام پر مجاہدین اور انگریز فوج کے درمیان خونریز لڑائی لڑی گئی یہ لڑائی مجاہدین کی عمرا خان کو بچانے کی آخری لڑائی تھی ۔ انگریز رپورٹوں کے مطابق ملاکنڈ معرکے میں 500 مجاہدین شہید ہوئے جبکہ کچھ 1200 تک یہ تعداد بتاتے ہیں جبکہ امان درہ پر 800 چکدرہ پر ڈھائی سو، سدو کے محاذ پر 500 اور گوسم کے محاذ پر 300 مجاہدین کے شہید ہونے کی رپورٹیں انگریزوں نے تحریر کی ہیں۔

خان عمرا خان کا جلاوطن ہونا

انگریزوں کے ہاتھوں ملاکنڈ کے محاذ پر شکست کا سن کر عُمرا خان دروش قلعے سے مُنڈا کی طرف روانہ ہوئے چونکہ اسکا بھائی محمد شاہ خان چکدرہ کے محاذ پر ناکام ہوا تھا۔ اب عمرا خان نے اپنے چچازاد بھائی عبدالمجید خان کو پیغام بھیجا کہ جلد سے جلد مُنڈا قلعہ پہنچے لیکن عبدالمجید خان نے خان عمرا خان کو دھوکے میں رکھا اور انگریزوں سے جندول کی اقتدار کی خاطر 3 ہزار روپیہ رشوت لیکر چترال میں جندولی لشکر کو ٹھرایا جسکی وجہ سے خان عمرا خان اپنوں کی غداری کی وجہ سے چکدرہ، سدو، گوسم کے محاذوں پر انگریزوں سے ٹکر نہ لے سکا۔ ملاکنڈ، امان درہ، اور دوسرے مقامات پر انگریزوں نے فتح حاصل کرنے کے بعد مُنڈا کی طرف پیش قدمی شروع کی یہاں آپکو یہ بتائیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ سرجارج ینگ ہسبنڈ نے جو دی ریلیف آف چترال (The Relief of Chitral) کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

اُس نے اس کتاب میں بہت غلط بیانی سے کام لیا ہے۔اس کتاب کے تناظر میں منشی عزیز الدین نے تاریخ چترال کے نام سے ایک کتاب لکھی جو 1897ء میں آگرہ پریس میں چھاپی گئی۔اس کتاب میں اُس نے ایک روزنامچہ لکھا ہے جس کے مطابق جب انگریز سامراج ملاکنڈ پر حملہ آور ہوئی تو اس وقت عمرا خان چترال کے محاذ پر لڑ رہا تھا۔

جب اُس کو ملاکنڈ پر انگریزوں کے یلغار کی خبر ملی اور وہ چترال سے جس وقت مُنڈا پہنچا تو اس وقت انگریز فوج گوسم نامی مقام پر خیمہ زن تھی۔اور عمرا خان کا بھائی محمد شاہ خان اکیلئے انگریز فوج سے نبرد آزما تھا۔

منشی عزیز الدین لکھتے ہیں۔

کہ خان عمرا خان فاتح اعظم ہے اور بہترین فوجی جرنیل ہے عمرا خان چونکہ ایک وسیع سلطنت جس میں ریاست سوات کے علاقے ملاکنڈ اُتمان خیل،باجوڑ،ریاست دیر، مہمند ایجنسی،آدھی ریاست چترال ،افغانستان کا علاقہ مشرقی کونڑ،کافرستان کے علاقے شامل تھے اس پر حکومت کر رہا تھا۔اور یہ سب علاقے خان عمرا خان نے 12 سال کے عرصے میں فتح کیئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسلئے اب انگریز سامراج نے ضروری سمجھا کہ خان عمرا خان کے خلاف فوجی کارائی کی جائے اسکے علاوہ 1893ء میں امیر افغانستان عبدالرحمٰن نے انگریزوں کے ساتھ ڈیورنڈ لائن کا معاہدہ کیا جسکی وجہ سے خان عمرا خان کی ریاست کا کچھ حصہ جس میں ساؤ، ناڑی، دالکام، اسمار، پیچ، کافرستان، شال، ششنگر، شوڑتن، ہندوراج، سوری ناوگئی، وادی کونڑ شامل ہیں۔ ڈیورنڈ لائن معاہدے کے مطابق امیر عبدالرحمٰن کی سلطنت میں شامل کیئے گئے۔

اس بات پر خان عمرا خان ناراض تھا کہ جو علاقے جنگ کے نتیجے میں ہم نے فتح کیئے۔ وہ کیوں انگریزوں نے امیر عبدالرحمٰن کو دیئے یہ علاقے ہمارے ہیں اور انگریز کون ہوتا ہے ہمارے علاقوں کو تقسیم کرنے والا۔ یہ ایک ایسی صورت حال تھی جسکی وجہ سے انگریز اور امیر عبدالرحمٰن دونوں خان عمرا خان کے خلاف متحد ہو گئے۔ یہی وجہ تھی کہ انگریز نے خان عمرا خان کے خلاف فوجی کاروائی کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر اپریل 1895ء میں برطانوی سامراج نے خان عمران خان کے خلاف کارروائی شروع کی۔

جو خان عمرا خان کی حکمرانی کا سورج غروب ہونے پر منتج ہوئی۔ جب عمرا خان چترال سے مُنڈا قلعہ پہنچا اور انگریز توپخانہ گوسم سے گولیاں برسا رہا تھا۔ تو عمرا خان نے دیکھا کہ اسکے توپ مُنڈا میں پڑے ہوئے ہیں اگر عمرا خان کو اپنا بھائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عبدالمجید خان اور صوبہ سرحد کا ایک بزرگ دھوکہ نہ دیتا تو یہ توپ اب مُنڈا کے بجائے ملاکنڈ کے محاذ پر ہوتے۔ عصر کا وقت تھا مُنڈا قلعہ کے باہر مسجد میں عمرا خان زگئی کا قاضی صاحب اور عبدالکریم جو عمرا خان کا خالہ زاد بھائی تھا موجود تھے۔

عمرا خان نے اس وقت دو باتیں کیں۔

ا۔ کاش کہ میں اور میرے 1600 سپاہی ملاکنڈ کے محاذ پر ہوتے تو انگریز سامراج کا 20 ہزار فوج کبھی بھی ملاکنڈ درہ پار نہ کرتے۔

۲۔ میں اس بات پر خفہ نہیں ہوں کہ میری خانزم ختم ہوئی۔ لوگوں سے ایمان گیا مجھے انگریزوں نے نہیں بلکہ اپنوں نے شکست دی

پھر شام کی نماز پڑھنے کے بعد خان عمرا خان اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور منڈا قلعہ کے اردگرد آخری چکر لگا کر سین زو، معیار، مسکینی کے راستے اسمار افغانستان چلا گیا۔ پھر انگریز جب منڈا قلعہ پہنچے تو وہ خالی پڑا تھا ایک توپ پڑی تھی جس پر فارسی زبان میں یہ الفاظ کندہ تھے۔

ترجمہ: (اس توپ کا منہ نگلنے کیلئے کھلا ہوا ہے اسکا نام کیا بتاؤ یہ تو اژدھا ہے یہ توپ نہایت وزنی ہے اور جہاں جاتی ہے فتح پاتی ہے اسکی نظیر نہ ہندوستان میں ہے۔ اور نہ کابل میں) انگریزوں نے اس توپ اور منڈا قلعہ کے مرکزی دروازے کو بڑی مشکل سے مردان میں انگریزوں کی مرکزی یادگار میں پہنچایا۔ یہ مرکزی یادگار اُن فوجیوں کی یاد میں تعمیر کی گئی جو کابل میں 1879ء میں مارے گئے تھے۔ (19)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

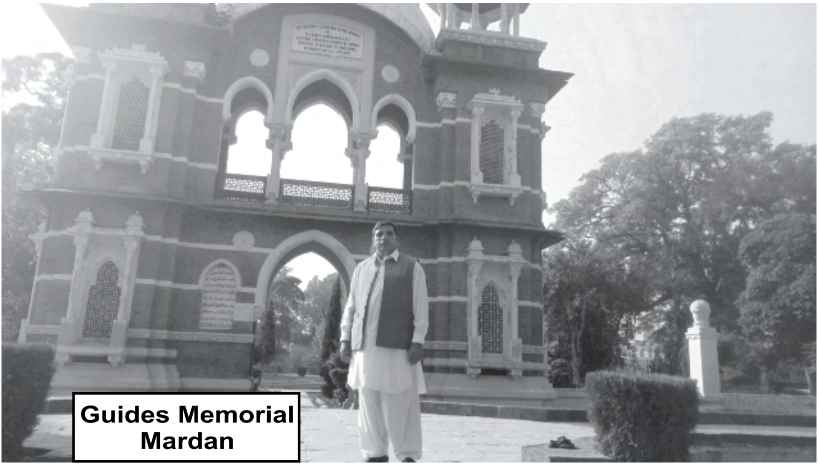

Guides Memorial
Mardan

اس یادگار کے قریب دریائے پنجکوڑہ کے کنارے قتل کیئے گئے کرنل فریڈ بی ٹی،ملندری کے جنگ میں مارے گئے کرنل ای چی سن،لنڈا کی سوات کے جنگ میں مارے گئے کرنل میکلین ،کابل کے جنگ میں مارے گئے کرنل ہیملٹن ، کیوگنری اور ڈاکٹر کیلی دفن ہیں۔شاید اِن فوجیوں کی روحوں کوخوش کرنے کیلئے عمراخان کی یہ توپ اس یادگار کے سامنے رکھی گئی ۔ کہ انکا بدلہ عمرا خان سے لیا گیا۔ منڈا قلعہ فتح کرنے کے بعد انگریزوں نے اخوانزادہ محمد شریف خان کوریاست دیر کا خان تسلیم کیا اورساتھ ہی یہ معاہدہ کیا گیا۔ چترال تک بحفاظت ڈاک پہنچانے کی ذمہ داری خان دیر کی ہوگی اور اسکے ساتھ ہی انگریز فوج نے چترال پہنچ کر شجاع الملک کو مہتر چترال مقرر کیا اور اس طرح برطانوی سامراج کو سوات،دیر،ملاکنڈ،باجوڑ پر حکمرانی کا موقع ملا،عمراخان کی جلاوطنی کے بعد جندول کی ریاست کواسطرح تقسیم کردیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۔ باڑوہ کو سید احمد خان کے حوالہ کیا گیا۔
۲۔ ستبر کو شیر افضل کے حوالہ کیا گیا۔
۳۔ شاہی کو محمد زمان خان کے بیٹوں کے حوالہ کیا گیا۔
۴۔ چاودہ کو میر حسن کے حوالہ کیا گیا۔
۵۔ دامتل کو زین اللہ خان کے حوالہ کیا گیا۔
۶۔ تُورکو میر افضل خان کے حوالہ کیا گیا۔
۷۔ مُونڈہ کو عبدالمجید خان کے حوالہ کیا گیا۔
۸۔ کس کوٹ کو عبدالغنی خان کے حوالہ کیا گیا۔
۹۔ مسکینی کو محمد شاہ خان کے خاندان کو حوالہ کیا گیا۔ (20)

اور ساتھ ہی میجر ایچ۔اے۔ڈین کو ملاکنڈ ایجنسی کا پہلا پولیٹکل ایجنٹ مقرر کیا گیا۔

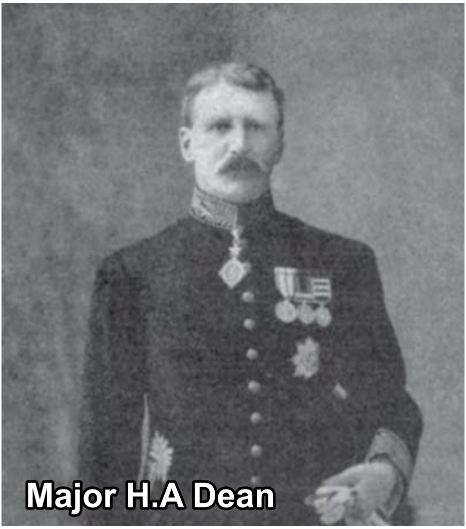
Major H.A Dean

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاکنڈ ایجنسی کا قیام

مئی 1895ء میں برطانوی سامراج نے خان عُمرا خان کی حکومت کا خاتمہ کر کے ملاکنڈ ایجنسی کا قیام عمل میں لایا۔ جس میں، دیر، سوات، بونیر، باجوڑ، چترال، ملاکنڈ تک کے علاقے شامل کئے گئے اور میجر ایچ اے ڈین کو ملاکنڈ ایجنسی کا پہلا پولیٹکل ایجنٹ مقرر کیا گیا جس کے ساتھ ہی 16 اگست 1895ء کو حکومت برطانیہ کے حکم سے پشاور سے چترال تک سڑک بنانے کی منظوری دے دی گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور برطانوی فوج نے ملاکنڈ کو ہیڈ کوارٹر بنا کر جگہ جگہ Picquets اور حفاظتی چوکیاں تعمیر کیئے۔

اور اسکے ساتھ ہی خان محمد شریف خان کو ریاست دیر واپس کر کے ان سے چترال سڑک کی حفاظت کی ذمہ داری کا معاہدہ کیا۔اور برطانوی سامراج سکون سے ملاکنڈ ایجنسی پر حکومت کرنے لگی،لیکن ملاکنڈ ایجنسی کے پشتون قبائل اب بھی سکون سے نہیں تھے انکے دل خون کے آنسو رو رہے تھے کیونکہ اُنکے بہت سے قریبی رشتہ دار، بھائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاکنڈ کی پہلی لڑائی میں شہید ہوگئے تھے۔

دوسری وجہ پشتون قبائلوں کے نفرت کی یہ تھی کہ وہ ملاکنڈ ایجنسی میں ڈیورنڈ لائن مشن کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھ رہے تھے۔اب چونکہ انگریز ملاکنڈ ایجنسی پر حکومت کررہا تھا اور آزادی سے ہر جگہ آتے جاتے تھے اور اُسکے ساتھ ساتھ انگریز سامراج نے خوانین کے ساتھ تعلقات قائم کیئے اور انکو مراعات دیں اور ان کے لئے وظائف مقرر کیئے ان سب سے انگریز کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ ملاکنڈ ایجنسی کے عوام ان خوانین کے سامنے بھی محتاج بن کر رِہ جائے۔

ان سب حالات و واقعات نے پشتون قبائل کی نفرت میں اور اضافہ کردیا دوسری طرف امیر افغانستان نے اُن دنوں علماء کی ایک کانفرنس بلائی جنہوں نے جہاد پر بہت زیادہ ترغیب دی اور جہادی پمفلٹ (ترغیب الجہاد کے نام سے جہادی پمفلٹ چھپوائے) چھاپے گئے یہ علماء واپس اپنے علاقوں میں جاکر انگریزوں کے خلاف جہاد کی ترغیب دینے لگے۔

ان عُلماء میں نجم الدین ہڈے ملا اور پلم بابا جو **1895**ء کی جنگ میں انگریزوں کے خلاف لڑے تھے سرفہرست ہیں جنہوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کیلئے لوگوں کو تیار کیا۔اب لوگ اس انتظار میں تھے کہ کہ کوئی ایسا مردِ مجاہد سامنے آئے جو اُن کی رہنمائی کریں۔بس یہی وقت تھا جب سرتور فقیر نے جہاد کا نعرہ لگایا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتورفقیر

سرتورفقیر کا اصل نام سعداللہ خان تھا اور تاریخ کے صفحات میں آپکو سرتورفقیر، فقیر بابا، مُلا مستان ، مست فقیر، بونیرے ملک اور (Mad Mullah) کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ آپکے والد کا نام حمیداللہ خان تھا، اورموضع ریگا بونیر سے تعلق رکھتے تھے آپ یوسفزئی قبیلے کے نوریزی ملیزی کے شاخ ابازی میں اخیل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کے والد حمیداللہ خان اپنے علاقے کے ایک نامور ملک تھے حمیداللہ خان کی دو بیویاں تھی۔ ایک بیوی سے حمیداللہ خان کے دو بیٹے زرداد پہلوان اور حباب خان پیدا ہوئے اور دوسری بیوی سے سعداللہ خان (سرتورفقیر) اور زیداللہ خان پیدا ہوئے۔ بحوالہ: (بدرالحکیم حکیم زئی) (21) سعداللہ خان سرتورفقیر کے خاندانی پس منظر کے بارے میں جاننے کے لئے اس کتاب کے محقق امجد علی نے سرتورفقیر کے نواسوں محمد قیوم اور لیاقت علی سے ملاقات کی جنہوں نے بتایا۔

نوٹ: سرتورفقیر 1837ء میں پیدا ہوئے۔ بحوالہ: بدرالحکیم حکیم زئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

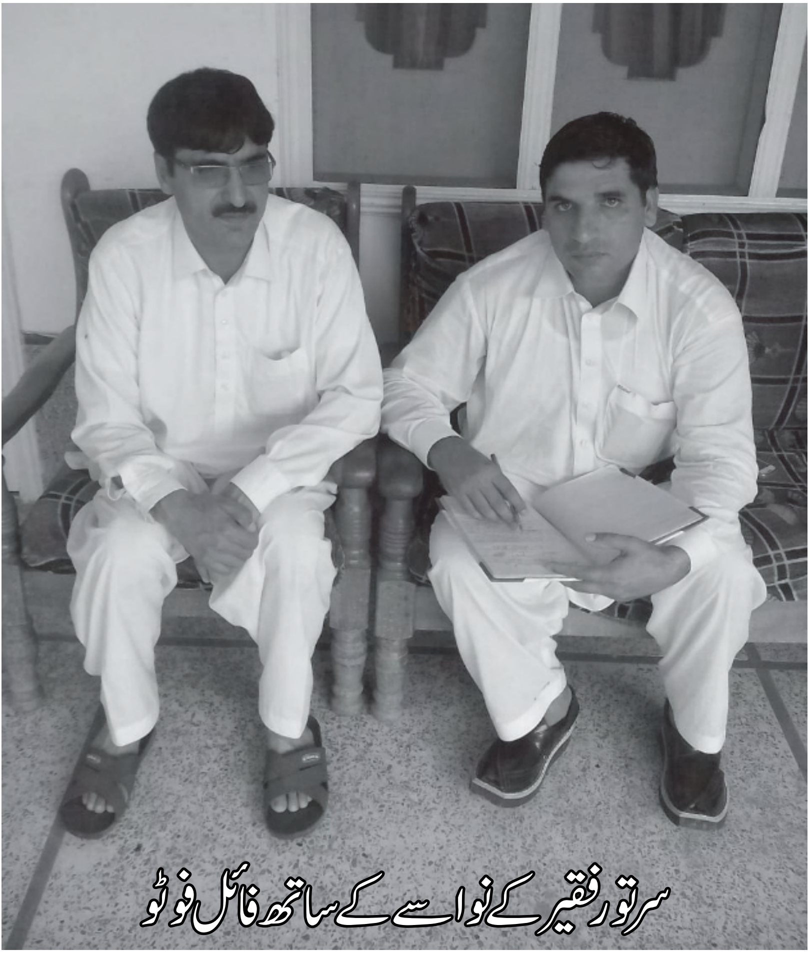

کہ سرتور فقیر کی پہلی بیوی کا تعلق اپنے آبائی گاؤں ریگا بونیر سے تھا ریگا میں آپ کا ایک بیٹا رحیم اللہ پیدا ہوا۔ رحیم اللہ کے پھر چار بیٹے امیر عبداللہ خان، مجیب اللہ خان، سفیرا اللہ خان اور رحمت اللہ خان پیدا ہوئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتور فقیر کی دوسری بیوی کا تعلق کا نڑہ غور بند شانگلہ سے تھا جس سے سرتور فقیر کا ایک بیٹا پیدا ہوا۔جس کا نام امیر فقیر تھا۔

جبکہ سرتور فقیر کی تیسری بیوی کا تعلق فتح پور سوات سے تھا جسکا ایک بیٹا عمرا خان اور دو بٹیاں تھی۔عمرا خان کے 3 بیٹے ہمایون خان،لیاقت علی اور محمد قیوم خان آج کل سوات فتح پور میں رہائش پزیر ہیں۔جبکہ سرتور فقیر کے سگے بھائی زیداللہ خان کے دو بیٹے سالار خان اور عبیداللہ خان پیدا ہوئے۔

بدرالحکیم حکیم زی لکھتے ہیں۔

کہ سرتور فقیر 26 سال کی عمر میں معرکہ امبیلا 1863ء میں اپنے بھائی زرداد پہلوان اور دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔جس میں آپ کا بھائی شہید ہوا تھا 1869ء میں سرتور فقیر کے خاندان میں رنجشیں پیدا ہوئیں اور ایک جھگڑے میں سرتور فقیر کا بھتیجا قتل ہوا۔علاقے کے رسم و رواج کے مطابق سرتور فقیر کو علاقہ بونیر سے 15 سال کیلئے جلاوطن ہونا پڑا،سرتور فقیر سب سے پہلے کابل چلے گئے اور پھر مزار شریف میں آپ نے علماء سے کچھ دینی تعلیم حاصل کی اور اسکے ساتھ ہی افغانستان کی سیاسی حالات کے بارے میں معلومات جمع کرنے لگے۔

افغانستان سے آپ ترکمانستان چلے گئے اسکے ساتھ ساتھ سرتور فقیر نے مزید دینی علوم حاصل کرنے کیلئے ہندوستان کا بھی سفر کیا۔واپس آپ اجمیر شریف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آ گئے اور یہاں 3,4 سال گزارے آپ کا ذہن مکمل تبدیل ہو چکا تھا آپ اس سوچ میں تھے کہ پشتون، برطانوی سامراج کے غلامی میں قید ہیں، آپ چاہتے تھے کہ برطانوی سامراج سے ٹکر لے اور اپنے علاقوں سے اِن کو نکال کر باہر کریں۔

1889ء میں سرتورفقیر 15 سال کے بجائے 20 سال بعد برطانوی سامراج کے خلاف جہاد کی تیاری کرنے کیلئے اپنے علاقہ بونیر واپس آ گئے۔

بونیر پہنچ کر آپ نے علاقے کے لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے کیلئے منصوبہ بندی شروع کی آپ جانتے تھے کہ بونیر کے لوگ اتنی جلدی جہاد کیلئے تیار نہیں ہونگے کیونکہ ان کی چار وجوہات تھی۔

۱۔ بونیر کے علاقے امبیلہ میں پشتون قبائل نے 1863ء میں عظیم معرکہ لڑا تھا اور اس لڑائی میں بہت جانی اور مالی نقصان اٹھایا تھا اور اُنہوں نے اپنی کمزوری اور دشمن کی طاقت دیکھ لی تھی اسلیئے نفسیاتی طور پر وہ دوسری جنگ کیلئے تیار نہ تھے۔

۲۔ اکیلے بونیر کے علاقے سے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اکھٹی کرنا مشکل تھی جو انگریز فوج کے ساتھ جنگ لڑ سکے جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس تھے

۳۔ بونیر کا جغرافیہ ایسا ہے۔ کہ اسکے چاروں اطراف میں واقع مردان، ہزارہ کے علاقے انگریزوں کے قبضے میں تھے اور ان علاقوں سے انگریز آسانی سے حملہ کر سکتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۴۔ سرتور فقیر اپنے ارد گرد کے علاقوں اور خاص طور پر افغانستان کی جنگی اور سیاسی حالات پر اپنے آپ کو باخبر رکھنا چاہتے تھے۔اور انکو مناسب وقت کا انتظار تھا اسلئے اپنی حکمت عملی تیار کرنے کیلئے آپ نے 3,2 سال بونیر میں گزارے اور حالات پر گہری نظر رکھنے لگے۔ (22)

اس وقت انگریز سامراج اپنی فارورڈ پالیسی کے تحت چترال پر قبضہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا اسکی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اس طرف سے روس کے حملے سے ہندوستان کو محفوظ رکھ سکے برطانوی سامراج کشمیر کے مہاراجہ کی مدد سے گلگت ایجنسی کا قیام عمل میں لائے اور اسکے ساتھ ہی چالٹ اور ہنزہ میں بھی فوجی قلعے تعمیر کیئے۔

اسی دوران سرتور فقیر نے بونیر میں مجاہدین تیار کرنے کیلئے دوسرے علاقوں شانگلہ،سوات کے دورے بھی کیئے۔شانگلہ میں اپنی قیام کے دوران آپ نے وہاں شادی بھی کی جہاں آپکا ایک بیٹا امیر فقیر اور بیٹی باچا زرینہ پیدا ہوئی بونیر اور شانگلہ میں جہاد کی ترغیب دینے کے بعد خیال کیا جاتا ہے۔کہ 1894ء میں آپ سوات فتح پور چلے گئے فتح پور سوات میں جنگی خیل قبیلے کے محمد سید خان عیسیٰ خیل نے آپ کے ساتھ جہاد میں حصہ لینے کا وعدہ کیا۔

سرتور فقیر کے خان عمرا خان کے ساتھ اچھے تعلقات تھے اس وجہ سے سرتور فقیر نے خان عُمرا خان سے متاثر ہو کر اپنے ایک بیٹے کا نام بھی عمرا خان رکھا چونکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُس وقت سوات بونیر کے حالات سازگار نہیں تھے اسلئے سرتورفقیر پہلے مرحلے میں عمرا خان کی مدد نہ کر سکے۔

پھر جب انگریزوں نے خان عمرا خان کو جندول سے بے دخل کیا اور عمرا خان کو افغانستان میں امیر عبدالرحمٰن نے پناہ دی (خان عمرا خان نے پھر 11 ستمبر 1904 کو افغانستان کے علاقے ضلع چاردہ میں وفات پائی۔)

تو اسکے بعد سرتورفقیر نے پورے زوروشور سے جہاد کی تیاری شروع کی اس سلسلے میں آپ نے دیر، سوات، شانگلہ، باجوڑ، ملاکنڈ کے دورے شروع کیئے آپ نے ہر جگہ خوانین علماء اور عام لوگوں سے ملاقاتیں کر کے انہیں انگریز سامراج کے خلاف جہاد کیلیئے تیار کیا۔ اُس وقت سرتورفقیر کے سامنے تین بڑے مقاصد تھے۔

ا۔ سب سے پہلے ان محبِّ وطن خوانین اور قومی لیڈروں کی تلاش جنکو اپنے وطن سے حقیقی محبت تھی اور اُنکی مدد سے برطانوی سامراج کا خاتمہ کیا جائے۔

۲۔ علماء کو اس بات پر آگاہ کرنا کہ اب چونکہ انگریز سامراج نے اُنکے علاقے میں عیسائیت کی پرچار شروع کی ہے اسلئے اسلامی نقطہ نظر سے جہاد اُن پر واجب ہے۔

۳۔ اور عام لوگوں میں جہاد کا جزبہ اُبھارنا کہ وہ اُٹھ کھڑے ہوں اور جہاد میں اُنکا ساتھ دیں۔ سرتورفقیر نے فتح پور سوات کو اپنا جہادی مرکز بنایا کیونکہ

ا۔ انگریز سامراج ملاکنڈ چکدرہ میں خیمہ زن تھی اور فتح پور سوات تک انگریز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوج کی اتنی جلدی رسائی ممکن نہ تھی۔

۲۔ فتح پور سوات بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اسلئے یہ پہاڑ حفاظتی حصار کے طور پر فائدہ مند ہے۔

۳۔ سوات مینگورہ سے آگے آباد یوسفزئی اقوام نے چونکہ پہلے انگریزوں سے لڑائی نہیں لڑی تھی اسلئے وہ نفسیاتی طور پر انگریز سے نہیں ڈر رہے تھے اور وہ کھُلے دل سے سرتورفقیر کا ساتھ دینے کیلئے تیار تھے۔

۴۔ فتح پور جو دریا کے مغرب کی جانب واقع ہے اور نواب دیر کے دسترس سے باہر ہے اور آزاد قبائلی علاقہ ہے اسلئے انگریز نواب دیر کے ذریعے بھی یہاں جہادی سرگرمیاں ختم نہیں کر سکتا تھا۔

سرتورفقیر کا انگریز کے خلاف جہاد کرنا اور عام لوگوں کی آپکے ساتھ دلی ہمدردی کے پیچھے مندرجہ ذیل محرکات تھیں۔

۱۔ افغانستان کے امیر اگر بذاتِ خود انگریزوں کے خلاف کچھ مجبوریوں کی وجہ سے پختونخوا اور قبائلی علاقوں میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتے تھے لیکن پس پردہ وہ لوگوں کو انگریزوں کے خلاف جہاد کیلئے ابھارتے اور اُنکی مالی مدد کرتے اسی بناء پر امیر عبدالرحمٰن نے قبائلی عوام جس میں علماء بھی شامل تھے کا جرگہ بلایا اور اُنکو جہاد کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا یہ مشران اور مذہی علماء پھر اپنے علاقوں میں جا کر جہاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی ترغیب دینے لگے اس سلسلے میں امیر عبدالرحمٰن نے ایک کتابچہ بھی شائع کیا جس میں لکھا تھا کہ جو لوگ انگریزوں کے خلاف جہاد میں شریک نہ ہوئے تو ان پر خدا کا عذاب نازل ہوگا۔ اور اُنکا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اس کتابچہ کا لوگوں پر بڑا اثر پڑا اور ملاکنڈ سے وزیرستان تک ہر جگہ مذہبی جوش وخروش دیکھا گیا۔

کہاں جاتا ہے امیر عبدالرحمٰن کے اس جرگے میں نجم الدین ہڈے ملا اور پلم بابا کے علاوہ سرتور فقیر نے بھی شرکت کی تھی۔ اسلئے ملاکنڈ میں انگریزوں کے خلاف جہاد کیلئے پشتون قبائلی اور سرتور فقیر کو تیار کرنے میں افغانستان کا کردار بھی تھا۔ (23)

۲۔ 1863ء کے معرکہ امبیلا میں سرتور فقیر کا بھائی زرداد پہلوان بھی شہید ہوا تھا اس وجہ سے سرتور فقیر کو انگریزوں سے سخت نفرت تھی۔

۳۔ برطانوی سامراج نے دسمبر 1849ء میں پلئی، زورمنڈی اور شیر خانہ میں، مئی 1853ء میں 3 ہزار لشکر کے ساتھ درگئی سخا کوٹ میں، 1863ء میں امبیلہ بونیر میں اور 1895ء میں جندول کے خان عمرا خان کے خلاف جنگ میں بہت سے پشتونوں کا قتل عام کیا اور یہ سب سرتور فقیر کو یاد تھا۔

۴۔ 12 نومبر 1893ء میں افغانستان کے امیر عبدالرحمٰن نے انگریز سیکرٹری خارجہ ہنری مورٹیمر ڈیورنڈ کے ساتھ سرحدی معاہدہ کیا جسکی وجہ سے قبائلی علاقے کے دوٹکڑے ہوگئے اور جب پھر سرحدی حدود معلوم کرنے کیلئے ڈیورنڈ مشن ملاکنڈ آتا تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس سے پشتونوں میں غم و غصے کی لہر دوڑتی اور ڈیورنڈ لائن معاہدہ کی وجہ سے پشتون قبائل میں جہاد کا جزبہ پھر بیدار ہونے لگا۔

نومبر 1894 سے اگست 1897ء تک پورے شمال مغربی سرحدی علاقے میں اور آزاد قبائل میں آزادی کی تحریکیں سر اُٹھانے لگی۔اس لئے سرتور فقیر کی جہاد شروع کرنے میں ڈیورنڈ معاہدہ بھی اہم محرک تھا۔

۵۔ سرتور فقیر کی تیز طراری اور پر جوش مزاج بھی اس جنگ میں اہم محرک تھی۔

۶۔ سرتور فقیر کا نجم الدین ہڈے ملا اور پلم بابا کی مجلسوں میں بیٹھنا اور جہاد کی ترغیب لینا بھی ملاکنڈ کی جنگ میں اہم محرک ثابت ہوا۔

۷۔ سرتور فقیر کی پر جوش تقاریر نے بھی لوگوں میں جزبہ جہاد کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

۸۔ قبائلی علاقوں میں ہند کے مجاہدین کی موجودگی نے بھی غیر مسلموں کے خلاف آواز اُٹھانے میں اہم کردار آدا کیا۔

۹۔ جندول کے خان عمرا خان کے ساتھ سرتور فقیر کا تعلق اور اُسکی جہادی سرگرمیوں نے بھی اہم محرک کا کردار آدا کیا۔

۱۰۔ سرتور فقیر، نجم الدین ہڈے ملا اور پالم بابا نے لوگوں میں جہاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے ایک اہم قدم اُٹھایا اور لوگ جزبہ شہادت سے سرشار ہوکر ملاکنڈ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنگ کیلئے تیار ہونے لگے۔

۱۱۔ ہند میں موجود انگریزی سامراج نے مسلمانوں میں جہاد کا جزبہ اور بیدار کیا جسکا اثر قبائلی اور دوسرے پشتونوں کے علاقوں پر بھی ہوا۔اسلئے سرتورفقیر نے ملاکنڈ اور چکدرہ کے محاذ پر بالترتیب 12000 اور 8000 قبائلی لشکر کے ساتھ حملوں کو ترتیب دینے کا پروگرام بنایا۔

۱۲۔ سرتورفقیر کو اُمید تھی کہ وہ ملاکنڈ کی جنگ جیتیں گے۔کیونکہ انگریز مختلف محاذوں پر دوسری بیرونی قوتوں سے برسرپیکار تھی اور اُنکی قوت کمزور ہورہی تھی۔

جنگ کی تیاری

سرتورفقیر پشتونوں کی نفسیات سے باخبر تھا اور وہ یہ جانتا تھا کہ پشتون قبائلی اپنی کم علمی، غربی، اور مجبوری کی وجہ سے وہم پرستی کا شکار ہے اور ہر مذہبی بات کو قرآن کی روشنی میں سمجھتے تھے اسلئے سرتورفقیر نے پشتون قبائل میں جلد ہی اپنی کرامات کے سبب ایک بزرگ ولی کی حیثیت حاصل کرلی آپ فتح پور سوات کی مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے لگے اور جلد ہی آپ کا شُہرہ سوات، شانگلہ، بونیر تک جا پہنچا۔

عبدالحلیم اثر لکھتے ہے۔

سرتورفقیر بہت بہادر جنگجو اور جہاد کی عشق میں مست تھے اور مُلا مستان کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نام سے مشہور تھے اخوند آف سوات کے بعد سوات، بونیر میں سرتور فقیر نے بڑی شہرت پائی سرتور فقیر صبح سے شام تک فتح پور کی مسجد میں بیٹھے رہتے اور لوگ آپ سے دُعا لینے آتے اور اپنی طرف سے آپکو شکرانے دیتے اس زمانے میں لوگ پیر میاں مُلا کو زمین بھی شکرانے کے طور پر دیتے تھے لیکن سرتور فقیر کا مقصد اپنی جاگیر بڑھانی نہیں تھی بلکہ آپ کا بنیادی مقصد پشتونوں کی زمین سے برطانوی سامراج کو بھگانا تھا اسلئے آپ نے شُکرانے کے طور پر زمین لینے سے انکار کیا آپ شکرانے کے طور پر پیسے، مرغی، بکری، جوار، گندم، چاول، لیکر سہ پہر کے وقت ان اشیاء کو دوکانداروں پر فروخت کرتے اور اسکے بدلے میٹھی کھانے کی چیزیں خریدتے اسکے بعد فتح پور کی میدان میں نوجوانوں کو اکھٹا کرتے اور انکے درمیان کبڈی اور دوسری قسم کی جسمانی کھیل کے مقابلے کراتے آپ کا بنیادی مقصد اِن نوجوانوں کو جنگی چالوں سے باخبر رکھنا تھا۔اور مقابلے کے خاتمے پر سرتور فقیر خوراک کی وہ اشیاء کھلاڑیوں میں تقسیم کرتے عام لوگ سرتور فقیر کے یہ کھیل مستی سمجھتے اور آپ کو ملامستان پکارتے۔ (24)

1897ء کی نئے سال کی آمد کے ساتھ پشتونخواہ میں برطانوی سامراج کے خلاف نفرت روز بروز بڑھتی گئی اور پشتون قبائل یہ صلاح کرنے لگے کہ ایک ہی وقت پر برطانوی سامراج پر حملے کرنے چاہیئے امیر افغانستان عبدالرحمٰن نے مجاہدین کے ساتھ رابطے شروع کیئے ایک جرگہ بلایا گیا جس میں فیصلہ ہوا سارے پشتونخواہ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر جگہ مناسب تیاری کے بعد برطانوی سامراج پر حملہ کریں گے۔لیکن سرتورفقیر نے انتظار کرنا مناسب نہ سمجھا اور جنگ کا ارادہ کیا۔ **1897**ء کے جولائی کے مہینے کے اوائل میں سرتورفقیر اپنے ایک مختصر لشکر کے ساتھ فتح پور سے لنڈا کی گاؤں کی طرف روانہ ہوا۔راستے میں جگہ جگہ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے لگے اسکے ساتھ ہی دیر، باجوڑ میں ہڈے مُلا اور پلم بابا، بونیر میں سید عبدالجبار شاہ،سوات میں سید احمد بامی خیل ،جمروز خان اور محمد سعید خان نے اپنے لشکروں کو اکھٹا کرنا شروع کیا۔

18 جولائی **1897**ءکوسرتوررفقیر اپنے مختصر لشکر کے ساتھ لنڈا کی پہنچ گیا اور یہاں پڑاؤ ڈالا روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ آپکے پاس آتے اور سرتور فقیر پرجُوش تقاریر سے اُن میں جہاد کا جذبہ پیدا کرتے۔

میک میھن لکھتے ہیں۔

کہ **18** جولائی سے ملاکنڈ کو یہ خبریں آنے لگی کہ ایک اجنبی فقیر نے لنڈا کی میں پڑاوڈالا ہے لنڈا کی میں سرتورفقیر کے قیام کے بارے میں ایک شاعر پشتو چاربیتہ میں یورقم طراز ہے۔

ے پہ لنڈا کی ورتہ دیرہ سرتور فقیر دے
ڈین فرنگے دخان پہ ویر دے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتور فقیر لوگوں کو جہاد کی ترغیب دے رہا ہے وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ اُسکے پاس بیرونی دنیا سے فوج آئی ہے جو جہاد میں اُسکی مدد کرے گی یہ فوج لوگوں کو نظر نہیں آتی اسکے علاوہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے آپ کو غائب بھی کرسکتا ہے اور وہ چاول کے کچھ دانوں پر بہت سے لوگوں کو سیر بھی کرسکتا ہے۔ وہ کافروں کے خلاف جہاد کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ دشمن کی گولی انکوں چھو نہیں پائے گی وہ کہتا ہے کہ مجھے کسی نے بھیجا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میرے ساتھ چار اور لوگ مدد کیلئے بیرونی دنیا سے آرہے ہیں۔

تحقیق کے بعد یہ پتہ چلا کہ یہ فقیر جسکا پورا نام سعداللہ خان ہے اور بونیر کا رہنے والا ہے۔فقیر لوگوں سے کہتا ہے کہ میں ریت پر دم پھونک کر دشمن کی توپوں کی طرف پھینکوں گا اور پھر دشمن کی توپیں گولیاں نہیں برسا سکے گی۔ میرا ایک ساتھی بھی دریا میں نہیں ڈوب سکے گا فقیر کہتا ہے کہ اُسکے ساتھ دہلی کا بادشاہ بھی اس جہاد میں شریک ہے فقیر بار بار یہ کہتا ہے کہ ملاکنڈ میں انگریزوں کے خلاف میری پہلی جہاد کی شروعات ہے ملاکنڈ میں سے برطانوی سامراج کو نکالنے کے بعد میں مردان اور پشاور کی طرف پیش قدمی کروں گا۔اور وہاں سے بھی برطانوی سامراج کو باہر نکال پھینکوں گا ان باتوں نے قبائل میں جہاد کا جزبہ پیدا کیا۔

اور وہ ملاکنڈ میں برطانوی سامراج کے خلاف جنگ کی تیاری کرنے لگے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری طرف برطانوی سامراج کے اعلیٰ افسروں نے تھانہ کے خوانین اور سوات کے میاں گلان کو پیغامات بھیجے کہ سرتور فقیر کے خلاف کاروائی کریں۔

تھانہ کے خوانین نے 25 جولائی 1897ء کو ملاکنڈ ایجنسی کے پولیٹکل ایجنٹ مسٹر (H.A Dean) کو پیغام دیا کہ سرتور فقیر کی طرف اتنی توجہ نہ دیں اس طرح سوات کے میاں گُلان نے بھی متکبرانہ انداز میں مسٹر ڈین کو کہا کہ ہم سرتور فقیر کے پیچھے اپنے نوکر بھیجیں گے اور لنڈا کی سے اسے باہر نکالیں گے آپ اسکی پرواہ نہ کریں۔ (25)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنگ ملاکنڈ 1897ء

26 جولائی کا دن:۔ یہ **26** جولائی **1897**ء کا گرم ترین دن تھا ملاکنڈ چھاؤنی سے نوجوان افیسر اور اُنکے ماتحت افسران خار گاؤں کی طرف پولوگراؤنڈ میں کھیلنے کیلئے روانہ ہوئے۔اس دوران چکدرہ قلعے سے لیفٹیننٹ راٹرے بھی خار گاؤں پہنچ کر اُنکے ساتھ شامل ہوا۔پولوں کا کھیل بہت اچھا ہورہا تھا خار گاؤں کے لوگ بھی معمول کے مطابق کھیل دیکھ کر لطف اندوز ہورہے تھے۔جو لوگ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں کھیل دیکھ رہے تھے کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہی لوگ کھیلنے والوں کو دھوکہ دے رہے تھے۔

ملاکنڈ خار کا تاریخی پولوگراؤنڈ

جب کھیل ختم ہوا اور افسران اور سپاہی اپنی کیمپ کی طرف روانہ ہونے لگے تو اُس وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا جو مقامی لوگ پولوں کا کھیل دیکھ رہے تھے ان میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کچھ لوگ ان افسروں کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ جلدی سے بھاگ جاؤں یہاں اب جنگ ہونے والی ہے انگریز افسر جلدی سے گھوڑوں پر سوار ہو کر ملاکنڈ کیمپ کی طرف روانہ ہونے لگے تو چکدرہ قلعہ سے لیفٹیننٹ منچن نے پیغام بھیجا کہ پشتون قبائلی 600 سے لیکر 700 تک کی تعداد میں آلہ ڈنڈ سے گزر کر ملاکنڈ کی طرف رواں دواں ہے اسی دوران ملاکنڈ کے پولیٹکل ایجنٹ میجر ایچ۔اے۔ڈین نے ملاکنڈ چھاؤنی کے کمانڈنٹ کرنل مائیکل جان کو رپورٹ بھیجی کہ حالات بہت خراب ہیں۔

(Colonl William Meiklejohn)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیونکہ سرتور فقیر کے پاس کافی لشکر جمع ہو چکا ہے اور وہ شاید حملے کیلئے تیار ہیں اسلئے کرنل مائیکل جان فوراً امان درہ کی طرف کمک بھیجے اسی دوران مردان چھاؤنی کو بھی ٹیلی گرام بھیجی گئی جس میں درخواست کی گئی کہ جلدی اور کمک بھیجا جائے لیفٹیننٹ پی ایلیٹ لوک ہارٹ جو ایک سنئیر افسر تھا اسکی کمان میں مردان سے کمک روانہ کردی گئی۔

26 جولائی کو رات 9 بجے انگریز سپاہی ابھی کھانے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ پشتون قبائل کے حملے کی خبر آ پہنچی۔ انگریزوں نے سراسیمگی کے حالت میں سکھوں کو آگے جھونکا جو اکثر قتل ہوگئے۔ پشتون لشکر نے کوارٹر گارڈ پر قبضہ کرنے کے بعد تمام اسلحہ اور بارود لوٹ لیا۔ اور صبح تک یہ کاروائی جاری رہی۔ اس حملے میں اُنیس غازی شہید ہوئے اور انگریزوں سے ایک کرنل، ایک میجر، ایک لیفٹیننٹ اور پانچ سپاہی مارے گئے اور ایک ہزار تک سپاہی زخمی ہوئے۔

اسی رات سعداللہ خان (سرتور فقیر) کی ہدایت پر پشتون قبائلی لشکر نے چکدرہ پر بھی حملہ کردیا وہاں بھی سخت مقابلہ ہوا۔ اُس وقت میجر ٹیلر کی کمان میں انگریز سپاہیوں کا ایک دستہ ملاکنڈ قلعہ کے قریب بدھسٹ سٹرک کی حفاظت کیلئے بھیج دیا گیا۔ اور کچھ جوان لیفٹیننٹ بارف کی کمان میں دوسری جانب بھیجے گئے۔ اسی دوران اُن پر پشتون قبائلی لشکر نے حملہ کردیا جس میں میجر ٹیلر سخت زخمی ہوئے جو بعد میں زخموں کی تاب نہ لاسکے اور مر گئے۔(26)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

THE LATE MAJOR W. W. TAYLOR
Died of wounds received at Malakand
Photo by Baker, Gloucester

Major William Willoughby Taylor, who died from the effects of wounds received during the attack on the Malakand Camp, Chitral, was thirty-nine years old, and was the eldest son of Major J. d'Esterre Taylor, late of the Royal Marines. He became Lieutenant in 1876, Captain in 1887, and Major in 1890, and at the time of his death was Wing Commander of the 45th Bengal Infantry (Rattray's Sikhs). He was a very capable officer, and had seen considerable active service.

نوٹ: میجر ٹیلر کی یاد میں پھر 1899ء میں ملاکنڈ میں مشرق کی جانب (Castle Rock Fort) تعمیر کی گئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Castle Rock Fort Malakand

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہاں آپ کو یہ بتائیں کہ ملاکنڈ پر حملہ پشتون قبائلی لشکر نے پیران نامی گاؤں کے پہاڑی میں واقع بدھسٹ سڑک سے کیا جسکی تصاویر آپ دیکھ سکتے ہیں۔

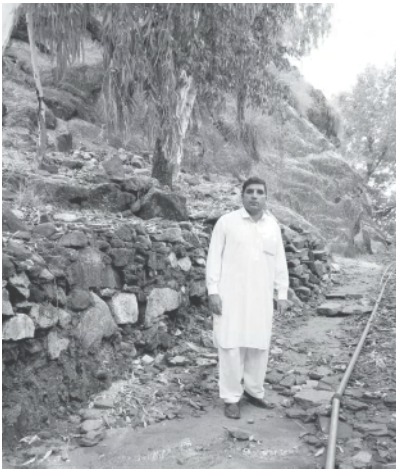

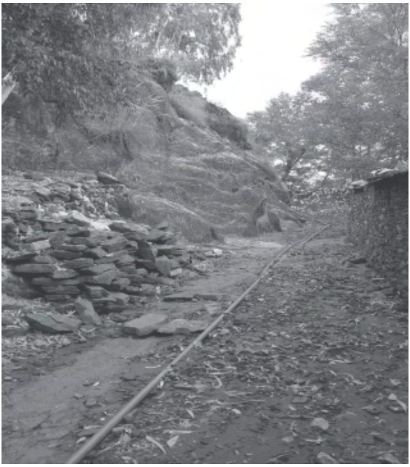

Buddhist Road Malakand

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُس وقت لیفٹینینٹ میکرے اُنکے پیچھے وہاں پہنچا تا کہ اپنے ساتھیوں کی جانیں بچا سکے سخت لڑائی لڑی گئی جس میں پشتون قبائلی بھی شہید ہو گئے۔

اُسکے بعد انگریز بڑی مشکل سے اپنی جانیں بچا کر ملاکنڈ قلعہ کی طرف بھاگے یہاں آپ کو بتائے لیفٹینینٹ میکرے اس وقت **45th** سکھ رجمنٹ کی کمان کر رہا تھا بدھسٹ روڈ کی ایک فوٹو سکیچ جس میں پشتون انگریز سپاہیوں پر پہاڑی سے پتھر پھینک رہے ہیں۔

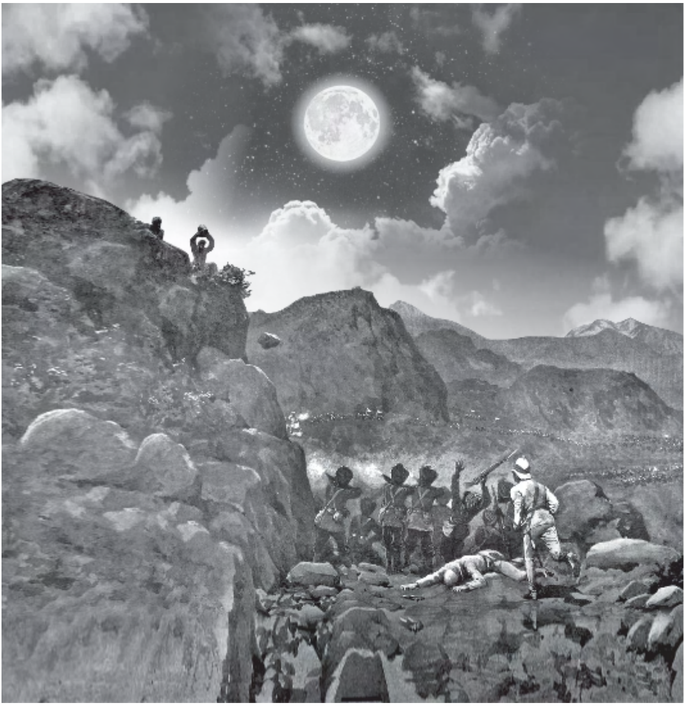

45th Sikhs holding the Picquet on the Budhist Road.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Lieutinant Colonel Mcrae

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انڈین برٹش 24th پنجاب رجمنٹ کا رسالہ لیفٹیننٹ کلیمو (Lieutinant Climo) کی سرکردگی میں پھر ملاکنڈ کیمپ سے نکل کر فٹ بال گراونڈ سے گُزرا اور ملاکنڈ بازار میں پشتون قبائلی مجاہدین سے لڑنے لگا۔

Lieutinant Climo

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چونکہ پشتون قبائلی بڑی بہادری سے لڑے۔اس لئے لیفٹیننٹ کلیمو اور اُسکی کمپنی واپس ملاکنڈ فورٹ کی طرف بھاگ گئی اسی دوران قبائلی آگے بڑھ کر کمیشنریٹ (Hut) پر حملہ آور ہوگئی۔ جہاں پر قبائلی مجاہدین نے بریگیڈ ئیر کمشنریٹ آفیسر لیفٹیننٹ مینلے کو قتل کر دیا۔

اور پھر قبائلی مجاہدین نے کوارٹر گارڈ پر قبضہ کر کے گولہ بارود اپنے قبضے میں لے لیا دوسری طرف بریگیڈ یئر جرنل مائیکل جان نے اپنے ساتھ 24th پنجاب رجمنٹ اور 45th سکھ رجمنٹ کی سپاہیوں کے دستے کپٹن ہالینڈ اور لیفٹیننٹ کلیمو کے ساتھ روانہ کیئے تا کہ پشتون قبائلی مجاہدین سے کوارٹر گارڈ آزاد کرائے لیکن پشتون قبائلی مجاہدین نے انگریز دستوں کو شکست سے دو چار کر دیا کپٹن ہالینڈ بھی سخت زخمی ہوئے اور جرنل مائیکل جان خود بھی گردن پر زخمی ہو گئے۔

اِسی دوران لیفٹیننٹ کلمیو 24th پنجاب انفنٹر ی کے ایک سپاہی کے ساتھ کوارٹر گارڈ پر حملہ اور ہو گئے اور خونریز لڑائی کے بعد پشتون قبائلی مجاہدین سے کوارٹر گارڈ آزاد کرایا۔لیکن پشتون قبائلی مجاہدین کوارٹر گارڈ سے اسلحہ و بارود اپنے ساتھ لے گئے رات ساڑھے ایک بجے کرنل لیمب نے لیفٹیننٹ رالن (Rawlin) کو کرنل مائیکل جان کے پاس بھیجا کہ جلد سے جلد کوارٹر گارڈ کی حفاظت کیلئے ملاکنڈ چھاؤنی سے اور سپاہی بھیجے۔راستے میں لیفٹیننٹ رالن پر ایک پشتون غازی نے حملہ کیا لیکن رالن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صرف گردن پر تلوار کی وار سے زخمی ہوا اور جوابی فائرنگ میں پشتون غازی شہید ہوگیا۔ رالن زخمی حالت میں ملاکنڈ چھاونی پہنچا اور کمک بھیجنے کا پیغام مائیکل جان کو پہنچایا۔ اُدھر کوارٹر گارڈ کی حفاظت پر مامور سپاہی ڈر رہے تھے کہ پشتون قبائلی صبح سویرے پھر ان پر حملہ نہ کریں۔ لیکن اُنکا اندازہ غلط نکلا پشتون قبائلی ساڑے تین بجے صبح کے وقت محاذ سے واپس ہوگئے تاکہ اپنے شہید مجاہدین کی کفن دفن کرسکے۔

ووسنام ملز لکھتے ہیں۔

26 جولائی کی رات ملاکنڈ گریژن میں رونماں ہونے والے دو واقعات ایسے ہیں۔ جو ہمیشہ یاد رہیں گے۔

ا۔ پہلا واقع یہ ہے جب کوارٹر گارڈ کی لڑائی میں مائیکل جان کا محافظ گولی لگنے سے ہلاک ہوا۔ اور ہمارے باقی سپاہی واپس چلیں گئے۔ تو اُس وقت لانس نائیک سیوان سنگھ نے بہادری دکھاتے ہوئے اُس محافظ کی لاش کو اُٹھا کر گریژن پہنچایا۔ اُس وقت کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ محافظ مرگیا تھا یا زخمی تھا۔ لانس نائیک سیوان سنگھ نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

۲۔ دوسرا واقع یوں پیش آیا کہ ملاکنڈ کے بازار میں جب ایک حوالدار سخت زخمی پڑا تھا اور رات کے ایک بجے وہ تکلیف سے چیخ رہا تھا کہ اسی اثناء میں لیفٹیننٹ کاسٹیلو اپنے دو سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور ملاکنڈ بازار سے اُس زخمی حوالدار کو محفوظ مقام پر پہنچایا۔ بعد میں لیفٹیننٹ کاسٹیلوں کو اس بہادری دکھانے پر وکٹوریہ کراس دیا گیا۔ (27)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاکنڈ پر حملے کی کہانی

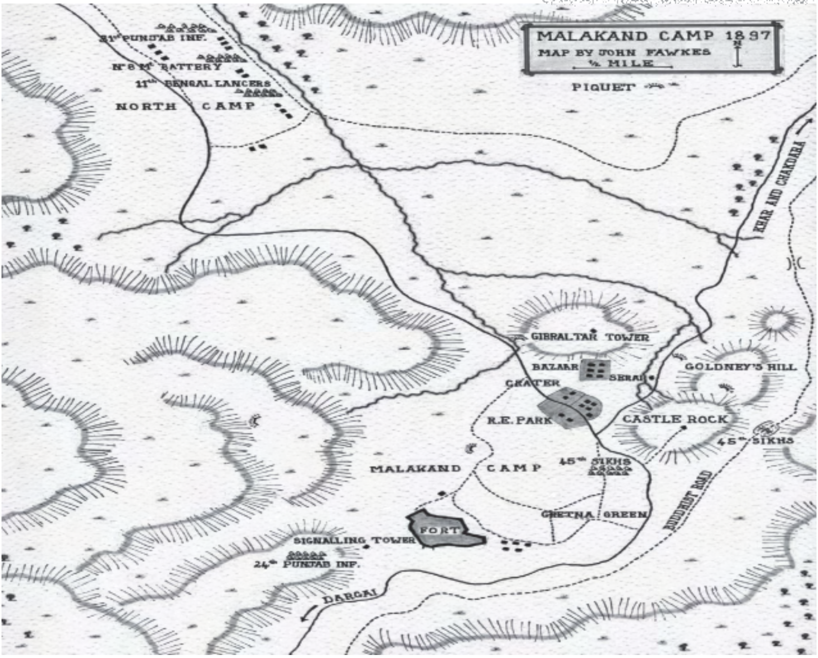

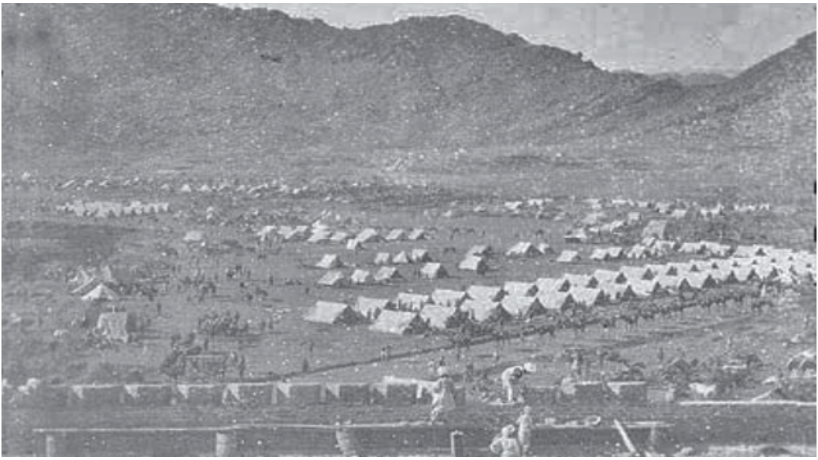

Malakand camp South Seen from the fort.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

27 جولائی 1897ء

27 جولائی کی صبح 4 بجے پشتون قبائلی ملاکنڈ بازاراور دوسرے محاذوں سے اپنے زخمی اُٹھا کر لے گئے اور فائرنگ کا سلسلہ بند ہوگیا اسکے بعد برطانوی فوج کی 24th پنجاب رجمنٹ کی دو کمپنیوں نے ملاکنڈ بازار سے بچ جانے والے سوداگروں اور دوسرے زخمیوں کو فیلڈ ہسپتال پہنچایا جبکہ میجر گبز Gibbs کی کمان میں فوج کا ایک دستہ شمالی کیمپ سے نکلا جو 31st پنجاب انفنٹری کے دو میکسم گن، بنگال لانسرز کے 40 گھڑسواروں، 24th پنجاب انفنٹری اور بنگال لانسرز کے 40 انفنٹری کے دستوں پر مشتمل تھا۔

British Mountain Battery in Action.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گبنز کا دستہ ملاکنڈ وادی میں گھومتا رہا۔تاکہ پشتون قبائلی مجاہدین کو کیمپوں پر حملے سے روکے رکھے لیکن پشتون قبائلی تعداد میں بے شمار تھے اور وہ پہاڑوں سے گولیاں برسانے لگے۔اسلئے گبنز کا دستہ مجبوراً واپس ہوا جبکہ 11th بنگال لانسرز کا چھوٹا دستہ جسکی کمان کپٹن رائیٹ کررہے تھے۔

Sowar of the 11th Bengal Lancers Riding Through the tribesmen.

اور جو چکدرہ کی طرف جارہا تھا تاکہ گریژن کو مضبوط بنائے لیکن پشتون قبائلی بہادری سے گبنز کے دستوں کے راستوں میں چٹان کی طرح کھڑی رہی۔ لیفٹننٹ کلیمو نے 24th پنجاب انفنٹری کی دو کمپنیاں اپنے ساتھ کی اور پشتون قبائلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجاہدین پر گولہ باری کرنے لگے لڑائی شروع ہوئی۔

Charge of the 11th Bengal Lancers and the guides Cavalry.

پشتون قبائلی بہادری سے برطانوی افواج کے دستوں پر گولیاں برسا رہے تھے اسی دوران بریگیڈیئر جنرل مائیکل جان کو پشتون قبائلی مجاہدین کی بڑھتی ہوئی مزاحمت کے بارے میں رپورٹین ملنے لگی تو اس نے فوراً حکم دیا تمام فوج ملاکنڈ کے شمالی کیمپ کو جلد سے جلد خالی کریں۔

اور ملاکنڈ چھاؤنی چلے جائے یہ ایک سخت حکم تھا کیونکہ فوج کے پاس شمالی کیمپ میں کوئی ٹرانسپورٹ بھی نہیں تھی تاکہ اپنے اسلحہ اور دوسرے سامان کو ملاکنڈ چھاؤنی پہنچا سکے۔ دن کے 8:30 بجے گھڑسوار فوج کا دستہ جنہوں نے مردان سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

37 کلومیٹر کا راستہ بڑی مشکل سے طے کیا اور ملاکنڈ قلع پہنچ گئے۔

Royal Artillary Advancing to Malakand.

جبکہ شمالی کیمپ میں محصور فوجی بڑی مشکل میں تھے۔4 بجے ان کو حکم ملا جلد سے جلد کیمپ کو خالی کریں کیونکہ اُتمان خیل قبیلے کے مجاہدین شمالی کیمپ کے قریب پہنچ چکے تھے۔شمالی کیمپ میں گھمسان کی لڑائی چڑھ گئی اُتمان خیل قبیلے کے بہادر اور 24th پنجاب انفنٹری کے سپاہی ایک دوسرے پر گولیاں برسانے لگے۔دوسری طرف پیادہ فوج کا ایک اور رسالہ جو 260 سپاہیوں پر مشتمل تھا لیفٹیننٹ ایلیٹ لوک ہارٹ کی کمان میں شام کے 7:30 بجے ملاکنڈ پہنچا یہ دستہ مردان سے صبح 2 بجے روانہ ہوا تھا اور سخت تکلیف دہ حالت میں ملاکنڈ پہنچا اس رسالے میں سے 50 سپاہیوں کو درگئی میں گریژن کی حفاظت کیلئے چھوڑ دیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

27 جولائی 1897 کی شام پشتون قبائلی چکدرہ اور خار کی سڑکوں پر بڑی تعداد میں جمع ہونے لگے۔ تا کہ ملاکنڈ گریژن پر نئے سرے سے حملہ کریں شمالی کیمپ کو لوٹنے کے بعد اُسے آگ لگادی گئی۔ جبکہ پشتون قبائلی مجاہدین پہاڑوں سے مسلسل کیمپ پر گولیاں بھی برساتے رہے اسی دوران لیفٹیننٹ میکرے اور اُسکی 45th سکھ کمپنی جسکے پاس 2 توپ خانے بھی تھے بدھسٹ روڈ کے ارد گرد مورچہ زن ہو گئے۔ جبکہ 24th پنجاب انفنٹری کی کمان لیفٹیننٹ کرنل لیمب کی جگہ لیفٹیننٹ کلیمو نے سنبھالی اور شمالی کیمپ کی جانب سڑک کی حفاظت کرنے لگے ملاکنڈ بازار بند تھا جبکہ سرائے کی حفاظت کیلئے صوبیدار سید احمد شاہ کی کمان میں 31st پنجاب انفنٹری کے 24 جوان ایک چوکی میں موجود تھے۔

45th Sikhs: Malakand Rising 1897.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رات 8 بجے پشتون قبائلی مجاہدین نے بڑا حملہ کیا 45th سکھ رجمنٹ کے سپاہی بہت گھبرا گئے لڑائی جاری تھی قبائلی اور سکھ ایک دوسرے پر گولیاں برساتے رہے۔

24th Punjabis

اور قتل ہوتے رہے اسی دوران کچھ قبائلی ملاکنڈ بازار میں سرائے کی طرف حرکت کرنے لگے جہاں صوبیدار سید احمد شاہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ موجود تھا۔

پشتون قبائلی لشکر نے سرائے پر حملہ کر دیا جس میں صوبیدار سید احمد شاہ خود بھی سخت زخمی ہوا اور اسکے 20 سپاہی مارے گئے جسکے بعد صوبیدار سید احمد شاہ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی اور سرائے کو خالی کردیا جبکہ دوسری طرف 24th پنجاب انفنٹری پر بھی پشتون قبائلی لشکر نے بڑا حملہ کردیا، لیفٹیننٹ کلیمو اپنے دو کمپنیوں کے ساتھ اپنا دفاع کرنے لگے چرچل کے ریکارڈ کے مطابق قبائلی لشکر کو دو میل پیچھے نکال دیا گیا۔رات کے آخر پر پشتون قبائلی لشکر نے سرائے پر قبضہ کیا لیکن ملاکنڈ گریژن کا دفاع اب بھی برطانوی سپاہی مضبوطی سے کررہے تھے۔(28)

28 جولائی 1897ء

28 جولائی کو ملاکنڈ گریژن میں یہ رپورٹ آئی کہ پشتون قبائلی لشکر میں سواتی، اُتمان خیل، مہمند، سالارزئی اور دوسرے قبائلی سرتور فقیر کے ساتھ شامل ہیں، اور 28 جولائی کو قبائلی لشکر میں بونیر وال قبائل کو بھی دیکھا گیا۔دن کے شروع ہوتے ہی ملاکنڈ گریژن کا دفاع اور مضبوط بنایا گیا اسی رات 10 بجے قبائلی لشکر کا برطانوی سپاہیوں کے ساتھ معمول کے مطابق جھڑپ ہوئی جس میں 2 برطانوی سپاہی قتل اور 3 آفیسرز زخمی ہوئے اور اسکے علاوہ 13 عام آدمی زخمی ہوئے۔

29 جولائی 1897ء

29 جولائی کے دن دفاع کو اور مظبوط بنایا گیا جبکہ چکدرہ قلعہ میں سگنل ٹاور کے ذریعے رابطہ کیا گیا کہ اپنے دفاع کو اور مظبوط کریں سہ پہر کے وقت برطانوی افواج کے 11th بنگال لانسرز کا رجمنٹ ملاکنڈ پہنچا جو اپنے ساتھ 12000

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایمونیشن تھیلیوں میں ساتھ لائے۔

29 جولائی کی شام 35th سکھ، 38th ڈوگرا اور دوسرے پیدل دستے درگئی پہنچے جس میں 35th سکھ رجمنٹ کے 19 سپاہی سخت گرمی کی وجہ سے مرگئے یہ تمام دستے نوشہرہ گریژن سے درگئی بڑی مشکل سے پہنچے اُس رات آلاؤ جلائے گئے تا کہ قبائلی لشکر روشنی میں دیکھے جا سکے صبح دو بجے سرتور فقیر کی سرکردگی میں قبائلی لشکر نے مرکزی کیمپ پر ایک بڑا حملہ کیا جس میں دونوں اطراف سے گولہ باری ہوتی رہی سرتور فقیر خود ایک گولی کا نشانہ بنے جو اُسکے دائیں ہاتھ کی انگوٹھی پر لگی اور پھر اُسے زخمی حالت میں لنڈا کی پہنچایا گیا بعد میں سرتور فقیر کی یہ انگوٹھی کاٹی گئی سرتور فقیر کے ساتھ 29-30 جولائی کی اس لڑائی میں دہلی کا بادشاہ بھی شامل تھا جو انگریز رپورٹو کے مطابق اس لڑائی میں پھر شہید ہوا سہ پہر کو یہ اطلاعات آتی رہی کہ بونیر سے بھی بڑی تعداد میں قبائلی سرتور فقیر کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں اور ایک اور بڑے حملے کی تیاری شروع ہے۔اس دن کے حملے میں برطانوی فوج کے دو افسر قتل ہو گئے اور بہت سے سپاہی زخمی ہو گئے جبکہ ایک سپاہی قتل ہوا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

30 جولائی 1897ء

30 جولائی کی صبح پھر در گئی سے 31st پنجاب انفنٹری ملاکنڈ پہنچ گئی اور دفاعی مورچے بنانے میں مصروف ہوگئی جبکہ قریبی پہاڑوں میں موجود پشتون قبائلی وقفے وقفے سے گولیاں برساتے رہے۔

31st Punjab Infantry.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

31جولائی 1897ء

31جولائی کو کپٹن ریڈ 700 سپاہیوں کے ساتھ ملاکنڈ پہنچا اور 400 سپاہیوں کی کمپنی کودرگئی میں چھوڑ دیا دن بھر گولہ باری ہوتی رہی لیکن کوئی بڑا حملہ نہیں ہوا۔(29) اُسی رات پشتون لشکر نے چکدرہ کے قلعے پر حملہ کرتے ہوئے دوانگریز افسر، 16 سپاہی اور 26 گھوڑے مارے یہ کہانی کچھ یوں ہے کہ چکدرہ میں لڑائی کے دوران انگریز تازہ دم فوج لے آیا تھا۔پشتون قبائلی پیچھے ہٹنے لگے اُس وقت دوانگریز افسر اُنکے تعاقب میں تھے کہ اچانک ملک جمروز خان ایک پشتون جو یوسفزئی کی ذیلی شاخ بابوزئی سے تعلق رکھتا تھا۔

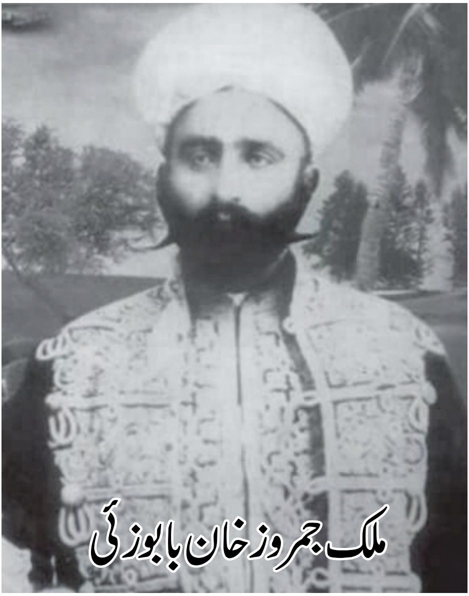

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ملک تجمل نور کا بیٹا تھا اور مینگورہ سوات کا رہنے والا تھا اُس کی آواز سنائی دی اور اپنے ساتھیوں کی ہمت بڑھانے لگا۔ اور اپنا پستول ہاتھ میں لئے اُنکو ٹھہرنے کی ترغیب دینے لگا آپکے ہاتھوں گھوڑ سوار رسالہ کے دو انگریز افسر مارے گئے۔ اور کئی اور سپاہی لقمہ اجل بنے۔ جبکہ سید اکبر بامی خیل کی کمان میں پشتون لشکر کی انگریزوں پر حملے کے نتیجے میں ایک میجر، ایک لیفٹننٹ اور ایک سو گیارہ سپاہی مارے گئے اور 120 سپاہی زخمی ہوئے۔(30)

یکم اگست 1897ء

صبح گیارہ بجے ملاکنڈ سے برطانوی فوج کے دستے چکدرہ قلعہ کی حفاظت کیلئے روانہ ہوئے جو پیدل دستوں 11th بنگال لانسرز کے ایک سکواڈرن جس میں 250 سپاہی شامل تھے اور لیفٹینینٹ کرنل ایڈمز اسکی کمان کر رہا تھا اسکے علاوہ ایک بٹالین اور انفنٹری جسکے ساتھ پہاڑی بیٹری (دستہ) بھی شامل تھا پر مشتمل تھا۔ گھڑ سوار دستوں کو حکم ملا کہ وہ اماندرہ کی طرف کوچ کرے۔ گھڑ سوار دستوں کی آمد کی اطلاع پا کر قبائلی لشکر بڑے زور سے ان پر حملہ آور ہو گئے جنگ چھڑ گئی جس میں 100 کے قریب قبائلی مارے گئے جبکہ برٹش رجمنٹ کا ایک سوار اور دو افسر قتل ہو گئے اور 12 گھڑ سوار زخمی ہوئے، سخت مزاحمت کی وجہ سے دستے واپس ہونے لگے اور کاربائن گولیوں سے اپنا دفاع کرتے رہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

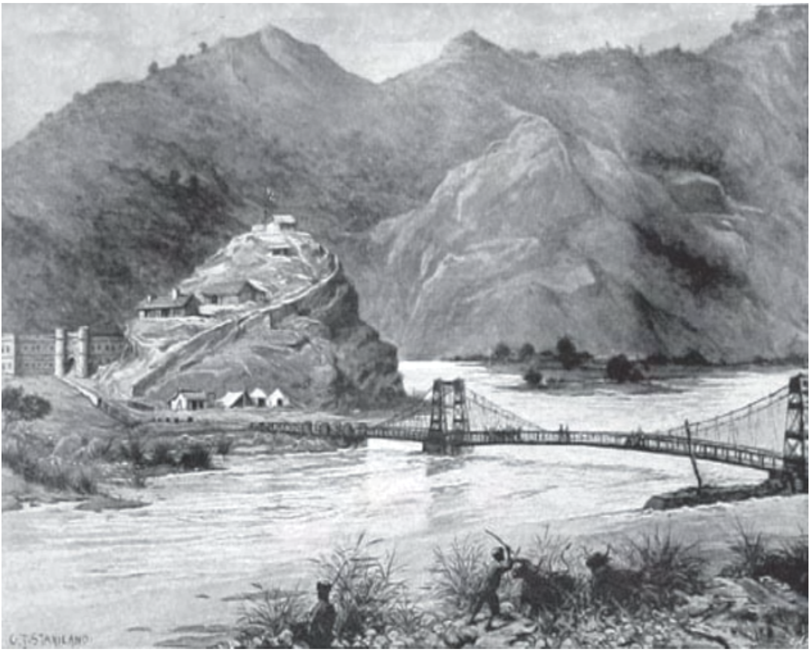

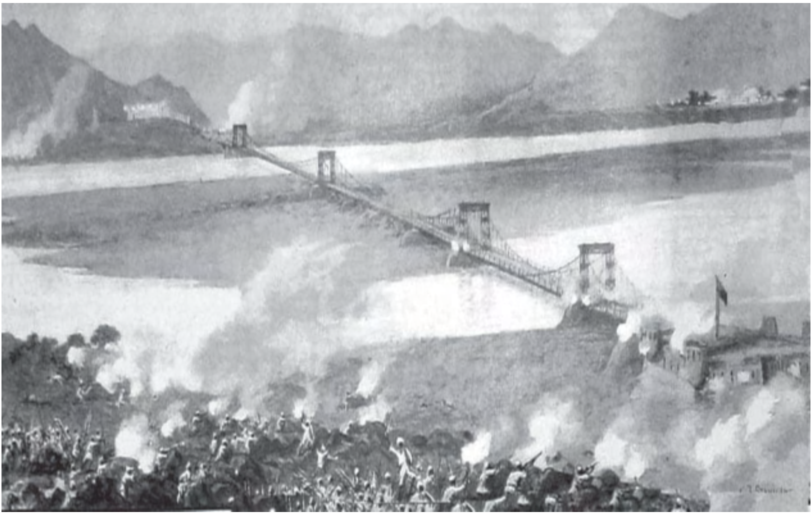

Chakdara Bridge Under Attack.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چکدرہ قلعہ کا محاصرہ

1895 میں جب چترال ریلیف فورس نے ملاکنڈ کے پہاڑوں سے گزر کر چکدرہ کے مقام پر دریائے سوات کو پار کرنے کا ارادہ کیا تو برطانوی فوج نے ایک عارضی (Suspension Bridge) جو 500 گز طویل تھی تعمیر کی اور اس پُل سے کچھ فاصلے پر شمال کی جانب ایک چھوٹی پہاڑی پر ایک قلعہ تعمیر کیا گیا جس سے کچھ فاصلے پر سگنل ٹاور بھی تعمیر کی گئی اس سگنل ٹاور سے پھر ملاکنڈ کے ساتھ پیغامات بھیجنے کا رابطہ ہونے لگا اور اسکے ساتھ ہی چکدرہ پُل کی حفاظت کیلئے مکسم گن بھی نصب کردی گئی۔

According to the description of this fort in the official Government of India history states, the weakness of the fort was that it was dominated by the cliff on which the Signal Tower stood , Tribesmen on the ridge could see and fire directly into every open area of the fort. (31)

اب ہم چکدرہ قلعہ کے محاصرے کی کہانی کا ذکر 26 جولائی 1897ء سے کرے گے۔ یہاں آپ کو بتائے کہ سرتور فقیر اور اسکے ساتھ شریک پشتون قبائلی لشکر نے ایک ہی دن ملاکنڈ اور چکدرہ کے قلعوں پر حملے کئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

27 جولائی 1897ء

27 جولائی کے دن چکدرہ قلعہ میں 210 سپاہی موجود تھے جن میں 20 گھڑ سوار 11th بنگال لانسرز کے شامل تھے اور 180 پینتالیس راٹرے سیکھ رجمنٹ کے سپاہی اور کچھ دوسرے رجمنٹ کے سپاہی شامل تھے اور اُنکی کمان 45th سکھ رجمنٹ کے لیفٹیننٹ ہالڈین راٹرے کررہے تھے جبکہ اُسکے ساتھ سیکنڈ لیفٹیننٹ ویٹلے آفیسر کے علاوہ میڈیکل آفیسر کپٹن ہوگو اور پولیٹکل ایجنٹ لیفٹیننٹ منچن موجود تھے۔

چکدرہ قلعے کو پہلا پیغام بریگیڈ ہیڈ کوارٹر سے 23 جولائی 1897ء کو آیا۔ کہ خطرہ ہے۔

26 جولائی 1897 کی شام راٹرے پولو کھیلنے خار گاؤں گئے وہاں ملاکنڈ قلعہ کے دوسرے افسر بھی موجود تھے جب کھیل ختم ہوا تو دو گھڑ سوار سیکنڈ لیفٹیننٹ ویٹلے کی طرف سے یہ پیغام لائے کہ بڑی تعداد میں قبائلی لشکر ملاکنڈ اور چکدرہ پر حملہ کرنے آرہے ہیں۔ راٹرے جلدی سے گھوڑے پر سوار ہوکر چکدرہ قلعہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راٹرے کے پہنچتے ہی ایک پیغام ملاکنڈ بھیجا گیا کہ چکدرہ پر حملہ ہونے والا ہے اور اسکے بعد قبائلی لشکر نے چکدرہ کے باہر پیغام پہنچانے کی لائن بھی کاٹی ایک سکھ حوالدار جو چکدرہ کے پہاڑی پر سروے کررہا تھا کہ اسی دوران قبائلی گروہ نے وہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہنچ کر ان سے نقشہ سازی کا تمام سامان چھین لیا اور وہ سکھ حوالدار چکدرہ قلعہ پہنچ کر یہ خبر لایا کہ قبائلی لشکر بڑی تعداد میں چکدرہ قلعے پر حملہ کرنے والے ہیں۔

ایک سپاہی جو خان آف دیر کے لیویز سے تعلق رکھتا تھا اس نے کہا کہ وہ رات کو آلاؤ جلائے گے جب بھی قبائلی لشکر کی طرف سے حملے کا خطرہ ہوا تو خبردار رہے گے۔اسی رات ساڑھے دس بجے پہاڑی کے اطراف میں آلاؤ جلا دیئے گئے چکدرہ قلعے کے دستے بھی اپنی مورچوں پر چلے گئے اور اسی دوران قبائلی لشکر نے قلعے پر فائرنگ شروع کی اور فائرنگ کا یہ سلسلہ اگلے ایک ہفتے تک جاری رہا۔

Construction of Chakdara Fort 1895.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Chakdara Fort During Malakand Rising.

برطانوی حکومت ہند نے ایک سرکاری چھٹی میں یہ لکھا ہے۔

کہ صبح دو بجے چکدرہ قلعہ میں محصور دستوں نے آگ کے غبارے دیکھے جو قبائلی لشکر نے پہاڑ کی اونچائی سے ہوا میں چھوڑے جو 4 میل تک سفر کرتے ہوئے سوات وادی تک ہوا میں اُڑتے رہے اس رات چکدرہ قلعہ پر قبائلی لشکر نے حملہ کیا لیکن ناکامی سے دوچار ہوگئے اس رات قبائلی لشکر میں ادینزئی، خوازہ زئی اور شموزئی کے لوگوں کی پہچان انگریز سرکار کو رپورٹوں میں ملی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

27 جولائی 1897ء کے دن کیپٹن رائیٹ اپنی سکواڈ جو 11th بنگال لانسرز پر مشتمل تھی اور جس میں 40 گھڑسوار تھے قلعہ پہنچ گئے۔ کیپٹن بیکر (گرنیڈ استعمال کرنے کا ماہر) اوراس کے علاوہ ملاکنڈ ٹرانسپورٹ آفیسر بھی کیپٹن رائیٹ کے ساتھ تھے۔ کیپٹن رائیٹ اس وقت چکدرہ قلعے میں سب سے سنئیر آفیسر تھے۔

لیکن ہر وقت راٹرے کو حکم دیتے تھے اوران سے مشورہ بھی مانگتے تھے کیپٹن بیکر نے اسی دن سے قلعے کا دفاع مضبوط بنانے کا کام شروع کردیا۔ صبح ساڑھے گیارہ بجے قبائلی لشکر نے قلعے کے شمال اور مشرق کی اطراف سے حملہ شروع کردیا۔ چونکہ انگریز سپاہی قلعے کی دیواروں سے قبائلی لشکر پر گولیاں برساتے رہے۔ اسلئے کئی پشتون قبائلی قلعے کے دیواروں کے قریب جام شہادت نوش کر گئے۔

اُسی دن قبائلی لشکر نے سگنل ٹاور پر گولہ باری جاری رکھی جو کئی گھنٹے تک جاری رہی 27 جولائی کی رات کو پھر قبائلی لشکر نے چکدرہ قلعے پر یلغار کی اس بار سیکنڈ لیفٹننٹ ویٹلے کے حکم سے قبائلی لشکر پر مشین گن اور میکسم گن سے گولہ باری کی گئی۔ جس کے نتیجے میں 70 قبائلی شہید ہوگئے۔ قبائلی لشکر پھر بھی چکدرہ قلعے کی دیواروں پر سیڑھیوں کی مدد سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ اوراوپر سے انگریز رجمنٹ کے سپاہی سنگینوں سے قبائلی لشکر پر حملے کرتے رہے۔ رات بھر یہ لڑائی جاری رہی۔

28 جولائی 1897ء کی رات سے لیکر 28 جولائی کو دن بھر قبائلی لشکر اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برطانوی رجمنٹ کے سپاہیوں کے درمیان فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا شام 5:30 بجے 11th بنگال لانسرز کے سپاہی سخت گھیرے میں پڑ چکے جب 200 کے قریب قبائلی لشکر جنہون نے ہاتھوں میں جھنڈے اُٹھا رکھے تھے۔ قلعے پر حملہ اور ہوئے بہت سے قبائلی قلعے کی دیواروں پر چڑھنے میں کامیاب ہوکر قلعے کے کمپاؤنڈ تک پہنچے۔ جبکہ برطانوی سپاہی مسلسل ان پر گولیاں برساتے رہے جن سے قلعے کے اندر کئی قبائلی اور انگریز سپاہی مر گئے۔

غروب آفتاب تک گولہ باری کا یہ سلسلہ جاری رہا اُس دن برطانوی سامراج کو یہ خفیہ رپورٹیں ملی کہ 28 جولائی کو چکدرہ قلعے پر حملے میں قبائلی لشکر میں ابازئی، خادکزئی اور موسیٰ خیل قبائل کے لوگ شامل تھے۔

Night Attack on the Chakdarra Fort.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

29 جولائی 1897ء

29 جولائی کو دن کے 3 بجے پھر قبائلی لشکر چکدرہ قلعے پر نئے حملے کی تیاری کرنے لگے، چکدرہ گاؤں سے قبائلی لشکر اپنے ساتھ سیڑھیاں اور خشک لکڑی گھاس وغیرہ بھی لے آئے تا کہ چکدرہ قلعے کو قبضہ کرنے کے بعد اسکو آگ لگادی جائے دونوں اطراف سے گولہ باری کا سلسلہ جاری رہا شام پانچ بجے تک مسلسل قبائلی اس کوشش میں رہے کہ سگنل ٹاور پہنچ کر اسے آگ لگادی جائے اس کوشش میں کئی قبائلی زخمی اور شہید ہوگئے لیکن چونکہ انگریز سپاہی کے پاس جدید اسلحہ تھا اس لئے انگریز سپاہیوں نے بڑی کامیابی سے چکدرہ قلعے کا دفاع کیا شام پانچ بجے کے بعد دونوں اطراف سے فائرنگ کا سلسلہ تھم گیا قبائلی جتنے زخمی ساتھ لے جاسکتے تھے وہ اپنے ساتھ لے گئے لیکن پھر بھی پچاس کے قریب قبائلی لشکر کی لاشیں سگنل ٹاور کے قریب رہ گئی۔

30 جولائی 1897ء

چونکہ قبائلی لشکر 29 جولائی کو چکدرہ قلعے کو قبضہ کرنے میں ناکام ہوچکے تھے۔ اسلئے 30 جولائی کو اب ایک بار پھر قبائلی لشکر چکدرہ قلعے پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے اس بار باجوڑی قبائلی لشکر بھی اس حملے میں پہلی بار شرکت کرنے کے لئے آن پہنچا 30 جولائی کو تمام قبائلی لشکر بڑے حملے کی تیاری میں دن بھر مصروف رہے۔

31 جولائی تا یکم اگست 1897ء ان دو دنوں میں پشتون قبائلی لشکر کی مدد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنے کے لئے ملیزئی قبیلے کے لوگ بھی آئے پہلے دن 1500 کے قریب اور پھر بڑھتے بڑھتے 14000 تک یہ تعداد پہنچی۔ قبائلی لشکر کی بڑی کوشش یہ رہی کہ ہر حال میں چکدرہ قلعے میں داخل ہوں۔

یکم اگست کو قبائلی لشکر نے ایک بڑا حملہ کر کے سول Civil ہسپتال پر قبضہ کیا جو چکدرہ قلعے کے قریب تھا قبائلی لشکر نے ہسپتال پر قبضہ کر کے اس کو مورچہ گاہ بنایا اور یہاں سے چکدرہ قلعے پر گولیاں برسانے لگے اور چکدرہ قلعے کے قریب تر ہوتے گئے۔ قبائلی لشکر نے پوری طاقت سے ایک سرے پر واقع سگنل ٹاور پر حملہ کر کے اسکوں پانی کی سپلائی بند کر دی اور ساتھ ہی رابطے کی لائن کاٹ دی یہاں آپ کو بتائے کہ اس وقت قبائلی لشکر کے پاس مارٹینی ہنری اور سنائیڈر رائفلز تھے۔ قبائلی لشکر کی سگنل ٹاور کی رابطہ لائن کاٹنے سے پہلے چکدرہ قلعے سے یہ آخری پیغام ملاکنڈ قلعہ بھیج دیا گیا۔ HELP US

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

2 اگست 1897ء

2 اگست کو قبائلی لشکر نے بڑی تعداد میں قلعے پر حملہ کر دیا بڑی مقدار میں گھاس پھوس کو آگ لگا کر قلعے کے اندر پھینک دیا گیا اور اسکے ساتھ ہی قلعے کے دیواروں کے ساتھ سیڑھیاں لگا دی گئی جبکہ قلعے سے مسلسل گولہ باری بھی ہوتی رہی جسکے نتیجے میں جانی نقصان بھی ہوا اسی دوران گھڑ سوار دستہ اور 11th بنگال لانسرز کو اماندرہ کے قریب دریائے سوات کے کنارے دیکھا گیا جو چکدرہ قلعے کی طرف آ رہا تھا اور جگہ جگہ مورچہ زن قبائلی لشکر پر حملے کر کے اپنے لئے راستہ صاف کرنے لگا۔ دوسری طرف لیفٹیننٹ راٹرے نے فوری طور پر چکدرہ قلعے کا مرکزی دروازہ کھولا اور اپنے سپاہیوں کے ساتھ چکدرہ قلعے کے قریب واقع ہسپتال میں مورچہ زن قبائلی لشکر پر حملہ کر دیا جسکے نتیجے میں 30 کے قریب قبائلی اور انگریز سپاہی بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے دوسری طرف ملاکنڈ قلعہ میں موجود کرنل مائیکل جان کو جب چکدرہ قلعہ کے سگنل ٹاور سے آخری پیغام Help us پہنچا تو کرنل مائکل جان نے پھر یہ پیغام ملاکنڈ سے ہند اور ہند سے انگلستان بھیجا وہاں ہر جگہ لوگ پریشانی میں مبتلا تھے لیکن حکومت برطانیہ نے پہلے ہی سے ملاکنڈ کے محاذ پر بریگیڈیئر جنرل سر بنڈن بلڈ کی کمان میں فوج بھیجی تھی جس کو ملاکنڈ فیلڈ رفورس کا نام دیا گیا ملاکنڈ فیلڈ فورس کا بنیادی مقصد ملاکنڈ میں موجود فوجی چھاونیوں کی حفاظت کرنا تھی۔ (32)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Lieutenant General Sir Bindon Blood and his staff.

حکومت ہند نے میجر جنرل سر بنڈن بلڈ کو ملاکنڈ فیلڈ فورس کا کمان دیکر جلد سے جلد ملاکنڈ سوات میں قبائلی لشکر کے خلاف قدم اٹھانے کا ٹاسک سُونپ دیا۔ سر بنڈن بلڈ یکم اگست کو ملاکنڈ کیمپ پہنچے سر بنڈن بلڈ نے ملاکنڈ پہنچ کر کرنل مائیکل جان سے کمان لیکر اسکوں حکم دیا کہ وہ خود فوج لیکر چکدرہ قلعے کو قبائلی لشکر کی یلغار سے آزاد کرائے کرنل مائیکل جان کو دوسکواڈرن گائیڈ کیولری، 2 سکواڈرن 11th بنگال لانسرز، 4th گن آف نمبر آٹھ بنگال ماونٹین بیٹری، 1/2 کمپنی آف نمبر پانچ کمپنی مدارس سیپرز اور مائنرز، 400 رائفلز آف 24th پنجاب انفنٹری، 400 رائفلز آف 45th سکھ انفنٹری اور 200 رائفلز آف گائیڈز انفنٹری کی کمان دیکر صبح 5 بجے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاکنڈ کیمپ سے چکدرہ قلعہ کی طرف جانے کا حکم دیا گیا جنرل بلڈ نے کاسل راک کے مقام سے حکم جاری کیا جسکے مطابق کرنل گولڈ نے اپنے ساتھ 35th سکھ رجمنٹ اور 38th ڈوگرہ کے سپاہی لیکر ایک پہاڑی پر قبضہ کیا جو ملاکنڈ کیمپ سے شمال کی طرف آدھے میل کے فاصلے پر واقع تھا اور اس پہاڑی کو پھر گولڈ نے پہاڑی کا نام دیا گیا جب انفنٹری ملاکنڈ سے روانہ ہوئی تو اس سے پہلے قبائلی لشکر نے چکدرہ سڑک پر اونچے مقامات پر قبضہ کرکے اپنی پوزیشنیں سنبھال لی تھی جب گائیڈز انفنٹری اور 45th سکھ رجمنٹ کے سپاہی سڑک پر نمودار ہوئے تو ان پر قبائلی لشکر نے گولہ باری شروع کی دونوں اطراف سے گولہ باری کے نتیجے میں ہلاکتیں ہوئی اس وقت گائڈز انفنٹری کی کمان لیفٹیننٹ کرنل ایڈمز کررہے تھے جس نے اپنی دفاع کو مظبوط کرتے ہوئے خارگاؤں سے گزر کرامان درہ پاس پر قبضہ کیا شام 7:30 بجے کیولری سکواڈرن چکدرہ قلعے کے قریب نظر آیا۔ (33)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سگنل ٹاور پر حملے کی کہانی

چکدرہ قلعہ کے قریب پہاڑی پر ایک سگنل ٹاور موجود تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہاں سے (Heliograph) آلہ کے ذریعے ملاکنڈ قلعہ میں پیغامات بھیجے جاتے تھے۔آپ تصویر میں (Heliograph) دیکھ سکتے ہیں۔

Heliograph

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس سگنل ٹاور کو آجکل چرچل پیکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس سگنل ٹاور میں داخلے کے لئے ایک دروازہ تھا جو زمین سے 6 فٹ اُونچائی پر تھا۔ اور ایک سیڑھی اس سے نیچے کی طرف لگائی گئی تھی۔ سگنل ٹاور کی دیواروں میں چاروں طرف (Loop-holed) تھے۔ جسکے ذریعے سگنل ٹاور میں موجود سپاہی قبائلی لشکر کے حملے کا دفاع کر سکتے تھے۔ اُس وقت سگنل ٹاور میں برٹش انڈین کے 45th سکھ رجمنٹ کے 10 سپاہی لانس نائیک ویر سنگھ کی کمان میں موجود تھے۔ جب چکدرہ قلعہ پر قبائلی لشکر کے حملے نے زور پکڑا تو پھر سگنل ٹاور کی حفاظت کے لئے 6 اور سپاہیوں کو بھیجا گیا۔

Churchill Picquet.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سگنل ٹاور میں پانی کی ایک ٹینکی موجود تھی جسکو قبائلی لشکر کے حملے کے بعد سے نہیں بھرا گیا تھا سگنل ٹاور چکدرہ قلعہ سے 500 گز کے فاصلے پر پہاڑی پر موجود تھا۔ چکدرہ قلعہ سے سپاہی روزانہ خوراک اور پانی سگنل ٹاور پہنچایا کرتے تھے۔ لیکن چکدرہ قلعہ پر حملہ کرنے کے آخری دن پشتون قبائلی لشکر نے پہاڑوں پر مورچے سنبھال کر سگنل ٹاور کو خوراک اور پانی کی رسد روک دی جبکہ اسی دوران قلعہ سے نائن پاؤنڈر گن اور میکسم گن سے قبائلی لشکر پر گولہ باری کر کے سگنل ٹاور کا دفاع محفوظ بنایا گیا۔ (34)

Royal Horse Artillery
Firing 12 Pounder
Field Guns.

یہاں آپ کو بتائیں ونسٹن چرچل برطانیہ کے سابق وزیر اعظم نے اس سگنل ٹاور میں ایک جنگی نمائندہ کی حیثیت سے کام کر کے وقت گزارا اور یہاں جنگ کے دوران پیش آنے والے حالات و واقعات کو روزنامچوں کی شکل میں لکھتا رہا اور ان کہانیوں کو لندن ڈیلی ٹیلی گراف اور آلہ آباد پوائنیر میں چھپائی کے لئے 5 ڈالر فی کہانی فروخت کرتا رہا ونسٹن چرچل کی اس سگنل ٹاور میں رہائش پزیر ہونے کی وجہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ سگنل ٹاور پھر چرچل پیکٹ کے نام سے مشہور ہوا اب اس چرچل پیکٹ کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا ہے۔

چرچل ایک جگہ لکھتا ہے سگنل ٹاور میں موجود سپاہی پریم سنگھ روزانہ سگنل ٹاور کے چھت پر جاتا اور ہیلیو گراف سے سورج کی روشنی میں ملاکنڈ قلعہ پیغامات بھیجتا سگنل ٹاور سے جو آخری پیغام ملاکنڈ بھیجا گیا وہ **Help Us** تھا۔ جو پھر ملاکنڈ سے مائیکل جان نے برطانیہ بھیجا اور اس پیغام کے پہنچنے سے پھر جنرل سر بنڈن بلڈ کی کمان میں برٹش انڈین رجمنٹس ملاکنڈ ایجنسی پہنچے اور یہاں جنگ کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔

یہاں آپ کو بتائے کہ سگنل ٹاور میں موجود سپاہیوں کو **31** جولائی کی صبح **6** بجے آخری بار پانی اور دوسرا سامان پہنچایا گیا تھا۔ اُسکے بعد دو دن تک سگنل ٹاور کے ساتھ چکدرہ قلعہ کا رابطہ منقطع تھا۔ جسکی وجہ سے چکدرہ اور ملاکنڈ قلعوں کے درمیان رابطے نہ ہونے کے برابر تھے۔ مگر **45th** سکھ رجمنٹ کے سپاہی پریم سنگھ نے غیر معمولی بہادری کا ایسا کارنامہ سرانجام دیا کہ ملاکنڈ کے جنگ کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ کہانی یوں ہے کہ پریم سنگھ سگنل ٹاور میں **(Heliograph)** کے ذریعے پیغامات ملاکنڈ قلعہ بھیجتا تھا۔ **31** جولائی کے دن سگنل ٹاور پر چاروں اطراف سے پشتون قبائلی لشکر نے حملہ کیا یہ حملہ دن کے **4:30** بجے ہوا۔ لیکن پریم سنگھ نے سگنل ٹاور کے ایک روشندان پر سے نکل کر چھت پر موجود **(Heliograph)** سے آخری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیغام Help us ملاکنڈ قلعہ بھیجا اس وقت پریم سنگھ پر ہر طرف سے گولیاں برسائی جارہی تھی لیکن وہ ڈٹا رہا اسی دوران چکدرہ قلعہ سے میکسم اور 9 پاونڈر گن سے بھی مسلسل گولہ باری ہوتی رہی اور سگنل ٹاور کو پشتون قبائلی لشکر کے حملے سے محفوظ بنایا گیا۔ پریم سنگھ نے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر Heliograph کے ذریعے Help us کا پیغام جیسے ہی ملاکنڈ قلعہ بھیجا تو وہاں موجود بریگیڈیئر جنرل سر مائیکل جان نے فوراً یہ پیغام ہند اور ہند سے پھر حکومت برطانیہ کو بھیجا برطانیہ میں لوگوں میں بڑی تشویش کی لہر دوڑی کہ ملاکنڈ کے محاذ پر برٹش انڈین سپاہیوں کو خطرات لاحق ہیں دوسری طرف ملاکنڈ قلعہ میں موجود مائیکل جان نے چکدرہ قلعہ کو ریلیف کالم بھیجنے کا فیصلہ کیا۔

سگنل ٹاور میں چونکہ صرف 16 سپاہی موجود تھے اور ان پر چاروں طرف سے گولیاں برسائی جارہی تھی اسلئے چکدرہ قلعہ کی نسبت سگنل ٹاور میں موجود سپاہی بڑے عذاب میں گرفتار تھے۔ سگنل ٹاور سے بار بار یہ سپاہی پانی اور خوراک کے لئے پیغامات بھیجنے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔ چکدرہ قلعہ میں موجود سپاہی بھی محصور ہو کر رہ گئے تھے اگر وہ قلعے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے تو قلعے کے چا روں اطراف موجود پشتون قبائلی لشکر کے گولیوں کا نشانہ بنتے۔ چکدرہ قلعہ میں موجود سپاہی ملاکنڈ قلعہ سے ریلیف کالم کے پہنچنے کے انتظار میں تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یکم اگست بروز اتوار 24 گھنٹے چکدرہ قلعہ میں موجود سپاہیوں کیلئے بڑی مشکل سے گزارنے پڑے۔اس دن پشتون قبائلی لشکر نے بڑی طاقت کے ساتھ حملہ کیا وہ اسلحہ اپنے ساتھ لاتے رہے ۔اور چکدرہ چھاؤنی کی چاروں اطراف میں مورچے بنا کر حملے کی تیاری کرنے لگے رات کواُنھوں نے سول ہسپتال پر قبضہ کیا اور اسکے ساتھ ہی سگنل ٹاور کے اطراف میں پہاڑی مقامات پر قابض ہو گئے اور جسکی وجہ سے سگنل ٹاور کے ساتھ ہمارا رابطہ منقطع تھا چکدرہ چھاؤنی کے اندر سپاہیوں کی حرکت بھی محدود ہوکر رہ گئی تھی ۔ کیونکہ چکدرہ چھاؤنی پر پہاڑی مقامات سے پشتون قبائلی لشکر مسلسل جیزل اور دوسرے اسلحہ سے گولیاں برسا رہے تھے۔اب چکدرہ چھاؤنی میں موجود سپاہیوں کو مالاکنڈ کی طرف سے ریلیف کالم فورس کی آمد کا انتظار کرنا تھا۔ (35)

یکم اگست کی رات پھر کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا لیکن 2 اگست کو صبح سویرے ہی پشتون قبائلی لشکر نے چکدرہ چھاؤنی پر بڑے زور سے حملہ کیا اس بار ایسا لگ رہا تھا کہ اب پشتون قبائلی ہر صورت میں چکدرہ چھاؤنی پر قبضہ کرے گے۔ وہ اپنے ساتھ سیڑھیاں بھی لائے تھے۔ تاکہ چکدرہ چھاؤنی میں پھر اس سیڑھیوں کی مدد سے اندر داخل ہوسکے اس دوران پشتون قبائلی لشکر کے حملے میں نائن پاؤنڈر گن ڈیٹیچمنٹ **(9th Pounder Gun Detachment)** کے انچارج کشن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنگھ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اسکے ساتھ دو اور سپاہی بھی زخمی ہو گئے لیکن اسکے باوجود دوسرے سپاہی نائن پاؤنڈر گن سے گولہ باری کرتے رہے اور اپنا دفاع کرتے رہے۔ چکدرہ چھاؤنی کا دفاع زیادہ دیر تک برقرار رکھنا ناممکن تھا کہ اسی دوران ملاکنڈ فیلڈ فورس کے دستے چکدرہ کے قریب نظر آئے۔ جیسے ہی ملاکنڈ فیلڈ فورس چکدرہ پل کے قریب پہنچی تو پشتون قبائلی لشکر بھی واپس جانے لگی اُس وقت لیفٹیننٹ راٹرے خود چکدرہ چھاؤنی کے گیٹ پر موجود تھا اور جیسے ہی اس نے دیکھا قبائلی لشکر واپس جا چکی وہ اپنے چھ سپاہیوں کے ساتھ چکدرہ چھاؤنی سے نکل کر سڑک پر آیا۔ اور سول ہسپتال پہنچ کر وہاں پشتون غازیوں کو باہر نکالا ان پشتون غازیوں نے پھر دریائے سوات کی طرف راہ لی وہاں سکھ سپاہیوں کے ساتھ لڑائی لڑنے کے نتیجے میں 30 کے قریب پشتون غازی شہید ہوئے۔ دوسری طرف لیفٹیننٹ راٹرے نے سگنل ٹاور پر سے پشتون قبائلی لشکر کا محاصرہ ختم کرنے کے لئے اُن پر حملہ کر دیا دونوں اطراف سے سخت گولہ باری ہوتی رہی جس میں راٹرے بھی زخمی ہوئے چونکہ ملاکنڈ فیلڈ فورس بھی چکدرہ چھاؤنی پہنچ چکی تھی اور اُنکے ساتھ ہیوی آرٹلری بھی تھی اسلئے پشتون قبائلی لشکر نے چکدرہ اور سگنل ٹاور کا محاصرہ ختم کر دیا۔ لوگ اس بات پر حیران ہے کہ قبائلی لشکر نے چکدرہ پل کو تباہ کیوں نہ کیا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ قبائلی لشکر کو پختہ یقین تھا کہ انہیں فتح نصیب ہوگی جبکہ اُنکی کمان سرتور فقیر جیسا بزرگ کر رہے تھے۔ یہ پشتون قبائلی لشکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چکدرہ گاؤں کے مساجد میں نماز پڑھتے اور پھر اپنے ساتھ سیڑھیاں لاکر چکدرہ چھاؤنی کے قریب پہنچتے اُن کو پختہ یقین تھا کہ فتح انکو نصیب ہوگی۔ (36)

ملاکنڈ فیلڈ فورس کی آمد اور سوات کے علاقے میں سزا اور جزا کی مہم چلانا

26 جولائی سے لیکر 2 اگست 1897ء تک ہند میں تشویش لاحق تھی کہ ملاکنڈ میں حالات بہت کشیدہ ہے۔ لیکن پھر جب گورنر جنرل نے ایک فوجی قوت ملاکنڈ فیلڈ فورس کو روانہ ہونے کا حکم دیا تو ہر طرف لوگوں نے سکون کی سانس لی گرمی کا موسم تھا ہند سے فوج ملاکنڈ کی طرف روانہ ہوئی مردان سے درگئی تک پہنچتے پہنچتے 35th سکھ رجمنٹ کے 19 سپاہی زیادہ گرمی کی وجہ سے مرگئے۔ لیکن پھر بھی یہ ریلیف کالم فورس اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہی ملاکنڈ فیلڈ فورس جس کی کمان میجر جنرل سر بنڈن بلڈ کر رہے تھے۔

Soldiers of the 35th Sikhs.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھاری اسلحے سے لیس فوجی طاقت تھی ملاکنڈ فیلڈ فورس کا بنیادی مقصد ملاکنڈ اور اسکے ساتھ منسلک فوجی چھاؤنیوں کی حفاظت اور ضرورت کے وقت مخالف پشتون قبائل کے خلاف کاروائی کرنا تھی ملاکنڈ فیلڈ فورس کے پہنچتے ہی ملاکنڈ قلعہ اور چکدرہ کے محاذ پر پشتون قبائل واپسی کی راہ لیکر چلتے بنے ملاکنڈ قلعہ میں اس وقت **2500** برٹش انڈین آرمی موجود تھے جبکہ چکدرہ چھاؤنیوں میں **300** کے قریب سپاہی موجود تھے۔ ان دونوں ملاکنڈ اور چکدرہ چھاؤنیوں کے درمیان فرق یہ تھا کہ ملاکنڈ کھلے میدان میں واقع تھا اور وہاں فوج کیلئے ضروری تھا کہ کیمپ بنانے کیلئے اُنہیں یہاں زیادہ زمین درکار ہوگی جبکہ دوسری طرف چکدرہ کا گریژن بہت کمزور تھا اسلئے وہ اپنا دفاع آخر وقت تک نہ کرسکے۔

ملاکنڈ میں پشتون قبائلی لشکر میں سے **700** کے قریب مجاہدین کی شہید ہونے اور چکدرہ کے محاذ پر **2000** کے قریب، اتنی بڑی تعداد میں پشتون غازیوں کی شہید ہونے کی وجہ یہ ہیں۔ کہ انگریز جو اپنی چھاؤنیوں میں محفوظ بیٹھے تھے۔ اور اُنکے پاس اُس وقت کا جدیدی اسلحہ میکسم گن، نائن پاؤنڈر گن اور **canon 10th field** موجود تھی۔ جسکی مسلسل گولہ باری سے اتنی بڑی تعداد میں پشتون غازی شہید ہوئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

British gunners with a 12 Pounder field Gun.

جبکہ پشتون قبائلی لشکر کے ساتھ تلواریں، جیزل اور دوسرا عام اسلحہ تھا پشتونوں نے شکست کھائی اور واپسی کی راہ لیکر روانہ ہوئے جبکہ سینکڑوں کی تعداد میں غازیوں کی لاشیں چکدرہ چھاؤنی کے ارد گرد اور آلہ ڈنڈ کے کھیتوں میں پڑی رہی جو پشتونوں کی زیادہ جزبہ ایمانی کی عکاسی کرتی رہی۔ انگریز سامراج نے پھر ملاکنڈ میں مختلف جگہوں پر یلغار کی اور آبادیوں کو مسمار کرنا شروع کیا۔(37)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Sikhs Troops looting and destroying a village in the swat valley.

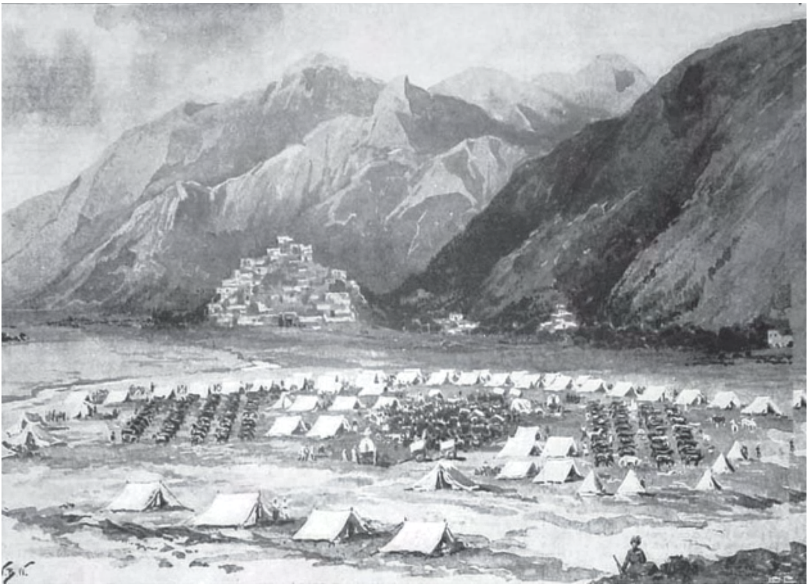

The Camp at Thana Village Malakand

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھانہ گاؤں پر توپوں سے گولہ باری کی گئی۔اور اسکے ساتھ ساتھ بٹ خیلہ کو بھی آگ کی لپیٹ میں لے لیا گیا۔تھانہ کے لوگوں کو 10 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔

ووسنام ملز لکھتے ہیں کہ وائسرائے ہند اور اُسکے کونسل نے ایک ریزرو بریگیڈ بنانے کی منظوری دی تھی جنکا بنیادی مقصد ملاکنڈ فیلڈ فورس کے ساتھ مدد کرنا تھی اگر ہم اپنی فوجی قوت میں اضافہ نہ کرتے تو پھر Mad Mullah اور اتمان خیل ، بونیر وال ، کوہستانی اور سواتی لوگوں کے خلاف لڑائی لڑنا مشکل بات تھی۔

2 اگست کے بعد صورت حال یوں تھی کہ ڈاک کا نظام پھر بحال کر دیا گیا اور باقاعدگی سے پھر ڈاک ملاکنڈ اور نوشہرہ کے درمیان آتی جاتی رہی۔ یہ ڈاک ٹانگہ کے ذریعے نوشہرہ سے ملاکنڈ تک پہنچائی جاتی۔

10 اگست کو پھر ملاکنڈ فیلڈ فورس نے امان درہ کے مقام پر کیمپ لگایا اور یہاں رہنے لگے ۔ یہاں آپ کو بتائے کہ ملاکنڈ فیلڈ فورس نے مختلف مقامات کی طرف جب سزا اور جزا دینے کی خاطر مارچ شروع کی تھی تو اس مارچ کے دوران زیادہ نقصان 10th فیلڈ توپخانہ نے اُٹھایا اور یہ سب واقعات درگئی سے 10 میل دور پیش آئے۔

اسی دوران آلہ ڈنڈ کا جرگہ میجر ڈین کے پاس آیا وہ عاجزانہ رویہ کے ساتھ آئے میجر اے۔ایچ۔ ڈین نے ان سے کہا برٹش سرکار کی جو چیز بھی ان کے پاس ہوں وہ لائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگی۔ اسکے ساتھ ہی یہ رپورٹ بھی موصول ہوئی کہ رانیزو نے بھی پولیٹکل ایجنٹ ملاکنڈ کے پاس امن کا معاہدہ کرنے کی خاطر ایک وفد بھیجا ہے پنجکوڑہ کے اطراف میں رہائش پزیر قبائل بھی امن کے خواہاں تھے۔(38)

No. XVII.

TRANSLATION of the Agreement of the representatives of JIRGAS of UPPER SWAT, dated the 22nd August 1897.

We, the representatives of the tribes of Musa Khel, Aba Khel, Bara Khel, Aka Khel, Maruf Khel, Bami Khel, Bahlol, Ala Khel, Azi Khel and Jinki, do hereby express our unconditional submission to the British Government and agree to carry out any orders which Government may give us or to anything which Government may impose upon us without demur and excuse. Dated 22nd Rabi-ul-awal, corresponding with 22nd August 1897. Signed and sealed by representatives of the above tribes, namely, Kalo Khan, Husan Khan, Zarif Khan, Agar Malik, Feroze Khan, Hafiz Saloo Khan, Abbas Khan, Moula Khan, Mozam, Salo Khan, Mir Aslam Khan, Jamdad Khan, Mir Azam Khan, Nabbi Khan, Mirdad Khan, Hamid Khan, Ahmad Khan, Yakub Khan, Feroze Khan, Ghulam Sarwar, Abdul Husan, Khan Bahadu, Shah and Mehtab Khan, etc.

With the exception of the Utman Khel Sections referred to, all the tribes within the protected area receive allowances from Government,

(Allowances)

Baezai Khan Khel

1. Inayat Khan of Thana............3000, Per annum
2. Bahram Khan of Thana........ 3000, Per annum
3. Sarbiland Khan of Palai.........500, Per annum
4. Minor Khans of Thana............500, Per annum

Ranizai Khans

1. Sharif Khan of Allahdand.........1500, Per annum
2. Sargand Khan of Allahdand.....1500, Per annum
3. Minor Khans of Allahdand........1000, Per annum

Ref: Report on the Tribes of the Malakand Political Agency by Cap. A.H Mcmahon & Lieut, Ramsay. P#: (68-69)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس سے پہلے 5 اگست کو دیر کا خان ملاکنڈ آیا اور یہاں پولٹیکل ایجنٹ سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران اُس نے یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنے علاقے میں اُن لوگوں کے خلاف سخت کاروائی کرے گا جنہوں نے سرتورفقیر کا ساتھ دیا یہاں آپ کو بتائے اس سے پہلے سرتورفقیر اور دیر کے دوسرے خوانین نے دیر کے خان کے خلاف ایک معاہدہ کیا تھا جسکی تصویر آپ دیکھ سکتے ہیں۔

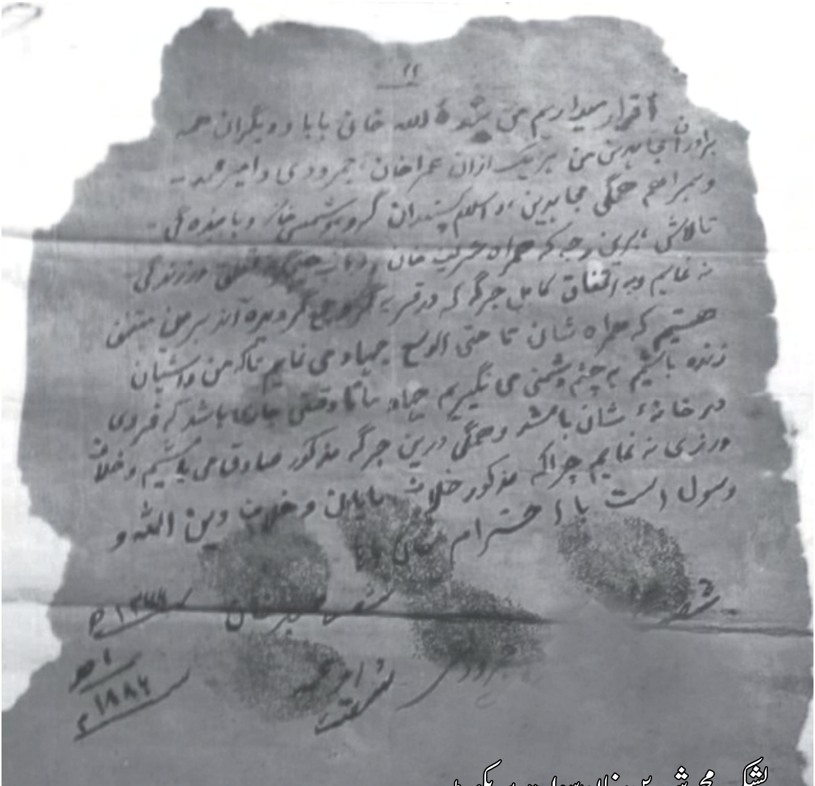

بشکریہ محمد شیرین خان سوات بریکوٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترجمہ:

ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم میں سے ہر ایک سعداللہ خان بابا اور دوسرے مجاہدین بھائی عمرا خان، جمروزی، امیر محمد اور دوسرے مجاہد دوست شمشی خان باڈہ، باڈہ گئی اور تالاش کے اسلام پسند گروہ اس بات پر کہ ہم شریف خان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق زندگی بھر نہیں رکھے گے۔ اور جو جرگہ یہاں بلایا گیا ہے۔ کامل اتفاق کے ساتھ اپنی حتی الوسع کوشش کے مطابق انکے مقابلے میں اُس وقت تک جہاد جاری رکھے گے۔ جب تک ہمارے گھروں میں ایک بھی فرد باقی نہ رہے۔ جرگے میں ہم اپنی باتوں پر صادق وامین رہے گے اور خلاف ورزی نہیں کرے گے۔ کیونکہ شریف خان ہمارا اللہ کے دین اور رسول کے خلاف ہے۔

دستخط کنندہ: عمرا خان، سعداللہ خان، امیر محمد، جمروزے وغیرہ۔(1886ء)

7 اگست صبح سات بجے جنرل جفریز اپنی رجمنٹ کے سپاہیوں کو لیکر جولگرام اور خار گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ لوگ گاؤں چھوڑ کر پہلے ہی جا چکے تھے گاؤں میں ایک غازی زخمی حالت میں پڑا تھا اُسے پھر ملاکنڈ سول ہسپتال لایا گیا۔ اسکے علاوہ ملاکنڈ کیمپ سے جو سرکاری چیزیں لوٹی گئی تھی اُسکو بھی برآمد کیا گیا۔

11 اگست کو سرجن نے کرنل لیمب کا پاؤں کاٹا لیکن پھر خبر آئی کہ وہ اتوار کی رات مرگیا۔ کرنل لیمب کے ساتھ ابھی تک کُل دس افیسر مر چکے تھے۔ اور اسکے علاوہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

18 آفیسر زخمی تھے۔ تیرہ اگست کو سواتیوں نے شرائط ماننے کیلئے اپنا وفد بھیجا سوات زیرین کے خوانین کو بغیر شرائط کے قبول کیا گیا اور اُنکوں اپنے اپنے گاؤں میں جانے کی اِجازت دے دی گئی۔ جب تیرہ اگست کو ملاکنڈ فیلڈ فورس کو آگے جانے کی اجازت دی گئی تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اپنے سامان باندھ کر جانے کی تیاری شروع کی اور پھر سولہ اگست کو صبح سویرے پہلا بریگیڈ تھانہ کی طرف روانہ ہوا جس وقت ملاکنڈ فیلڈ فورس کی پہلی بریگیڈ تھانہ کی طرف روانہ ہوئی۔ اُسی دن ہائی لینڈ انفنٹری کا ایک چھوٹا دستہ مردان سے رستم کی طرف بھیج دیا گیا۔ اس دستے کو اصل میں بونیر کی طرف بھیجا جانا تھا۔ اور بونیر کے لوگوں کو یہ دکھانا تھا کہ ملاکنڈ فیلڈ فورس کی سوات کی طرف پیش قدمی کے دوران وہ خاموش رہے اگر بونیر کے لوگوں نے ایلم پہاڑی کے درہ سے سوات میں ملاکنڈ فیلڈ فورس پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو پھر بونیر پر مردان سے برٹش رجمنٹس حملہ کرے گی۔ (39)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لنڈا کی کی لڑائی

یہاں آپ کو بتائے کہ ملاکنڈ فیلڈ فورس میں ملاکنڈ، چکدرہ اور درگئی میں موجود برٹش انڈین سپاہیوں کو شامل کیا گیا۔ اور اسکے مندرجہ ذیل بریگیڈز بنائے گئے

پہلے بریگیڈ جسکی کمان بریگیڈیئر جنرل مائیکل جان نے سنبھالی اور اس بریگیڈ کو اماندرہ پر Raid کرنے کا ٹاسک سونپ دیا گیا۔ اس بریگیڈ میں 1st رائل ویسٹ کینٹ، 24th پنجاب انفنٹری، 31st پنجاب انفنٹری اور 45th راٹرے سکھ انفنٹری شامل تھے۔

دوسرا بریگیڈ جس کی کمان بریگیڈیئر جنرل جفریز کررہے تھے۔ اور اس بریگیڈ کو خارگاؤں پر Raid کرنے کا ٹاسک سونپ دیا گیا۔ یہ بریگیڈ 1st بفس (Buffs) ایسٹ کینٹ رجمنٹ، 35th سکھ رجمنٹ، 38th ڈوگرہ اور گائیڈز انفنٹری پر مشتمل تھی۔ جبکہ ڈویژن ایک سکواڈ 10th بنگال لانسرز، 11th بنگال لانسرز گائیڈز کیولری، نمبر ایک ماؤنٹین بیٹری، نمبر 7 ماؤنٹین بیٹری، نمبر 8 بنگال ماؤنٹین بیٹری، 21st پنجاب انفنٹری، 2 کمپنی بنگال سیپرز اور مائینرز اور 5 کمپنی مدراس اور مائینرز پر مشتمل تھے۔

اسکے علاوہ تیسری ریزرو بریگیڈ جس کی کمان بریگیڈیئر جنرل وڈہاؤس کررہے تھے۔ جو 1st کوین سوریز 2nd ہائی لینڈ لائیٹ انفنٹری اور نمبر 6 کمپنی

Ref: www.britishbattles.com/malakand rising1897.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس میں 22nd پنجاب انفنٹری 39th گوروال رائفلز نمبر 10 فیلڈ انفنٹری اور نمبر 3 کمپنی سیپرز اور مائنرز شامل تھے۔(40)

آپ ملاکنڈ فیلڈ فورس میں شامل ان رجمنٹس کا اندازہ لگائیں کہ برطانوی حکومت نے سرتورفقیر کے خلاف اتنی بڑی تعداد میں مختلف رجمنٹس کی فورس (ملاکنڈ فیلڈ فورس) کے نام سے اس وجہ سے تشکیل دی تھی کہ سرتورفقیر اور اُسکے ساتھ شامل اُتمان خیل اور دوسرے قبائلی لشکر جزبہ جہاد سے سرشار برطانوی سامراج کے خلاف لڑے تھے اور اب بھی سرتورفقیر شکست تسلیم کرنے کو تیار نہ تھا۔ دوسری طرف ملاکنڈ اور چکدرہ کے درمیان خارنامی گاؤں میں اسلحہ سپلائی کرنے کا ڈپو بھی ملاکنڈ فیلڈ فورس کیلئے بنایا گیا۔اب مختلف بریگیڈز کو وادی سوات میں 8 اگست 1897 کو داخل ہونا تھا۔اسی دوران بریگیڈیئر جنرل جیفریز نے خار کے اطراف میں مختلف گاؤں پر قبضہ کیا۔ ہر جگہ لوٹ مار کا بازار گرم کیا گیا۔(fortifications) کو تباہ کر دیا گیا۔ رپورٹیں آنے لگی کہ بونیروال اور ہندوستانی مجاہدین بھی ملاکنڈ پہنچ گئے ہیں۔ درہ شاہ کوٹ، درہ مُورہ اور چراٹ پر سپاہیوں کی گشت بڑھا دی گئی۔ یہ رپورٹیں بھی آنے لگی کہ Mad Mulla مینگورہ میں ہے۔

یہاں آپ کو بتائے برطانوی سامراج نے سرتورفقیر کو اپنی لکھی ہوئی تاریخ کے کتابوں میں Mad Mulla کے نام سے یاد کیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اگست 1897ء کو رانیزی اور خان خیل کا جرگہ چکدرہ ہیڈکوارٹر آیا اور صلح پر راضی ہوئے۔ جرگے نے جرمانے ادا کرنے اور چھینا ہوا اسلحہ واپس کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی۔

12 اگست 1897ء کو خوازہ زیٔ کا جرگہ آیا اور اُنہوں نے بھی برطانوی سامراج کے ساتھ امن معاہدہ کیا اسی دوران ملاکنڈ فیلڈ فورس کے کمانڈر جنرل بنڈن بلڈ نے اپر سوات کی طرف مارچ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اماندرہ کے قریب دریائے سوات کے کنارے ملاکنڈ فیلڈ فورس کے مائیکل جان کے 1st بریگیڈ جس میں کیولری، گنز اور سپیرز اور مائینرز شامل تھے، کو تیاری کرنے اور سوات کی طرف جانے کا حکم ملا۔

16 اگست 1897ء کو فوج اماندرہ سے تھانہ گاؤں کی طرف روانہ ہوئی اس دوران اُنہوں نے اپنے ساتھ بارہ دن کا راشن لیا۔ لیکن خیمے اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ اماندرہ میں باقی سامان کی حفاظت کیلئے 35th سکھ ، 45th سکھ اور 11th بنگال لانسرز کے دستوں کو مامور کیا گیا۔

17 اگست 1897ء کو 11th بنگال لانسرز کا ایک سکواڈ جسکی کمان میجر بیٹسن کررہے تھے۔ اپنی اسکواڈ کے ساتھ دریا کے کنارے صبح 6:30 بجے نکلے کہ اسی دوران قبائلی لشکر کے ساتھ جلالہ کے مقام پر معمولی جھڑپ ہوئی، جلالہ سے لنڈاکی کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ اور پہاڑی کے قریب تنگ سڑک اسکوں جاتی ہے اسی دوران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیولری نے دیکھا کہ پشتون لشکر نے جلالہ کے پہاڑی جگہوں پر موجود بدھ مت کھنڈرات پر قبضہ کر کے مورچہ بندی کی ہیں۔

ملاکنڈ فیلڈ فورس کے رائل ویسٹ کینٹ کی نمبر 2 کمپنی نے ان کھنڈرات میں موجود قبائلی لشکر پر گولہ باری کی اور ان کھنڈرات پر اپنے بٹالین کو مورچہ زن کیا۔ اسی دوران صبح 9 بجے 10th فیلڈ بیٹری اور 7th ماؤنٹین بیٹری نے جلالہ کے پہاڑی جگہوں سے لنڈاکی، کی طرف پہاڑی مقامات پر موجود پشتون لشکر پر فائرنگ شروع کی ابھی تک گائیڈز کو جنگ کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

جلالہ اور لنڈاکی کے درمیان موجود تنگ (Causeway) بھی پشتون لشکر کی گولیوں کی زد میں تھا لیکن پھر جب گائیڈز میں موجود توپخانے نے پشتون لشکر پر گولہ باری شروع کی تو وہ پہاڑی مقامات سے اُتر کر کُھلے میدان میں چاول کی فصلوں میں واپسی کی راہ لیکر چلنے لگے۔ اسی دوران گائیڈ انفنٹری اُسکے پیچھے روانہ ہوئی۔ قبائلی لشکر آگے اور گائیڈ انفنٹری کے سپاہی اُسکے پیچھے بھاگ رہے تھے اس بھاگ دوڑ میں گائیڈ انفنٹری کے کچھ سپاہی بہت آگے چلے گئے اور اپنے دوسرے ساتھی سپاہیوں سے جدا ہو گئے۔

جب یہ سپاہی نوے کلے اور پہاڑی کے درمیانی علاقے میں پہنچ گئے۔ تو اسی دوران چاول کی کھیت میں چھپے پشتون لشکر جو تعداد میں پانچ سو کے قریب تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو اُنہوں نے گائیڈ انفنٹری کے سپاہیوں پر 100 گز کے فاصلے سے گولہ باری شروع کی ابتدائی فائرنگ کے نتیجے میں کپٹن پالمر کا گھوڑا زخمی ہوا جسکے نتیجے میں لیفٹیننٹ گریوز (Greaves) کا گھوڑا گھبرا کر سرپٹ دوڑنے لگا اور پشتون قبائلی لشکر کے قریب پہنچا، پشتون لشکر نے ایک ساتھ گریوز پر حملہ کر کے اور تلواروں کی وار کر کے موقع پر قتل کر دیا۔اس سے پہلے پالمر نے ایک پشتون پر حملہ کر کے اسکے ہاتھ کو زخمی کر دیا تھا لیکن اُس پشتون نے تلوار کی وار کر کے اُسے قتل کر دیا۔

اووسنام ملز لکھتے ہے۔ کہ ہمارے آفیسر پشتون لشکر کے نرغے میں بُری طرح قید تھے۔ کہ اسی دوران کرنل ایڈمز اور لارڈ فنکازل فوراً اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر پشتون قبائلی لشکر کے قریب پہنچے۔تا کہ اپنے ساتھیوں کو پشتون لشکر کے نرغے سے بچا کر لائے۔

لیکن جیسے ہی اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچے تو قبائلی لشکر پہلے ہی سے کپٹن گریوز کو قتل کر چکے تھے اسی دوران قبائلی لشکر نے لارڈ فنکازل اور کرنل ایڈمز پر بھی فائرنگ شروع کی اس فائرنگ کے نتیجے میں لارڈ فنکازل کا گھوڑا گولی لگنے سے زخمی ہوا اور فنکازل گھوڑے سے گریوز کی لاش کے قریب گر گیا آپ نے فوراً گریوز کی لاش کرنل ایڈمز کے ساتھ اُٹھائی لیکن اسی دوران بے چارے گریوز کو پیچھے سے کئی گولیاں اور لگی۔قبائلی لشکران دو آفیسر پر بہت غصہ تھے اگر گائیڈ انفنٹری کے اور دستے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہاں نہ پہنچتے تو ان آفیسر کا حال اور بھی بُرا ہوتا۔

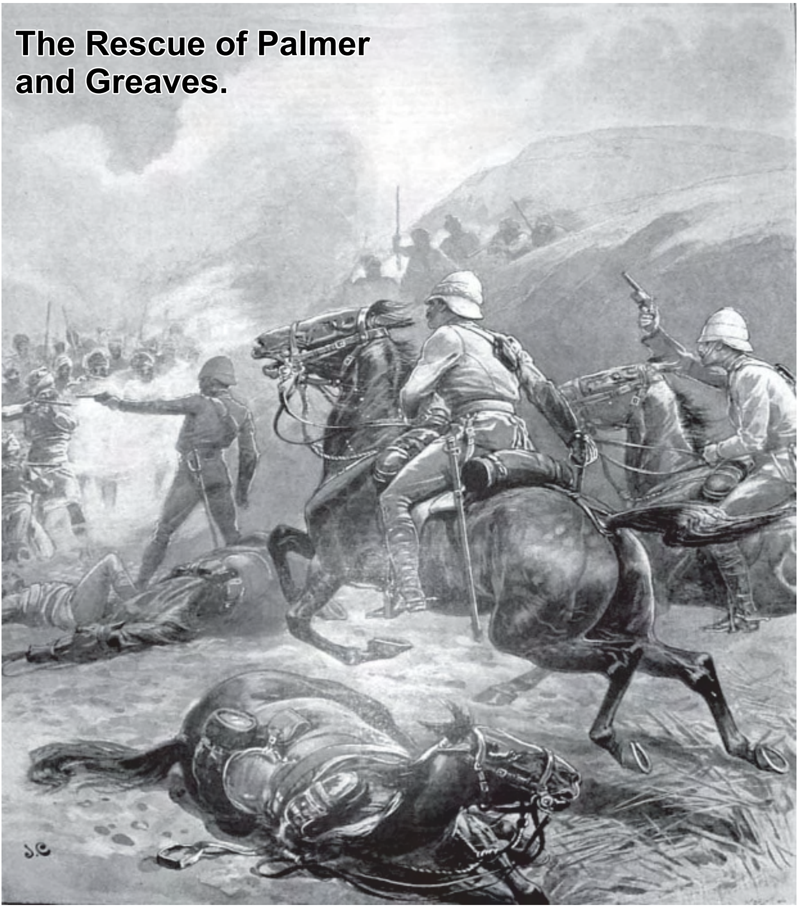

The Rescue of Palmer and Greaves.

اسی دوران میکلین کچھ گھڑسوار سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور فوراً قبائلی لشکر پر گولہ باری شروع کی سخت جنگ ہوئی۔ لیکن میکلین اور اُسکے ساتھیوں نے بہادری دکھا کر گریوز اور دوسرے افسروں کی لاشیں اُٹھائی اور واپس آئے۔ اُسکے بعد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میکلین نے سپاہیوں کے ساتھ دوبارہ پشتون لشکر پر حملہ کیا اسی دوران میکلین کو پاؤں پر گولیاں لگی اور وہ زخمی ہوا۔اور بعد میں سخت جنگ کے دوران مر گیا۔

Rescue of the Officers at Landaki on 17 Aug, 1897.

چونکہ اُس وقت کرنل ایڈمز کا گھوڑا زخمی ہوا۔لیکن پھر بھی اُس نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور پشتون لشکر پر حملہ آور ہوا۔سخت جنگ کے نتیجے میں بالاخر کرنل ایڈمز اپنے افسروں کی لاشیں اُٹھانے میں کامیاب ہوا۔اسی دوران گائیڈ انفنٹری کے اور جوان بھی پہنچ گئے آخری جھڑپ میں کرنل ایڈمز بھی معمولی زخمی ہوئے پھر سب سپاہیوں نے زخمیوں کو اُٹھا کر ایک طرف بھاگ کر درختوں کے جھنڈ میں بیٹھ کر ماؤنٹین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹری (توپخانہ) کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔

لیفٹیننٹ کرنل ایڈمز (گائیڈز کیولری)

اسی دوران ماؤنٹین بیٹری نے پہنچ کر قبائلی لشکر پر گولہ باری شروع کی جسکے نتیجے میں قبائلی لشکر پسپا ہوئی۔اور اسکے ساتھ ہی یہ لڑائی اپنے انجام کو پہنچی۔(41)

گریوز اور مکلین کی لاشیں پھر ملاکنڈ لائی گئی۔گریوز کو مالاکنڈ میں دفن کیا گیا،جبکہ میکلین کو مردان میں مرکزی یادگار کے قریب گائیڈز قبرستان میں دفن کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مذکورہ لڑائی میں قبائلی لشکر کے 100 کے قریب آدمی شہید ہوئے۔ جبکہ گائیڈ انفنٹری کے چار آفیسر کے علاوہ تین سپاہی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

18 اگست کو ملاکنڈ فیلڈ فورس نے مارچ کرتے ہوئے غالیگی گاؤں پر یلغار کی، لوگوں سے اسلحہ جمع کیا اور جگہ جگہ لوٹ مار بھی کی اگلے دن ریلیف کالم نے مینگورہ کی طرف مارچ کیا۔ جہاں یہ 24 اگست تک قیام پزیر رہا۔

جبکہ اسی دوران اپر سوات کے جرگے نے پولیٹکل ایجنٹ ایچ۔ اے۔ ڈین سے ملاقات کی اور برٹش حکومت کی تمام شرائط بمع جرمانہ ادا کرنے پر تیار ہوئے۔ اور ہر گاؤں میں لوگوں پر یہ لازمی قرار دیا گیا کہ اپنے اپنے گاؤں میں مورچوں کو ختم کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسکے ساتھ ہی تھانہ گاؤں اور مینگورہ کے درمیان ڈاک کا نظام قائم کیا گیا 24 اگست کو ملاکنڈ فیلڈ فورس بریکوٹ واپس آئی ، پھر 26 اگست کو ملاکنڈ خار پہنچی اسی دوران یہ ارادہ ظاہر کیا گیا۔ کہ بونیر پر بھی حملہ کیا جائے۔ کیونکہ بونیر سے بھی بڑی تعداد میں لوگوں نے سرتور فقیر کا ساتھ دیکر ملاکنڈ اور چکدرہ کی لڑائیوں میں حصہ لیا تھا

لیکن اسی دوران مہمند اور تیراہ میں قبائلی لوگ برطانوی سامراج کے خلاف آواز اُٹھا چکے تھے۔ اسلئے بونیر کے اپریشن کو ملتوی کردیا گیا۔ اور جنرل بلڈ کو مہمند کی طرف مارچ کرنے کا حکم ملا۔

اسی کے ساتھ ملاکنڈ سوات میں قبائلی لشکر کے ساتھ محاذ آرائی اختتام پزیر ہوئی۔ جبکہ پولیٹیکل انتظامیہ کو قبائل کے ساتھ امن معاہدے کرنے کا حکم ملا۔ جبکہ خان آف دیر کی مدد کرنے کی خاطر ملاکنڈ فیلڈ فورس کے کچھ دستے چھوڑ دیئے گئے۔

برٹش گورنمنٹ نے پھر ملاکنڈ کے محاذ پر لڑائی میں حصہ لینے والے مختلف رجمنٹس کیلئے مڈلز اور تعارفی اسناد دینے کا اعلان کیا جسکی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔ The Battle Honour Malakand

یہ اُن رجمنٹس کو دیا گیا جنھو نے ملاکنڈ اور چکدرہ کے دفاع کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان میں 11th پنجاب انفنٹری، 31st پنجاب انفنٹری، 35th سکھ اور 38th ڈوگرہ شامل تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

2۔ The battl honour (Punjab Frontier)

یہ ایوارڈ اُن رجمنٹس کو دیا گیا جو ملاکنڈ فیلڈ فورس میں شامل تھے اور جنہوں نے دوسرے رجمنٹس کے ساتھ ٹوچی اور مہمند کے اپریشن میں حصہ لیا۔ اسکے علاوہ وہ تمام فوجی دستے، عام لوگ جنہوں نے ملاکنڈ اور چکدرہ کی دفاع میں حصہ لیا اور یا جلالہ کے قریب اپریشن میں حصہ لیا۔ اُن سب کو انڈین جنرل سروس مڈلز کے ایوارڈز 1895 دیئے گئے۔ چاندی کے تمغے فوجی دستوں کو اور عام لوگوں کو برونز کے تمغے دیئے گئے۔ بریگیڈیئر جنرل مائیکل جان کو کمانڈر آف دی باتھ Commander of the Bath بنا دیا گیا۔ جبکہ لیفٹننٹ وسکاونٹ فینکاسل، لیفٹیننٹ کرنل ایڈمز اور لیفٹیننٹ مکلین کو لنڈاکی کے مقام پر 17 اگست 1897ء کو بہادری دکھانے کے صلے میں سب سے بڑا برٹش فوجی اعزاز وکٹوریہ کراس دیئے گئے۔

لیفٹیننٹ کرنل ایڈمز

لیفٹیننٹ مکلین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیفٹیننٹ وسکاونٹ فینکاسل

وکٹوریہ کراس

اس بات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملاکنڈ، چکدرہ کے محاذ پر سرتورفقیر کے ساتھ جنگ کی شدت کتنی تیز تھی۔ کہ ملاکنڈ کے محاذ پر ملاکنڈ فیلڈ فورس میں شامل افسروں کو وکٹوریہ کراس سے نوازا گیا۔ اسکے علاوہ لیفٹیننٹ کاسٹیلو کو بھی 26 جولائی 1897ء کو ایک حوالدار کی جان بچانے پر وکٹوریہ کراس دیا گیا۔

لیفٹیننٹ کاسٹیلو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہت سے ہندوستانی سپاہیوں اور گھڑسوار دستوں کوانڈین میرٹ آف آرڈر دیا گیا۔ ان میں وہ سپاہی شامل تھے جنہوں نے ملاکنڈ میں سرائے اور چکدرہ میں سگنل ٹاور کی دفاع کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔اور اسکے ساتھ ساتھ اُن سپاہیوں کو بھی انڈین میرٹ آف آرڈر دیا گیا۔

جنہوں نے لنڈاکی کی لڑائی میں برٹش افسروں ایڈمز، میکلین اور فینکاسل کا ساتھ دیا تھا(42) ۔ بے شک پشتونوں نے غیرت، وطن دوستی اور پشتونولی کی جنگ جیتی لیکن جنگ کے میدان میں شکست کھائی پشتون کسطرح میدان جنگ میں فتح حاصل کرتے۔اگرچہ پشتون بڑی تعداد میں ملاکنڈ اور چکدرہ کے محاذ پر برطانوی سامراج کے خلاف لڑے۔لیکن اُنکے پاس جنگی تربیت کا فقدان تھا۔اور دوسری طرف برطانوی سامراج نے ملاکنڈ فیلڈ فورس میں باقاعدہ فوج اور تربیت یافتہ سپاہیوں کوشامل کرایا تھا۔اور وہ جنگ لڑنے کے ہنر سے اچھی طرح واقف تھے۔

پشتونوں کے ساتھ کلہاڑیاں،تلواریں، پٹاخدار جیزل اور دوسرا عام اسلحہ تھا جبکہ انگریز کے پاس **8th** نمبر ماؤنٹین بیٹری، رائل ماؤنٹین بیٹری، **10th** فیلڈ توپخانہ، مکسم گن اور نائن پاؤنڈر گن جیسی ہیوی آرٹلری موجود تھی۔

بعض خودغرض ضمیر فروش پشتون خوانین نے بھی انگریز سامراج کا ساتھ دیکر سرتور فقیر اور اُسکے لشکر کے خلاف لڑائی لڑی۔سمہ رانیزی کے بعض خوانین نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسٹر ڈین کا ساتھ دیا۔

میک میھن لکھتے ہیں۔ بعض پشتون قبائل جن میں سمہ اور سوات رانیزی، سالارزی، اشور زی، بونیر وال، چغر زی، برسوات، ادینزی، باجوڑی، خال اخونزدگان، اُتمان خیل، پینده خیل، ملیزی وغیرہ نے سرتور فقیر کا ساتھ دیکر انگریزوں کے خلاف لڑائیاں لڑی۔ سمہ رانیزے کے لوگوں نے انفرادی طور پر سرتور فقیر کا ساتھ دیا جبکہ قبیلے کے بعض مشران نے قبیلے کے زیادہ لوگوں کو درگئی میں لڑائی لڑنے سے باز رکھا۔ (43)

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملاکنڈ اور چکدرہ کے مقام پر بعض قومی اور مذہبی شخصیات نے بڑی بہادری سے سرتور فقیر کا ساتھ دیکر لڑائیاں لڑی۔ جن میں سید احمد بامی خیل، جمروز خان، پالم باباجی، سید عبدالجبار شاہ، محمد سید خان کے علاوہ تھانہ گاؤں کے عبدالکریم شلمانی، گنیار گاؤں کے مصری شاہ نے بہادری کے جوہر دکھائے (مصری شاہ کا مزار سیری قبرستان گنیار گاؤں میں ہے۔

میک مھن لکھتے ہیں۔

کہ ملاکنڈ فیلڈ فورس نے پھر سوات کے مختلف قبائل موسیٰ خیل، اکا خیل، معروف خیل ،بامی خیل، بھلول خیل، غزی خیل اور جنگی خیل کے ملکان اور خوانین پر انگریز سرکار کو قبول کرنے اور اُسکے ساتھ ہی جرمانہ کی شکل میں ٹوپک وغیرہ جمع کرنے کا زور ڈالا،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی دوران سوات کے لوگوں سے 800 ٹوپک جمع کرائے گئے۔ اُسکے بعد انگریز سامراج نے نواب دیر شریف خان کے ہاتھوں اُنکے علاقوں میں قبائل پر جو جرمانے لگائے تھے وہ وصول کئے اور اسکے ساتھ ساتھ ادینزئی سے اسلحہ اور پانچ ہزار روپے جرمانہ وصول کیا۔ اُسکے بعد اُتمانخیل، باجوڑ اور مہمند پر حملے کئے۔ (44)

یہاں آپ کو بتائے 1897ء میں جب تمام قبائلی علاقہ جات پر برطانوی فوجوں نے یلغار کی اور جنگ چڑھ گئی اور ملاکنڈ میں بھی جنگ کے شُعلے بھڑک اُٹھے اِس دوران سرتورفقیر نے مردِ مجاہد بن کر اس جنگ میں حصہ لیا اُتمان خیل کا علاقہ جو ملاکنڈ ایجنسی کے سوات رانیزئی اور سمہ رانیزئی کے مغرب کی جانب واقع ہے۔ وہاں سے اُتمان خیل قوم بھی سرتورفقیر کے ساتھ اس جنگ میں شامل ہوئی اور یہاں سوات دیر، باجوڑ، بونیر، مہمند کے غازیوں کے ساتھ ملکر انگریز سامراج کے خلاف جوانمردی سے لڑے۔ 1897ء کے آخر میں انگریز فوج نے کرنل ریڈ کی کمان میں اُتمان خیل قوم کے علاقوں پر دو اطراف سے حملہ کیا۔ ایک حصہ فوج دریائے سوات کے کنارے قلنگی درہ پار کر کے آگرہ، ٹوٹئ، کوٹ، مینہ کی طرف آئی اور دوسرا حصہ فوج کا درگئی کے میدانوں کی طرف اُتمان خیل کے پہاڑوں کے جنوبی اطراف میں موجود علاقوں ناوے ڈنڈھ، سپرئ، بُوچہ اور پڑانگ غار پر حملہ آور ہوا۔ ناوے ڈنڈھ کے قلعے کو انگریزوں نے تباہ کر دیا۔ وجہ یہ تھی کہ زیادہ تر مجاہدین آگرہ اور ٹوٹئ میں انگریزوں کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ برسرِ پیکار تھے اسلئے ناوے ڈنڈھ کے محاذ پر وہ اپنے قلعے کا دفاع نہ کرسکے پڑا نگ غاراور سپری گاؤں کو تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔

اُتمان خیل قوم کے وہ گاؤں جو سوات رانیزئ اور سمہ رانیزئ کے سرحدوں پر واقع ہیں ۔جیسے ہریان کوٹ ، مینہ، کوٹ ،ٹوٹی ، آگرہ ، قلنگئ ان سب کے ساتھ انگریزوں نے پھر یہ معاہدہ کیا کہ یہ سب گاؤں ملاکنڈ ایجنسی کے ساتھ سیاسی تعلق رکھے گے۔

1907 میں رانیزئ اور اُتمان خیل اقوام کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے انگریزوں نے پہلے ان قبائل کو آپس میں لڑوایا اور پھران دونوں قبائل کے درمیان راضی نامہ کیا۔لیکن اس راضی نامہ میں انگریزوں نے اُتمان خیل قوم پر سخت شرائط عائد کی کہ وہ ملاکنڈ انتظامیہ کے ماتحت ہونگے ۔ان سخت شرائط کی وجہ یہ تھی کہ انگریزوں کے خلاف سرتورفقیر کا ساتھ زیادہ تر اُتمان خیل قوم نے دیا تھا۔اورانگریز سامراج اُتمان خیل قوم کے خلاف اور بھی سخت پابندیاں لگانے کا متمنی تھا۔(45)

26 اگست کے بعد ملاکنڈ فیلڈ فورس تھانہ میں آکرٹھہری۔اور سرتورفقیر بھی فتح پور سوات کی طرف چلا گیا۔سوات کے زیادہ تر ملکان اورخوانین نے پولیٹکل انتظامیہ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی۔

شہباز محمد لکھتے ہے۔کہ اکتوبر کے مہینے میں سوات کے میاں گلان نے 600 ملکان کے ساتھ چکدرہ میں پولیٹکل انتظامیہ سے ملاقات کی اورانکو اپنی خدمات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیش کی(46)۔خان محمد شریف کو نواب دیر کا خطاب بھی انگریزوں نے اس وجہ سے دیا کیونکہ خان محمد شریف خان نے خان عمرا خان کے خلاف انگریزوں کا ساتھ دیا تھا۔ اور **12** دسمبر **1895**ء کو پھر چکدرہ کے مقام پر خان محمد شریف خان کو نواب کا خطاب دیا گیا۔انگریز چاہتے تھے۔کہ ان علاقوں میں چھوٹے چھوٹے خوانین اورنوابوں کے ذریعے یہاں کے عوام کو زیر کریں۔

مئی **1898**ء میں سرتور فقیر اور اُسکے ساتھ شریک قبائلی لوگ اب بھی آرام سے نہیں بیٹھے تھے۔اسی دوران چترال ریلیف مہم انجام کو پہنچی چکدرہ تا چترال براستہ سڑک انگریز فوج کے دستوں نے مارچ کی سرتور فقیر کی خواہش تھی کہ دیر آکر انگریز سامراج پر حملہ کریں لیکن بعض انگریز دوست خوانین نے اُسکے راستے میں روڑے اٹکائے۔(47)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نواب دیر کے خلاف جنگ:

جولائی 1898 میں شموزو، نیکپی خیل، سبوجنی اور شامیزوں کے لوگ نواب دیر کے مظالم سے اتنے تنگ آ گئے کہ جنگ کی تیاری شروع کی ان قبائل نے سرتور فقیر کی سربراہی میں انگریز اور نواب دیر دونوں کے خلاف جنگ کرنے کا ارادہ کیا۔

میک میھن لکھتے ہیں۔

جولائی 1898ء میں یہ خبریں موصول ہونے لگی کہ سرتور فقیر نے انگریز کے ساتھ ایک اور جنگ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔لیکن سوات کے لوگوں نے انکو اپنے علاقوں پر سے گزرنے کی اجازت نہ دی۔ اتنا زیادہ وقت گزرا نہ تھا کہ خواجہ زی کے لوگ نواب کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔

ڈاکٹر سلطان روم لکھتے ہیں۔

نومبر 1898ء میں دریائے سوات کے دائیں طرف کے قبائل خان شریف خان کے ہاتھوں بہت تنگ آ چکے تھے اور اُنہوں نے سرتور فقیر کو درخواست کی کہ اُنکی سربراہی کریں۔ اس جنگ کا حال میک میھن اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ دریائے سوات کے دائیں کنارے آباد سواتی قبائل نے ایسا محسوس کیا کہ نواب دیر اُنکے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کر رہا ہے۔ اس لئے اُنہوں نے Mad Mullah کو درخواست کی کہ وہ آئے اور نواب دیر کے خلاف اُسکا ساتھ دیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُسکے ساتھ بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے اور دیر پر حملہ شروع کیا۔اسی دوران نواب دیر تزبذب کا شکار رہا۔ 30 نومبر 1898ءکو سرتور فقیر نیکپی خیل کے علاقے میں داخل ہو کر دریائے پنجکوڑہ کے کنارے تک آیا۔

اگر وہ کچھ اور آگے جاتے تو وہ دیر اور چکدرہ کے درمیان موجود سڑک تک پہنچ جاتے اور اسکا فوری اثر یہ ہوتا کہ دیر کے دوسرے قبائل بھی سرتور فقیر کا ساتھ دیتے اور اس طرح 1897 کی جنگ کی طرح ایک اور خونریز لڑائی شروع ہو جاتی۔لیکن کچھ نامعلوم وجوہات کی بنا پر سرتور فقیر آگے نہ جا سکے نواب دیر اب بھی پریشانی میں مبتلا تھا ۔اسی دوران رباط کے عبداللہ خان نے 1200 سپاہیوں کے ساتھ سرتور فقیر کے لشکر پر حملہ کیا لیکن سرتور فقیر نے عبداللہ خان کے لشکر کے ساتھ لڑائی لڑنے سے گریز کیا اور واپس دریائے سوات کے کنارے کی طرف پسپا ہوئے سرتور فقیر نے محسوس کیا کہ اب یہ جنگ مسلمانوں کے درمیان ہونے والی تھی اور اس سے انگریز سامراج کو سارا فائدہ مل رہا ہے۔

میک میھن لکھتے ہیں۔

بعد میں انگریزوں نے نواب دیر اور دریائے سوات کے کنارے آباد قبیلوں کے درمیان ایک معاہدہ کیا اس معاہدے کی رُو سے نواب دیر کو یہ قبیلے ہر سال عشر ادا کرنے کے لئے پابند بنا دیئے گئے ۔ان قبائل میں شموزئی ،سیبوجنی ،نیکپی خیل اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شامیزی شامل تھے۔ان قبائل نے نواب دیر کے ساتھ یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ اپنے علاقوں پر سے سرتور فقیر کی لشکر کو گزرنے کی اجازت کبھی نہیں دے گی۔

اُس وقت دریائے سوات کے دائیں کنارے آباد قبائل جن میں خواجہ زی، قابل ذکر ہے۔نواب دیر کے مظالم سے تنگ آچکے تھے۔وہ چاہتے تھے کہ کوئی ایسی شخصیت سوات پر حکمرانی کرے جن سے وہ اندورونی اور بیرونی لڑائیوں سے محفوظ رہے لیکن اس وقت سوات میں کوئی قابل اعتماد شخص موجود نہیں تھا۔اسی بناء پر سوات کے لوگوں نے ستھانہ کے سیدعبدالجبار شاہ کو بادشاہ بنانے کا فیصلہ کیا سوات کے لوگ پہلے سرتور فقیر کو بادشاہ بنانا چاہتے تھے لیکن وہ انگریزوں کے لئے قابل قبول نہ تھے 1904ء کے اوائل میں خواجہ زئی کے لوگوں نے ایک بار پھر انگریز کے خلاف جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا۔لیکن مسٹر ایچ۔اے۔ڈین نے خواجہ زئی کو جنگ کرنے سے روکا۔(48)

1905ء اور 1910ء کے درمیانی سالوں میں سرتور فقیر نے اپنی تیسری شادی فتح پور میں کی سرتور فقیر کی اس بیوی سے اُسکا ایک بیٹا عمرا خان اور دو بٹیاں پیدا ہوئی۔عمرا خان کو اللہ نے پھر چھ بیٹے دیئے۔جن میں معمبر خان، محمد کرم خان، رحمدل خان، ہمایوں خان، محمد قیوم خان اور لیاقت علی خان شامل ہیں۔

تصویر میں آپ کتاب کے محقق امجد علی کو عمرا خان کے بیٹوں لیاقت علی خان،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور محمد قیوم خان کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔

سرتورفقیر کی ایک بیٹی فتح پور سے باز خیلہ شامیزی کے سر بلند کو بیاہی گئی۔جن سے ایک بیٹا ڈاکٹر بہادر سید اور پانچ بٹیاں پیدا ہوئی۔ان بیٹیوں کے اولاد میں سے وکیل خیر الحکیم زئی ،مظفر سید، سید معروف شاہ ، باز میاں ، اور بدر الحکیم حکیم زئی نامی گرامی شخصیات پیدا ہوئے۔ (49)

سرتورفقیر کی دوسری بیٹی نوے کلے خوازہ خیلہ میں بیاہی گئی جن سے ایک بیٹا میاں سید وہاب عرف خوبہ میاں پیدا ہوئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

6 دسمبر 1904ء کو نواب دیر خان شریف خان وفات پا گئے۔ اور اسکی جگہ اسکا بیٹا اورنگزیب خان نواب دیر بنے۔

اسی دوران اگست 1909ء میں اورنگزیب نے شموزو اور نیکپی خیلو پر حملہ کیا۔ جس میں بڑی تعداد میں لوگ مر گئے۔ انگریز سامراج کی مداخلت سے نواب دیر کے لشکر نے پھر پسپائی اختیار کی انگریز چاہتے تھے کہ ان علاقوں کو بھی اورنگزیب کے زیر تسلط لائے۔ دوسرا بڑا فائدہ انگریز سامراج کو یہ تھا کہ پشتونوں کی آپس میں لڑائیوں کے وجہ سے انکی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ اور خواجہ زو کے لوگ نواب دیر کے مطیع ہو جائے گے۔ انگریز اس بات پر بھی فکر میں تھے۔ کہ کہیں خواجہ زو کے لوگ پھر سرتور فقیر کو انگریزوں کے خلاف لڑائی لڑنے کے لئے تیار نہ کرے۔ اورنگزیب نے پھر انگریز سامراج کی ملی بھگت سے 1910 میں خواجہ زو پر حملہ کر دیا۔ اور شموزو، نیکپی خیل، سیبوجنی اور شامیزئی پر قبضہ کرنے کے بعد یہاں قلعے تعمیر کئے گئے۔ اسی دوران نواب دیر کی ان کاروائیوں کی خبر ہندوستان بھر میں پھیل گئی۔ ہندوستانی مجاہدین جو سید احمد شہید کے لشکر میں شمار تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ اس نواب کے خلاف کاروائی کرے کیونکہ وہ انگریزوں کا طرف دار تھا۔

سرتور فقیر جو فتح پور سوات میں موجود تھا اسکوں بھی کسی ایسے موقع کی تلاش تھی۔ ہند کے مجاہدین نے بونیر اور شانگلہ میں صلاح مشورے شروع کئے اور پھر یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجاہدین سرتور فقیر سے ملنے فتح پور بھی گئے۔اُنھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ غزی خیل اور جنگی خیل کے علاقے نواب دیر کے ریاستی حدود سے باہر ہیں۔اس لئے جنگی خیل کو جہادی مرکز بنانا فائدہ مند ہوگا۔اس بات پر راضی ہونے کے بعد سرتور فقیر نے ہندوستانی مجاہدین کے ساتھ یہ منصوبہ بھی بنایا کہ نواب دیر کو شکست دینے کے بعد وہ انگریز سامراج کے خلاف تلوار اُٹھائے گا۔

لیکن اسی دوران نواب اورنگزیب، سرتور فقیر کے منصوبے سے باخبر ہوا اُس نے سرتور فقیر کو دھوکہ دینے کی خاطر ایک جرگہ اُسکے پاس بھیجا۔اور اس کو اس بات پر راضی کرلیا۔کہ اورنگزیب انگریز سے ناراض ہے اور انگریزوں کے خلاف سرتور فقیر کا ساتھ دینے کیلئے وہ ہمہ وقت تیار ہے اور اسی دوران اورنگزیب نے اس جرگے کے ہاتھ سرتور فقیر کو آٹھ سو روپے بھی بھیجے۔کہ ان پیسوں سے جہاد کیلئے تیاری کرے۔ اسکے علاوہ نواب اورنگزیب نے سرتور فقیر کو سالانہ چار سو من گندم دینے کا وعدہ بھی کیا سرتور فقیر نواب دیر اورنگزیب کے اس دوغلے پن میں آگئے اور اس نے نواب اورنگزیب پر حملہ کرنے سے گریز کیا۔جسکے نتیجے میں ہندی مجاہدین بھی مایوس ہوکر چلے گئے۔ خواجہ زئی نواب اورنگزیب کے مظالم سے بہت تنگ آچکے تھے اور انہوں نے سوات کیلئے ایک مستقل بادشاہ کی ضرورت محسوس کی تاکہ نواب دیر کے مظالم سے چھٹکارہ پائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیرالحکیم زئی لکھتے ہیں۔

اسی دوران شانگلہ کا ایک عالم احمد جان عرف سنڈا کی بابا سوات آیا یہ اس مشہور اخون سالاک کا نواسہ ہے جنہوں نے سردار باکو خان کا ساتھ دیا تھا۔ اور ان دونوں کی مشترکہ لشکر نے ڈوما حکومت کو شکست سے دوچار کیا تھا۔ سنڈا کی مُلا بھی سرتور فقیر کی طرح انگریزوں اور نواب دیر سے سخت نفرت کرتا تھا۔ اس نے شامیزو اور سیبوجنی کے عوام کو متحد کیا اور نواب دیر پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ نیکپی خیل کے عوام نے بھی اُسکا ساتھ دیا ان سب نے نواب دیر کے خلاف بغاوت کی اور نواب دیر کے بہت سے سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے کے بعد قلعوں پر قبضہ کیا اس جنگ میں عبدالجبار شاہ ہندی مجاہدین، دریائے سوات کے کنارے آباد قبائل اور بونیر کے لوگوں نے خواجہ زوکی مدد کی اور نواب دیر کو شکست دی۔ (50)

یہ 3 اپریل 1915ء کا واقعہ ہے۔ جب سوات نواب دیر کے تسلط سے آزاد ہوا۔ سنڈا کی مُلا نے پھر سوات کے لئے ایک مستقل حکمران کی ضرورت محسوس کی اور اسکے لئے آپ نے پانچ ارکان پر مشتمل ایک جرگہ تشکیل دیا۔ اور خود اس جرگہ کے سربراہ بنے۔ جرگہ نے پہلے سنڈا کی مُلا کو اور پھر عبدالودود کو سوات میں حکومت بنانے کی دعوت دی لیکن وہ تیار نہ ہوئے بعد میں سید عبدالجبار شاہ کو دعوت دی گئی جو اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبول کی اور اسطرح سید عبدالجبار شاہ 24 اپریل 1915ء کو سوات کے بادشاہ بنے۔

سید عبدالجبار شاہ

اسی دوران جون 1915ء میں ادینزو کے لوگ نواب دیر کے مظالم سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سوات کے ساتھ تعلقات استوار کرنا شروع کئے۔ سواتی عوام ادینزو پر حملہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن ملاکنڈ پولیٹکل ایجنٹ نے اُن کو ایسا کرنے سے باز رکھا۔ تھانہ اور آلہ ڈھنڈ کے خوانین کے ہاتھوں ایک خط سوات کے خوانین و ملکان کو بھیجا گیا کہ وہ ادینزو پر حملہ کرنے سے گریز کریں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن سنڈاکی مُلا نے اس بات سے انکار کیا آپ نے سرتورفقیر سے بھی رابطہ کیا۔سرتور فقیر نے فوراً لشکر جمع کرنا شروع کیا۔اسی دوران انگریز سامراج نے سواتیوں کو ڈرانے کی خاطر گائیڈز انفنٹری چکدرہ کی طرف روانہ کی سواتیوں نے انگریزوں سے رابطہ کیا کہ آپ کے کہنے پر ہم نے سرتورفقیر کی مدد کرنے سے انکار کیا ہے۔اس لیے اب آپ ادینزی کے علاقے سوات کے بادشاہ سید عبدالجبار شاہ کی ریاست میں شامل کریں۔لیکن پولیٹکل انتظامیہ نے اس تجویز کو رد کر دیا بعد میں سوات کا جرگہ پولیٹکل ایجنٹ کے پاس آیا۔اورانہوں نے ادینزی کے معاملے سے اپنے آپ کو علیحدہ کیا۔(51)

لنڈاکی کی دوسری لڑائی

اسی دوران حاجی صاحب ترنگزی نے 1915ء میں حزب اللہ کے نام سے جہادی تنظیم بنائی۔اس سلسلے میں آپ نے بونیر، مردان، گدون، اتمان خیل، خدوخیل پشاوراور دوسرے علاقوں کے دورے کیئے آپ نے سرتورفقیراور سنڈاکی مُلا سے بھی رابطے کیئے اوران کوکہا کہ جہاد کیلیئے لوگوں کو تیار کرنیکی خاطر مختلف علاقوں کے دورے کریں۔عزیز جاوید لکھتے ہیں۔کہ حاجی صاحب نے سرتورفقیرکو چغرزو، اور حسن زو قبائل کی طرف بھیجا۔تاکہ وہ اوگی کے مقام پر حملے کیلیئے تیاری کریں۔اسی دوران سنڈاکی مُلا نے سید عبدالجبار شاہ کوبھی انگریز سامراج کے خلاف اُبھارا سید عبدالجبار شاہ،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتورفقیر اور سنڈاکی بابا نے لشکر جمع کر کے چکدرہ پر حملے کیلئے کمر کس لئے ۔ انگریز سامراج نے ملاکنڈ موویبل کالم نامی رجمنٹ چکدرہ قلعہ کی حفاظت کیلئے روانہ کیا۔ جسکی کمان جنرل بیٹن کرر ہے تھے۔ سرتورفقیر کی لشکر کو چکدرہ پر حملہ کرنے سے روکنے کیلئے انگریز فوج لنڈاکی کے مقام پر پہنچ گئی۔

28 اور 29 اگست 1915ء کے درمیانی شب سرتورفقیر کے لشکر نے انگریز فوج پر حملہ کیا جبکہ انگریزوں نے پشتون غازیوں پر توپوں سے بمباری کی چھ گھنٹے تک یہ لڑائی جاری رہی ۔ جس میں انگریز فوج نے بھاری اسلحہ کا استعمال کیا۔ سرتورفقیر کا لشکر واپسی کی راہ لیکر چلا گیا اور سنڈاکی بابا بھی بونیر کی طرف واپس ہوا۔(52)

سرتورفقیر کی وفات کی کہانی

کہا جاتا ہے۔ انگریز سامراج نے ہمیشہ سرتورفقیر کو اپنے لئے بڑا خطرہ سمجھا اور اُسکوں راستے سے ہٹانے کیلئے مختلف منصوبے بنائیں۔ پہلے پہل انگریز سامراج نے یہ کام کیا کہ اُنہوں نے سرتورفقیر کے ساتھ خطوط کا تبادلہ شروع کیا۔ اور پھر یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیا کہ سرتورفقیر نے انگریزوں سے رشوت لی ہے۔

میک میھن لکھتے ہے۔

کہ اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ **Mad Mullah** کو یہ احساس ہو چکا ہے کہ اب مزید جنگ لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔ اسلئے ابھی ابھی سرتورفقیر نے اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک قابل اعتماد ساتھی کے ذریعے ملاکنڈ پولیٹکل ایجنٹ کے ساتھ رابطہ کیا ہے اور سرتور فقیر نے یہ وعدہ کیا ہے۔آئندہ وہ انگریز کے خلاف کوئی قدم نہیں اُٹھائے گا۔سرتور فقیر اور ملاکنڈ پولیٹکل ایجنٹ کے درمیان اس ملاقات کی خبر سارے علاقے میں پھیل گئی اور اس سے یہ صاف واضح تھا کہ اسکے نتیجے میں سرتور فقیر کی اہمیت کو لوگوں کی نظر میں کم کرنا تھا۔اور سرتور فقیر اور اسکے ساتھیوں پر انگریز سے پیسے لینے کا الزام بھی لگایا گیا جو سراسر جھوٹ پر مبنی خبر تھی۔

انگریزوں نے یہ جھوٹی افواہیں پھیلائی۔اور ان افواہوں نے لوگوں کے دلوں میں سرتور فقیر کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کر دیئے۔اب سرتور فقیر کو جہاد کی تیاری کرنے کے بجائے اپنے کردار پر لگے بدنامی کے داغ کو مٹانا تھا۔

Macmahon اور **Ramsay** لکھتے ہیں۔

کہ سرتور فقیر کو کسی بھی جگہ سے امداد نہ مل سکی اور وہ اکیلے ہوتے گئے **1900** میں ملاکنڈ کے **P.A** سے دوستانہ مُلاقات کی اور جنگ نہ کرنے کا وعدہ کیا لیکن میک میھن اور رامسے مزید لکھتے ہیں کہ اس خبر کو اس طرح پھیلایا گیا اور سرتور فقیر پر یہ الزام لگایا گیا کہ سرتور فقیر اور اُسکے ساتھیوں نے انگریز پولیٹکل انتظامیہ سے رشوت لی ہے اس بے بنیاد جھوٹ کی وجہ سے سرتور فقیر کو رسوا کیا گیا۔اور عوام نے اُسکا ساتھ چھوڑ دیا۔یہ انگریزوں کی چال تھی جو **(Divid, & Rule)** پالیسی پر گامزن تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Mac Mahon اور Ramsay کی باتوں میں حقیقت کتنی ہیں اب یہ دیکھتے ہے۔

۱۔ میک میھن اور رام سے لکھتے۔ کہ افغان عوام کی حمایت پر سرتور فقیر نے ایک اور جنگ کی تیاری 9 مئی 1908ء کو شروع کی، اُس وقت سوات کے گل شہزادہ نے ملاکنڈ کے P.A سے کہا کہ سرتور فقیر کے ساتھ لشکر غزی خیل کے علاقے تک آں پہنچا ہے۔ اور مزید یہ بھی کہا کہ اس سلسلے میں آپکا بھرپور ساتھ دونگا۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر سلطان روم لکھتے ہیں۔ کہ سرتور فقیر نہ تو کبھی خاموش رہے اور نہ اپنے جہاد کے مشن کو چھوڑا۔

۳۔ انگریز سامراج ایک خفیہ چھٹی جو 11 مئی 1912 کو لکھی گئی۔ کہ دیر کے نواب نے سرتور فقیر کو 800 روپے بھیجے تھے کہ اس پر جہاد کرنے کے لئے اسلحہ خریدے سرتور فقیر نے پہلے یہ رقم لینے سے انکار کیا تا کہ یہ یقین دہانی کرے کہ نواب دیر حقیقت میں انگریز کا دشمن ہے کہ نہیں بعد میں یقین دہانی کرنے کے بعد سرتور فقیر کو سالانہ 400 من گندم دینے کا بھی وعدہ کیا۔

۴۔ انگریز سامراج نے ایک اور خفیہ چھٹی 17 اگست 1912ء میں لکھا کہ مجاہدین نے سرتور فقیر سے کہا کہ جانی خیل (بونیر) سے اُن کیلئے زمین لے لیں۔ تا کہ اُس پر قلعے تعمیر کریں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۵۔ انگریز سامراج ایک اور خفیہ چھٹی 2 نومبر 1912 میں لکھتے ہے۔ کہ 11 ہندوستانی مجاہدین سرتور فقیر سے ملنے آئے تھے۔

سرتور فقیر نے اُن سے کہا کہ اُنہوں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اُسے حکم ملا ہے کہ لنڈا کی جا کر وہاں سے انگریز سامراج پر حملہ آور ہو جاؤ۔ لیکن اب وہ اپنے خلیفہ کے انتظار میں ہے جو نجم الدین ہڈے مُلا کا جانشین ہے اور مہمند کا رہنے والا ہے۔ مجاہدین نے ان سے کہا کہ ابھی تک امیر افغانستان کی طرف سے حکم نہیں ملا کہ کیا کرنا ہے۔

٦۔ انگریز ایک اور خفیہ چھٹی 30 اپریل 1914 میں لکھتے ہے کہ کچھ ہندوستانی مجاہدین سرتور فقیر سے ملنے فتح پور آئے کہ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ کوہستان جائے اور قبائل کو جمع کریں۔

۷۔ انگریز سامراج ایک خفیہ چھٹی 20 اپریل 1915ء میں لکھتے ہیں کہ سرتور فقیر اور سنڈاکی مُلا بہت حد تک سوات کے لشکر کے ساتھ سید بادشاہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہے لیکن پہلے وہ اس معاملے میں خاص ثبوت چاہتے ہیں۔ (53)

۸۔ اووسنام ملز لکھتے ہے کہ سرتور فقیر نے 5 جولائی کو کوشش کی کہ شموزئی گاؤں کے لوگوں کو جنگ کرنے کے لئے اُبھارے لیکن وہ ناکام ہوئے۔

۹۔ سرتور فقیر کے نواسے ہمایون کے مطابق ملاکنڈ کے پولیٹکل ایجنٹ نے 25 جولائی 1897ء کو پیغام بھیجا کہ آپکوں سوات کا بادشاہ بنا دے گے لیکن سرتور فقیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے پولیٹکل ایجنٹ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔

اب میک میھن اور رام سے کی باتوں کی طرف آتے ہیں جنہوں نے لکھا کہ سرتور فقیر نے ملاکنڈ کے پولیٹکل ایجنٹ سے ملاقات کر کے یہ یقین دہانی کرائی کہ وہ برطانوی سامراج کے خلاف جنگ نہیں کرے گے۔ لیکن یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ سرتور فقیر ایک لشکر کے ساتھ غزی خیل کے علاقے میں گیا تھا۔ اب یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ **Macmahon** اور **Ramsay** کی باتوں میں حقیقت اب کہاں رہی۔

۱۔ کہ سرتور فقیر کے ساتھ بڑی لشکر غزی خیل گئی تھی کیا ان لوگوں نے سرتور فقیر کی حمایت نہیں کی تھی۔

۲۔ سرتور فقیر نے اگر پولیٹکل ایجنٹ ملاکنڈ کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوتا تو ہونا یہ چاہیئے کہ سرتور فقیر منظر سے غائب ہو جاتا لیکن سرتور فقیر پھر بھی جہاد کیلئے سرگرم رہا اور لوگوں کو جہاد کیلئے تیار کرتا رہا۔

۳۔ اگر سرتور فقیر نے پولیٹکل ایجنٹ کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوتا تو پھر کیوں نواب دیر اورنگزیب نے سرتور فقیر کو 800 روپے اسلحہ خریدنے کے لئے بھیجے۔ اور سرتور فقیر نے اس وقت وہ روپے قبول کئے جب سرتور فقیر کو یہ اطمینان ہوا کہ نواب اورنگزیب انگریزوں کا دشمن ہے۔ **Macmahon** اور **Ramsay** کے ذہن میں اُس وقت یہ سوالات کیوں پیدا نہ ہوئے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۴۔ سرتورفقیر نے جب ہند کے مجاہدین سے کہا کہ میں جہاد کے لئے تیار ہوں لیکن اپنے آقا کے حکم کا انتظار ہے اس بات کو بھی **Macmahon** اور **Ramsay** کو ذہن میں یاد رکھنا چاہیئے تھا۔

۵۔ سرتورفقیر سے جو ہند کے مجاہدین بار بار ملتے اور کبھی زمین حاصل کرنے کی بات کرتے تاکہ اس پر قلعے تعمیر کریں اور کبھی لشکر اکھٹا کرنے کی تو پھر انگریز کو اس بات کا جواب بھی دینا چاہیئے تھا۔ کہ کیوں ہند کے مجاہدین ہر بات کے لئے سرتورفقیر سے رابطے میں تھے۔ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ سرتورفقیر مرتے دم تک انگریز سامراج کے خلاف تھا۔

انگریز سامراج اب بھی پوری طرح مطمئن نہ تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ سرتورفقیر کو اپنے راستے سے ہٹائے۔

انگریز چونکہ خود سرتورفقیر کو مارنے کے لئے فتح پور نہیں جا سکتی تھی۔ کیونکہ اس میں خطرہ بہت تھا وہ چاہتی تھی انگریز کا کوئی وفادار خان سرتورفقیر پر وار کرے اور اسے ختم کرے لیکن کوئی خان بھی اس کام کے لئے تیار نہ تھا کہا جاتا ہے۔ کہ ایک خان نے ایک بوڑھی عورت کے ہاتھ سرتورفقیر کو کدو کے سالن میں زہر ملا کر کھلایا جسکے اثر سے سرتورفقیر اٹھ مہینے بستر مرگ پڑا رہا۔ اور پھر آخر کار جنوری **1917**ء میں سرتورفقیر نے اس جہاں فانی سے آنکھیں موڑ لی۔ (54)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتور فقیر کا مزار فتح پور (سوات) میں باغ ڈھیری چوک کے قریب سورتو بنڑ موجود میں ہے۔

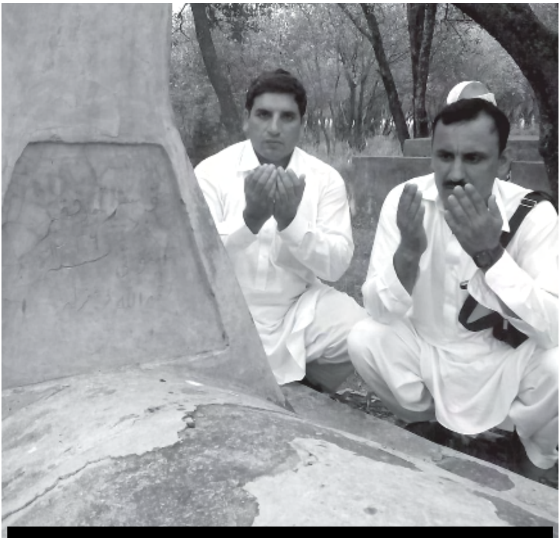

سرتور فقیر کے مزار پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرتورفقیر کی تلواروں کے ساتھ فوٹو

سرتورفقیر کی تلواریں

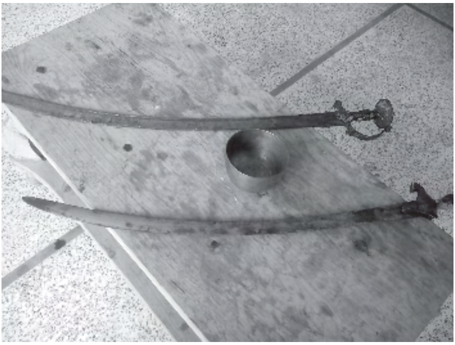

سرتورفقیر کے پانی کا برتن،

تلوار، جھنڈے اور پگڑی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

د خپلواکۍ اتل "سرتور فقیر"

دوست محمد طالبؔ جان

یــه! مستــان، ســرتــور فقیــره!
یـــه! د نـــنګ د کـــاروان میــره!

کـــهٔ ســـرتـــوروې کـــهٔ فقیـــر وې
د ازاد پښتـــــون ضـــمیـــــر وې

غـــلامـــي دې نـــهٔ زغـمـلـــه
خپـلـــه خـــاوره دې ســـاتلـــه

لـــهٔ "امـُـو" تـــر ابـــاسیـــنـــه
تـــا ګـــنـلـــه خپـلـــه ویـنـــه

پښتـــانـــهٔ دې رابـــېدار کـــړل
خپـلـــواکـــۍ تـــه دې تیـــار کـــړل

پیـــرنګ پښـــې راغـــزولـــې
زمـــونـــږ سیـــمـــې ې نیـــولـــې

قبـضـــه شـــوے هـنـدوستـــان وهٔ
مــــلاکـــنـــډ تـــــه راروان وهٔ

تـــه زمـــرے د مـــلاکـــنـــډ شـــوې
د پیـــرنګ د لارې خـــنـــډ شـــوې

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

يو خوا زور وۀ لوے طاقت وۀ
بل خوا تۀ! ستا بغاوت وۀ

تا دانګلي وو لۀ سره
خلاف ودرېدې په نره

دومره کلک او دومره نر وې
په يوازې سر لښکر وې

کۀ غزا د "امبېلي" وه
قضا ستا د قبيلې وه

خاندان دې په کښې دل شۀ
زوړ او ځوان دې په کښې دل شۀ

دا غزا او جنګ چې سوړ شۀ
په خپل کور درته غم جوړ شۀ

د ورارۀ په مرګ تورَن شوې
په جرګه جلا وطن شوې

لاړې لوے افغانستان ته
پس لۀ هغې ترکستان[1] ته

---

[1] موجودہ ترکمانستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسافر شوي دانشور شوي
لهٔ همه چارو خبر شوي

په کلونو پس راستون شوي
اوس په نوي رنګ زرغون شوي

قام دې ورو ورو رابېدار کړهٔ
لوے پاخون ته دې تيار کړهٔ

سوات،شانګله وه کهٔ بونېر وهٔ
ستا په غبږ لهٔ سره تېر وهٔ

ننګ دې کړے په وطن وهٔ
لړزولے دې لندن وهٔ

چې د ننګ په اور کباب شوي
يا يو خاشکے يا درياب شوي

او لسونه درپسې شول
پښتانهٔ دې لاس او پښې شول

د لښکرو سر لښکر شوي
پيرنګي ته لوے خطر شوي

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیرنګي کۀ لوے طاقت وۀ
ستا د لاسه پرې قیامت وۀ

غبرګ چې پورته ستا د ننګ شۀ
وطن ټول غورځنګ غورځنګ شۀ

ملاکنډ کښې په غزا شوې
د پیرنګ د سر قضا شوې

تۀ غورځنګ وې تۀ پاڅون وې
نر ملاوې نر پښتون وې

لوے اتل د خپلواکۍ وې
لوے دشمن د غلامۍ وې

اے د ننګ بله مشاله!
د ازاد ضمیر مشاله!

غزاګانې دې کټلي
بلاګانې دې شړلي

نر بابا! په ګور دې نُور شه
ډک لۀ نُوره "فَتِح پُور" شه

د خپل دور لوے مثال ې
طالبؔ جان ته بل مثال ې

نوٹ یہ نظم میں نے جناب امجد علی اتمان خیل کی کتاب **سرتورفقیر** (جنگِ ملاکنڈ 1897ء کا عظیم مردِ مجاہد) کیلئے ان کے فرمائش پر لکھ ڈالی۔ کتاب اور نظم کی پزیرائی کیلئے دعا گو ---- (دوست محمد طالبؔ جان)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سرتورفقیر" گریټ مجاهد خیبر پښتونخواه

سعدالله خان یو مجاهد دپاک افغان یادیږی
چې په نامه سرتور فقیر مُلا مستان یادیږی

دا ده بونیر نه په هجرت سوات فتح پورته راغلو
چې ننګ ناموس ئې د دی خاوری قهرمان یادیږی

ښه په نرتوب ئې دانګریز سره جنګونه کړی
ملاکنډ جنګ ئې لوړ تاریخ دَپاکستان یادیږی

دا یو ننګیال اؤ هم توریال ؤو ددی پاکی خاوری
چې یادګارونه ئې د دی سیمی علیشان یادیږی

دا ده پښتون د قافلی یو محرک سالار ؤو
چې ننګ جنګونه ئې د مړانی په جهان یادیږی

دا ګوره ګان د پاکی خاوری پښتون قام شړلی
چې لوړ تاریخ د بهادرئ ئې درخشان یادیږی

په زهرو ئی مرکړو د اتل د سوات چارباغ جرګه کښی
چې دا سازش د فرنګ ځان له یو د استان یادیږی

ګلّه راپاسه کارنامی د خپل ننګیال ولیکه
چې دا لیکونه د دی خاوری جاودان یادیږی

زیراب ګل ګلّ اُتمان خیل
ریٹائرڈ (ڈی۔ایس۔پی)
ایڈوکیٹ درګئ بار
سرپرست اعلیٰ ډیوه ادبی ټولنه هریانکوټ ملاکنډ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گوراقبرستان ملاکنڈ

1895 اور 1897ء میں ملاکنڈ کے محاذ پر لڑی جانے والی جنگوں میں بڑی تعداد میں انگریز افسر اور سپاہی مر گئے جنکی قبریں ملاکنڈ خاص میں لیویز ہیڈ کوارٹر کے قریب واقع ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گورا قبرستان ملاکنڈ کی فائل فوٹو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے علاوہ درگئی بازار میں بھی ایک گورا قبرستان ہے لیکن یہ اپنا وجود اب کھو چکا ہے ملاکنڈ خاص میں واقع گورا قبرستان میں 100 کے قریب انگریز سپاہیوں اور افسروں کی قبریں ہیں جن میں 51 قبروں پر Cross کے نشان بنے ہوئے ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں۔

کہ وہ برٹش رجمنٹس کے سپاہی ہیں۔اس گورا قبرستان کو 1916ء میں تعمیر کیا گیا۔اس قبرستان میں موجود ہر قبر پر پتھر کے Slab موجود ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جن قبروں پر انگریز سپاہوں کے نام موجود ہیں انکی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں

NO,	Name	
1.	Richard	Commiserate Department Born 7 April 1859 Killed in Action Malakand
2.	Lt. Col. John Lamb,	24 Punjab Infantry Born 13 Sept 1854 Wounded 26 Jul 1897 (Night) Died of Wounds 23 Aug 1897.
3.	Truman Stain-forth	Bengal Infantry 25 Years 5th Aug 1901
4.	George Barkley Buttlims	24 years Malakand 28 Aug 1902 was son of George Buttlims DCS Died at allah abad Jan 26, 1879
5.	Lieutenant Andrew Harigton	26 Punjab Infantry 28 years Died in Punjkora (River) 29 Sep 1897 from wound received in Action 14 Sep 1897.
6.	Name Omitted	27 Years Killed in Action at Landakai 18 Aug 1997

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

NO,	Name	
7.	Lieutenant William Browne Glyton	1st Battalion The Queen's Own-Royal West Kent Regt Killed in Action Agrah Bajaur 30 Sep 1897.
8.	No. 23318	Sgt Castle QAS AM Died Malakand 2nd July 1896. age 31 years
9.		Another Grave seemingly the first in the cemetery , has iron bar around it while other details are nto known it has the following inscription. Erected by 5th QO Madras Sappers and Miners. (55)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی گورا قبرستان میں ایک کالے پتھر کا **Slab** بھی ہے۔ جو ایک یادگار کے ساتھ لگایا گیا ہے۔ اور اینٹوں سے بنا ہے۔ یہ یادگار تین فٹ اونچا اور تین فٹ چوڑا ہے اس یادگار پر مندرجہ ذیل لکھائی کی گئی ہے۔

یہ یادگار اُن ہندو سپاہیوں سے وابستہ ہے جنکا تعلق مدراس سے تھا۔ اور **Miners,** اور **Sappers** سے منسلک تھے۔ یہ برٹش انڈین آرمی میں گورکھا سپاہی تھے۔

1.	**No,1334 Saper Durugien - 5C**
2.	**No, 1636 Saper Ponnusami-5C** **Killed in Action 26-07-1897**
3.	**NO, 1085 Saper Appalsami 5C** **Died Malakand 13-08- 1897.**
4.	**No, 2529 Saper Ponusami 6C** **Died Malakand 22-01-1901.**
5.	**No 1737 Saper Durugchalum 6c** **Died at Malakand 12-03-1901.**

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آج کل ملاکنڈ خاص میں لیویز ہیڈ کوارٹر کے قریب واقع یہ گورا قبرستان بہت بُری حالت میں ہے اگر اس قبرستان کو محفوظ رکھنے کیلئے حکومت نے اقدامات نہ کیئے تو بہت جلد یہ تاریخی قبرستان اپنا وجود کھو دے گا۔

مسلم قبرستان ملاکنڈ

ہزاروں کی تعداد میں مسلمان مجاہدین پشتون قبائلی غازیوں نے ملاکنڈ کی مٹی کی خاطر اپنی جانیں قربان کی ملاکنڈ خاص میں پشتون غازیوں کی قبریں ظفر مارکیٹ کے پیچھے آپ کو نظر آئے گی۔

جو گُمنام ہیروز ہیں انکی قبریں اپنا نام ونشان کھو چکی ہیں۔ اسکے علاوہ بدھ مت سڑک (پیران) گاؤں کے کنارے جگہ جگہ آپ کو اُن گُمنام پشتون غازیوں کی قبریں نظر آئے گی جو اپنا وجود آہستہ آہستہ کھو رہی ہیں۔

(جنگ ملاکنڈ کے بارے میں کچھ حقائق)

ا۔ جنگ ملاکنڈ 1897ء میں برٹش رائل انفنٹری نے پہلی بار پشتون قبائلی لشکر کے خلاف 12th پاؤنڈز بی ایل (Breech Loading) فیلڈ گن کا استعمال کیا یہ گن چترال ریلیف فورس کے ساتھ 1895 میں موجود تھی لیکن اس وقت اسکا استعمال نہیں کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسلم قبرستان ملاکنڈ خاص

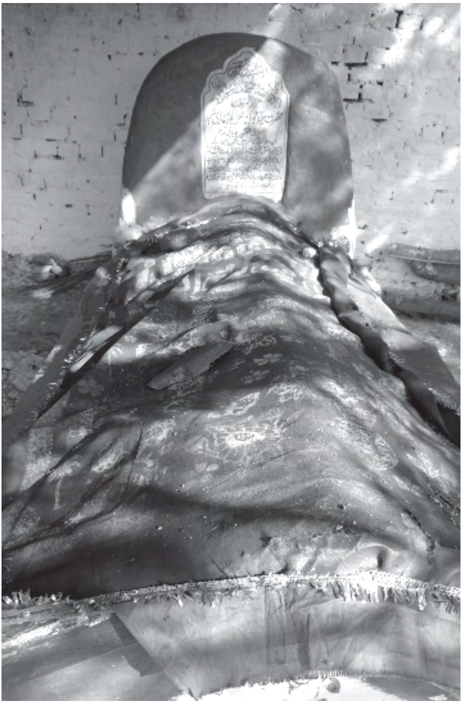

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲۔ چکدرہ کے قریب پہاڑی پر موجود سگنل ٹاور جو اب چرچل پیکٹ (Churchill Picquet) کے نام سے مشہور ہے یہ واضح نہیں کہ کیوں یہ نام دیا گیا؟۔ برطانیہ کا سابق وزیر اعظم ونسٹن چرچل جس نے ملاکنڈ فیلڈ فورس میں اُس وقت شرکت کی جب ملاکنڈ سوات میں جنگ ختم ہونے والی تھی پھر جب جنرل سر بنڈن بلڈ نے مہمند قبائل کے خلاف ناوٴگئی وادی کی طرف مارچ شروع کی تو اس وقت ونسٹن چرچل نے ملاکنڈ فیلڈ فورس میں شرکت کی آپ ملاکنڈ فورٹ کے ایک کمرے میں رہائش پزیر رہے اور یہاں جنگ کے حالات و واقعات کی رپورٹیں مرتب کرتے رہے۔ کوئی شک نہیں کہ ونسٹن چرچل نے چکدرہ اور سگنل ٹاور وزٹ کی ہوں لیکن چرچل نے یہاں ملاکنڈ کی جنگ میں عملی حصہ نہیں لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۳۔ 26 جولائی 1897ء کو 24th پنجاب انفنٹری کے کمانڈنٹ لیفٹیننٹ کرنل لیمب کو ٹانگ پر گولی لگی بعد میں کرنل لیمب کی ٹانگ کاٹنے میں دیر ہوگئی اس وقت Rontgen-Xray Machine بھی انڈیا سے ملاکنڈ پہنچا دی گئی تاکہ یہ دیکھا جائے کہ گولی ٹانگ سے نکل چکی ہے یا ٹانگ میں موجود ہے۔ جس وقت Xray -Machin ملاکنڈ پہنچی تو یہ معلوم ہوا۔ کہ ٹانگ گولی لگنے سے ناکارہ ہوچکی ہے اسکے بعد کرنل لیمب کی ٹانگ کاٹی گئی لیکن تکلیف بہت زیادہ تھی جو کرنل لیمب برداشت نہ کرسکے اور بعد میں وہ مرگئے۔

۴۔ **Mcmunn's Book:** اس کتاب میں Mcmunn نے ملاکنڈ کی جنگ میں حصہ لینے والے تمام برٹش انڈین رجمنٹس کے بارے میں مختصر تعارفی نوٹس لکھتے ہیں۔

1. **Guides (God's Own Very Good)**
2. **3rd Company Sappers and Miners: Fair**
3. **22nd Punjab Infantry: Very Good Honest Reliable Battalion**
4. **24th Punjab Infantry : A1**
5. **31st Punjab Infantry : Very Good**
6. **38th Dogras : Very Good**
7. **39th Garwhalis : Excellent**
8. **45th Sikhs : Very Good**

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۵۔ ملاکنڈ جنگ میں شامل رجمنٹس میں زیادہ تر سکھ، پٹھان، پنجابی، مسلمان اور ڈوگرا شامل تھے۔ 3rd اور 4th کمپنی آف سپرز اور مائینرز کا تعلق بھی انڈیا سے تھا جو ہندو اور مسلمان تھے۔ جبکہ 5th کمپنی کا تعلق مدراس سے تھا۔

٦۔ گائیڈز انفنٹری میں زیادہ تر پٹھان، افغانی، سیکھ، ڈوگرا، مسلمان اور ہندو پنجابی شامل تھے۔ اسکے علاوہ ترک گورکھا اور ایرانی بھی شامل تھے۔

۷۔ سپر ز اور مائینرز کے تمام آفیسرز رائل انجینئرنگ سے تھے جبکہ ماؤنٹن بیٹری کے تمام آفیسرز رائل آرٹلری سے تھے اور جنرل سر بنڈن بلڈ ایک رائل انجینئر تھے۔

8. Several Indian Army Regiments maintained in their informal titles References to the British officers who had Raised Them the Guides were Lumdsens,The 11th Bengal Lancers Were Probynes's Horse and the 45th Sikhs were Rattrays Sikhs. (56)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۸۔ بریگیڈیئر مائیکل جان کی چار سالہ بیٹی میگ مائیکل جان بھی اس وقت ملاکنڈ قلعہ میں اپنے باپ کے ساتھ موجود تھی جب جنگ شروع ہوئی۔ایک دائی میگ مائیکل کی حفاظت کرتی رہی۔

Meg Meikle John

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملاکنڈ فیلڈ فورس کی ملاکنڈ آمد کی فوٹو سکیچیز کہانی میجر اے۔ پی ہوبڈے یوں بیان کرتے ہیں۔

MAJOR-GENERAL SIR BINDON BLOOD, K.C.B., COMMANDING MALAKAND FIELD FORCE.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Colonel A.I.F. Reid, 29th Punjab Infantry , Commanding of the Relief Column Malakand.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

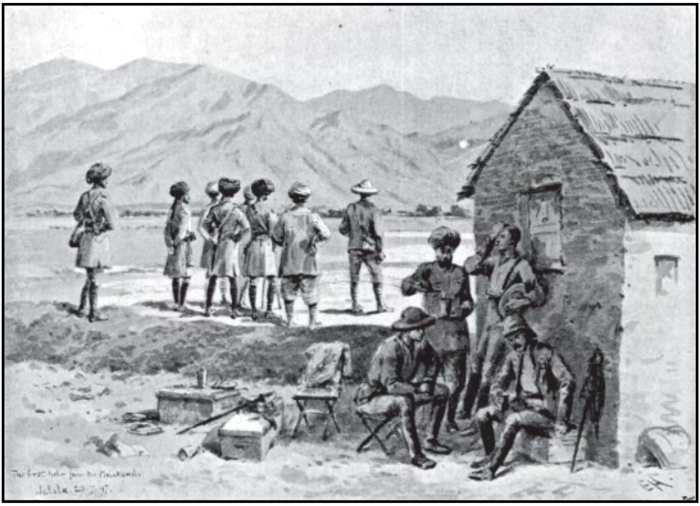

Signalling by : Heliograph.
The First Helio from the Malakand
Jalala, July 29th 1897

Heat Apoplexy Cases at Dargai
July 30th, 35th sikhs.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

The Malakand from Dargai.
Parade of the Relief Column
Daybreak, July 31st 1897.

A Picquet of the Guides Infantry on the Buddhist
Road, Near Castle Rock The Mountain Gun on the
Fort Shelling the Enemy.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

The Sortie of August 1st , 11th Bengal Lancers and Guides Cavalry in Action.

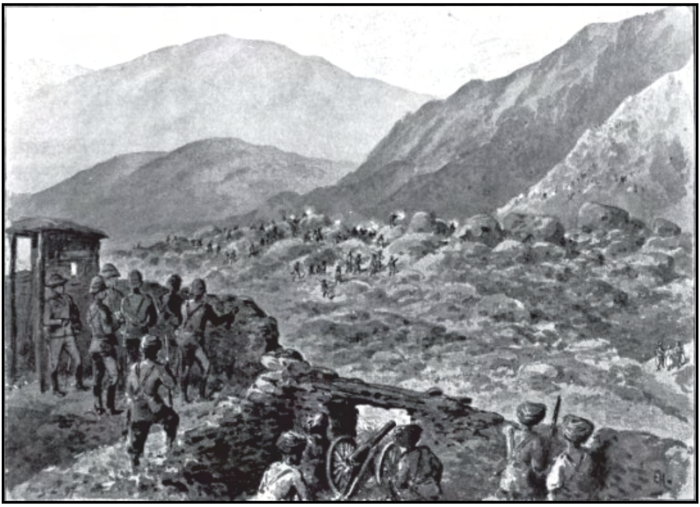

The Night Sortie of August 1-2 in Support of the Relief of Chakdarra.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

The Ghazi Charge on the 24th Punjab Infantry
at Landakai , August 17st

Near Nawa Killa, The Scene of the Cavalry Fight of August 17th
When LIEUTS, MACLEAN and GREAVES Were Killed.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Looting at Ghalegai, Upper Swat Valley
August 18th

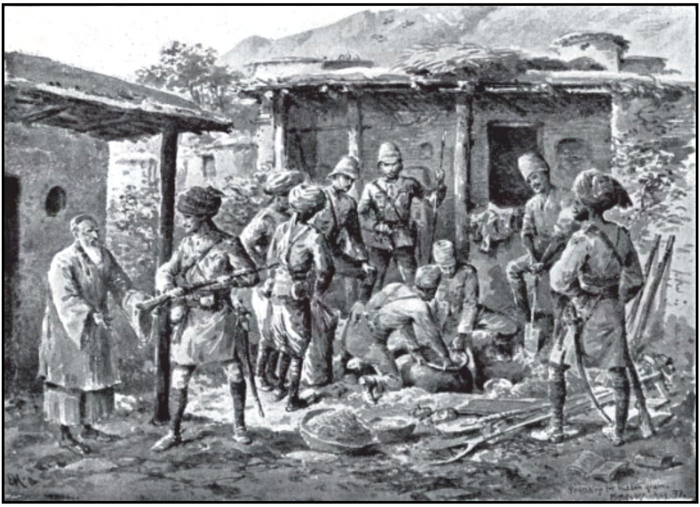

Searching for Hidden Grain at Mingaora.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

**Mundah, From the (Buffs)
Camp on the Jandol River.**

Abdul Majid Khan , Cousin of Umra Khan .

Muhmmad Shah Khan. Brother of Umra Khan.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Barwa (Umra Khan's Favourite Stronghold and the Janbatai Pass..

**Brig. General Jeffreys. C.B
Commanding 2nd Brigade,
Malakand Field Force.**

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حوالہ جات

۱۔ Custodians of Malakand by Shamsur Rahman Shamas (P.#: 18,19)

۲۔ لاہور تاریخ کے آئینے میں (میر سید بخاری) (ص,66)

۳۔ دملاکنډ غزاګاني (شہباز محمد) (ص،21 تا 23)

۴۔ ځمونږ مجاهدين (جلد اول) عبدالحلیم اثر افغانی (ص،105 تا 110)
1911 Encylopedia Britannica/Afridi,Mohmand.

۵۔ دملاکنډ غزاګاني (شہباز محمد) (ص،59 تا 60)

۶۔ Story of the Guides by young husband.P# 51

۷۔ گمنام ریاست (حصہ اول) سلیمان شاہد (ص،128 تا 129)

۸۔ ځمونږ مجاهدين (عبدالحلیم اثر افغانی) (ص،324 تا 325)

۹۔ گمنام ریاست (حصہ اول) سلیمان شاہد (ص،131 تا 136)

۱۰۔ گمنام ریاست (حصہ اول) سلیمان شاہد (ص،137 تا 141)

۱۱۔ گمنام ریاست (حصہ اول) سلیمان شاہد (ص،142 تا 143)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۲۔ Report on the tribes of Dir, Swat and Bajawar Together with the Utmankhel and Sam Ranizai By Captain A.H Mcmahon (P.A) & Lieutenant A.D.G Ramsay (APA) Translated by : Dr, Khaliq Ziar
(داخاوره او دا خلق) (ص، 163 تا 164)

۱۳۔ Much Soundings of Buggles the Siege of Chitral 1895.
By : John Harris P#: 27

۱۴۔ Much Soundings of Buggles the Siege of Chitral 1895.
By : John Harris P#: 51

۱۵۔ The Chitral Campaign a Narrative of Events in Chitral, Swat and Bajour
By: H.C Thomson P#: 57,62)

۱۶۔ جنگی چاربیتے (ہمیش خلیل) (ص، 123 تا 124)

۱۷۔ څمونږ مجاہدین (عبدالحلیم اثر افغانی) (ص، 335)

۱۸۔ جنگی چاربیتے (ہمیش خلیل) (ص، 125 تا 127)

۱۹۔ څمونږ مجاہدین (عبدالحلیم اثر افغانی) (ص، 337,326)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲۰۔ داخاورہ او داخلق (ڈاکٹر خالق زیار) (ص، 173 تا 174)
&
Report on the tribes of Dir, Swat and Bajawar Together with the Utmankhel and Sam Ranizai By Captain A.H Mcmahon (P.A) & Lieutenant A.D.G Ramsay (APA) (P# 45)

۲۱۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 26 تا 27)

۲۲۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 31 تا 34)

۲۳۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 41 تا 42)

۲۴۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 45 تا 47)

۲۵۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 188)

۲۶۔ A Frontier Campaign a Narrative of the Operations of the Malakand and Bunir Field Forces 1897-1898.
By : Viscount Fincastle V.C and P.C Eliot Lockhart
P# : 33

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲۷۔ The Pathan Revolt in North West India
by H.Woosnam Mills
P# : 42

۲۸۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۲۹۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۳۰۔ تواریخ حافظ رحمت خانی (تالیف پیر معظم شاہ) (ص،553)

۳۱۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۳۲۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۳۳۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۳۴۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۳۵۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۳۶۔ The Pathan Revolts in North West India
by H.Woosnam Mills Translated by
Dr, Khaliq Ziar

(په سویلي لویدیز هند کښې د پښتنو بغاوتونه)(ص،74تا75)

۳۷۔ The Pathan Revolts in North West India

(په سویلي لویدیز هند کښې د پښتنو بغاوتونه) (ص،78تا79)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۳۸۔ The Pathan Revolts in North West India by H.Woosnam Mills Translated by Dr, Khaliq Ziar

(په سویلي لویدیز هند کښې د پښتنو بغاوتونه) (ص،82تا83)

۳۹۔ The Pathan Revolts in North West India by H.Woosnam Mills Translated by Dr, Khaliq Ziar

(په سویلي لویدیز هند کښې د پښتنو بغاوتونه) (ص،84تا85)

۴۰۔ Story of the Malakand Field Force by: Winston Churchill (Translated by: (ملک اشفاق) (جنگ ملاکنڈ) (ص،77)

۴۱۔ The Pathan Revolts in North West India by H.Woosnam Mills Translated by Dr, Khaliq Ziar

(په سویلي لویدیز هند کښې د پښتنو بغاوتونه) (ص،88تا90)

۴۲۔ www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.

۴۳۔ سرتورفقیر(دخپلوا کی اتل)ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص،68)

۴۴۔ سرتورفقیر(دخپلوا کی اتل)ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص،70)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۴۵۔ خمونزِ مجاہدین (عبدالحلیم اثر افغانی) (ص، 299 تا 300)

۴۶۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 71)

۴۷۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 72 تا 73)

۴۸۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 74 تا 76)

۴۹۔ کتاب کے محقق امجد علی اُتمان خیل نے سرتورفقیر کے نواسوں محمد قیوم اور لیاقت علی سے براہ راست ملاقات کے دوران معلومات حاصل کی۔

۵۰۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 80 تا 81)

۵۱۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 82)

۵۲۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 83 تا 84)

۵۳۔ بحوالہ فضل زمان شلمان صاحب (سخاکوٹ)

۵۴۔ سرتورفقیر (دخپلوا کی اتل) ڈاکٹر بدرالحکیم حکیم زئی (ص، 85 تا 86)

۵۵۔ **Custodians of Malakand by Shamsur Rahman Shamas (P.#: 68,69,71)**

۵۶۔ **www.BritishBattles.com/malakand Rising 1897.**

ختم شد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

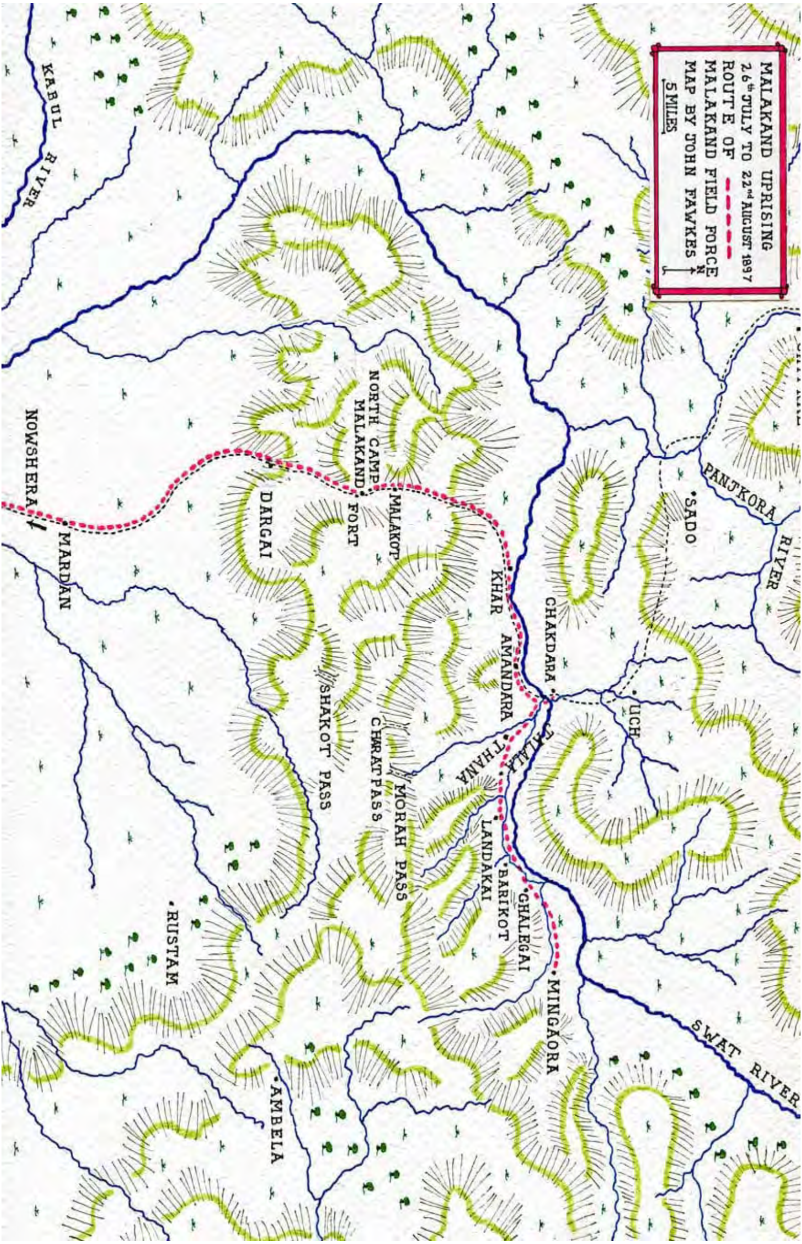

Courtesy www.pdfbooksfree.pk